راہنمائے اساتذہ

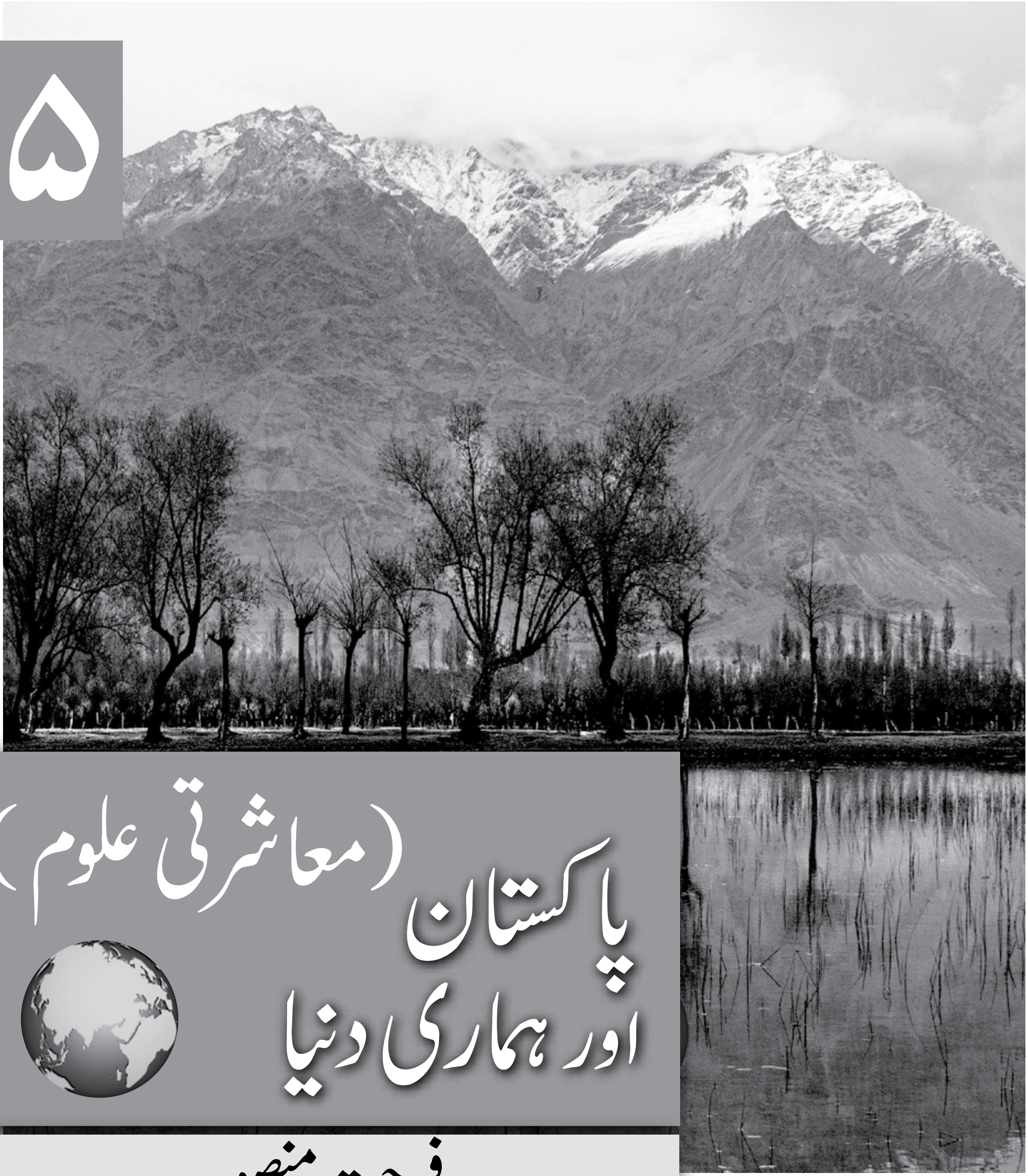

۵

پاکستان اور ہماری دنیا
(معاشرتی علوم)

فرحت منصوب

پانچویں جماعت کے لیے

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

عنوانات — صفحات

تعارف iv

یونٹ ۱ : شہریت

1.1 شہریوں کے حقوق اور ذمے داریاں 5

منصوبہ بندی برائے سبق 5

1.2 انسانی حقوق 8

منصوبہ بندی برائے سبق 9

یونٹ ۲ : ثقافت

2.1 قومیت 13

منصوبہ بندی برائے سبق 13

2.2 مواصلات 16

منصوبہ بندی برائے سبق 16

یونٹ ۳ : ریاست کے اجزا

3.1 ریاست کے اجزا 19

منصوبہ بندی برائے سبق 19

یونٹ ۴ : تاریخ

4.1 قدیم تہذیب 23

منصوبہ بندی برائے سبق 23

4.2 پاکستان کے عظیم راہنما 27

منصوبہ بندی برائے سبق 27

4.3 حصولِ پاکستان کا سفر 30

منصوبہ بندی برائے سبق 30

یونٹ ۵ : جغرافیہ

5.1 نقشوں کا تعارف 32

منصوبہ بندی برائے سبق 32

5.2 طبعی خطّے 37

منصوبہ بندی برائے سبق 37

5.3 موسم 41

منصوبہ بندی برائے سبق 42

5.4 لوگ آب و ہوا کو کس طرح متاثر کر سکتے ہیں؟ 45

منصوبہ بندی برائے سبق 45

5.5 قدرتی آفات 47

منصوبہ بندی برائے سبق 47

5.6 آبادی 51

منصوبہ بندی برائے سبق 51

یونٹ ۶ : معاشیات

6.1 اشیا اور خدمات 54

منصوبہ بندی برائے سبق 54

6.2 تجارت 57

منصوبہ بندی برائے سبق 57

6.3 کاروبار 58

منصوبہ بندی برائے سبق 58

6.4 زر کی ارتقا 59

منصوبہ بندی برائے سبق 60

6.5 بینک 61

منصوبہ بندی برائے سبق 61

سوالات کے جوابات 64

تعارف (Introduction)

'پاکستان اور ہماری دنیا' چوتھی اور پانچویں جماعت کے طلبہ کے لیے جامع درسی کتب کا مجموعہ ہے۔ یہ کورس، یکساں قومی نصاب 2020ء کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے اور درج ذیل پر مشتمل ہے:

- دو درسی کتابیں
- دو راہنمائے اساتذہ

اس کورس کا اندازِ بیان عمومی طور پر دلچسپ ہے، اور اسے طلبہ میں اپنے اردگرد کے ماحول سے متعلق شعور، اور تخلیقی صلاحیتیں اجاگر کرنے کا مقصد پیشِ نظر رکھتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ کورس کے اختتام پر، طلبہ میں معقول اور ذمّے دارانہ انداز میں مشاہدہ کرنے اور ردِعمل ظاہر کرنے کا مزاج پیدا ہونا چاہیے اور انھیں مستقبل میں پیش آنے والے چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔

طریقۂ تدریس (Teaching Medtodology)

بچّوں اور بڑوں کے تدریسی طریقۂ کار میں فرق ہوتا ہے۔ اس کورس کی تیاری میں بچّوں کی ضروریات کی تکمیل کا پہلو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

- بچّے اپنی ذات اور اپنے اِردگرد پر زیادہ توجہ دیتے ہیں- انھیں ایسے مواقع فراہم کیے جانے چاہییں جہاں وہ اپنی ذات، اپنے خاندان، گھروں، اور دوستوں سے متعلق معلومات کا تبادلہ کرسکیں۔
- بچّے عمل سے سیکھتے ہیں- سرگرمیوں پر مبنی تدریسی عمل طلبہ میں ردِعمل دینے اور تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- بچّے جتنا جلدی سیکھتے ہیں، اتنا ہی جلدی بھلا بھی دیتے ہیں- سیکھی گئی باتوں کا وقتاً فوقتاً اعادہ بہت اہم ہے۔
- بچّوں کے سیکھنے اور کام کرنے کی رفتار یکساں نہیں ہوتی- طلبہ کو مطلوبہ توجہ اور مختلف سرگرمیاں فراہم کی جانی چاہییں۔
- بچّوں کو اپنے ساتھیوں سے تعاون کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے- معلومات کے تبادلے کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔
- بچّوں کے لیے تدریسی عمل میں تمام پہلو ساتھ چلتے ہیں- ہر سبق کو حقیقی زندگی اور اُن کے ماحول کی مثالوں کے ساتھ منسلک کیا جانا چاہیے۔

متن (The Content)

درسی کتابیں شہریت، ریاست اور حکومت، جغرافیہ اور تاریخ کے موضوعات میں تقسیم کی گئی ہیں۔

راہنمائے اساتذہ- صفحہ در صفحہ سبق سے متعلق نوٹس (Notes for teacher)

یہ راہنمائے اساتذہ درج ذیل خصوصیات کی حامل ہیں:

- گزشتہ حاصل کردہ علم (ایسے تصورات جن سے بچّے پہلے ہی واقف ہوں)
- نئے ذخیرۂ الفاظ جنھیں سبق کے آغاز ہی میں بیان کیا جانا چاہیے؛ درسی کتب کے اختتام پر فرہنگ بھی دی گئی ہے۔
- حاصلاتِ تعلّم
- طریقۂ تدریس (الف) تعارف (ب) مضمون (ج) اختتامیہ
- جانچ (الف) متن کا جائزہ (ب) تدریسی جانچ (اطلاق)
- درسی کتاب میں دیے گئے سوالات کے جوابات
- سبق کو دلچسپ بنانے کے لیے تجاویز

سبق کی وضاحت اور تدریس کے لیے درکار وقت آپ کے طلبہ کی سمجھ بوجھ کے مطابق مختلف ہوگا۔ سبق کی منصوبہ بندی پیریڈ کے لیے مخصوص کردہ ٹائم ٹیبل کے مطابق انجام دی جانی چاہیے۔

سبق کو دلچسپ بنانے کے لیے چند تجاویز:

الف۔سوالات (Questions)

- سوالات کرنا: ہر ضمنی موضوع یا عنوان کے اختتام پر سوالات پوچھیں۔

- سوال کرنے کے بعد، طلبہ کو جواب دینے کا وقت دیں، موضوع کا خلاصہ پیش کریں اور پھر آگے بڑھیں۔
- طلبہ کو سوالات کی ترغیب دینا: طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ سبق کے دوران سوالات پوچھیں۔
- سبق کے بعد طلبہ کی تدریسی جانچ کرنا: طلبہ کی جانچ کے لیے اُن سے کہیں کہ سبق سے متعلق دو، تین اہم یا دلچسپ باتیں تحریر کریں۔

ب۔ تبادلۂ خیال (Discussion)

طلبہ کے گروہوں کے درمیان تعامل کے لیے تبادلۂ خیال ایک اہم طریقہ ہے۔ انھیں بات چیت، اظہارِ خیال، یا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ تبادلۂ خیال کا آغاز کرنے کا بہترین طریقہ سوالات پوچھنا ہے۔ گفتگو کو آگے بڑھانے کے لیے چند نکات لکھ لیں۔ تمام طلبہ کے جوابات کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے گفتگو کا اختتام کریں۔

ج۔ رول پلے (Role play)

رول پلے سے مراد موضوع کو کرداروں کی صورت میں پیش کرنا ہے۔ طلبہ مشاہدے اور اداکاری سے سبق کا متن سیکھ سکتے ہیں۔

- ایک رول پلے لکھیں۔
- کردار نبھانے کے لیے طلبہ کا انتخاب کریں۔
- طلبہ کو اپنے کردار پڑھنے اور سمجھنے کے لیے وقت دیں۔
- رول پلے پر گفتگو کرتے ہوئے اس کا لبِ لباب بیان کریں۔
- طلبہ سے ہر کردار کے احساسات، رویے، اور نقطۂ نظر کے بارے میں بات کریں یا لکھوائیں۔

د۔ باہمی تدریس (Cooperative Learning)

باہمی تدریس کے طریقے میں طلبہ اپنی اور ایک دوسرے کی تدریس بہتر بنانے کے لیے گروہوں کی صورت میں کام کرتے ہیں۔ گروہ اسٹڈی کے چار مراحل یہ ہیں: سوچنا، لکھنا، جوڑوں یا گروہوں میں تقسیم ہونا، اور ایک دوسرے سے شیئر کرنا۔

جانچ (Assessment)

جانچ سے مراد عموماً قابلِ پیائش طریقوں سے طلبہ کی تدریس، معلومات، اور مہارتیں جانچنے کا عمل ہے۔

جانچ کی مختلف اقسام ہیں۔ پرائمری کی سطح پر عموماً درج ذیل طریقوں سے جانچ کی جاتی ہے:

۱. ابتدائی (formative) اور مجموعی (summative)
۲. معروضی (objective) اور موضوعی (subjective)
۳. غیر رسمی (informal) اور رسمی (formal)

ابتدائی جانچ عموماً کورس کے دوران انجام دی جاتی ہے اور تدریسی عمل میں مددگار ہوتی ہے۔ یہ غیر رسمی جانچ ساتھیوں کے تعامل اور اساتذہ کے مشاہدے پر مبنی ہوسکتی ہے۔

مجموعی جانچ کورس کے اختتام پر انجام دی جاتی ہے، جیسے کہ، میقات کے اختتام پر ٹیسٹ یا امتحانات۔ یہ رسمی جانچ ہوتی ہے۔

معروضی اور موضوعی سوالات کی کئی اقسام ہیں۔

موضوعی جانچ سے مراد ایسے سوالات ہیں جن کے ایک سے زائد درست جوابات ہوسکتے ہیں۔ موضوعی سوالات میں تفصیلی جوابات دینے اور مضمون لکھنے کی سرگرمیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔

معروضی جانچ سے مراد ایسے سوالات ہیں جن کا صرف ایک درست جواب ہوتا ہے۔ معروضی سوالات کی اقسام میں صحیح/ غلط جوابات، درست جواب کا انتخاب اور سوالات کو درست جواب سے ملانا شامل ہوتا ہے۔

یہ تعریفات تعلیمی سال کے دوران طلبہ کی جانچ میں اساتذہ کی راہنمائی کے لیے دی گئی ہیں۔

حاصل کلام (Conclusion)

اگر طلبہ کو آگے بڑھنے سے متعلق تحفظ کا احساس ہوگا تو وہ سیکھنے کے عمل سے لطف اٹھا سکیں گے۔ 'پاکستان اور ہماری دنیا' معاشرتی علوم سیکھنے کے لیے انھیں ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے گی، لیکن براہِ مہربانی اپنے حالات اور ضروریات کے مطابق اس کا متن استعمال کریں۔ کوئی کتاب ایک اچھے معلّم کا متبادل نہیں۔

باہمی تدریس (Cooperative Learning)

باہمی تدریس سے مراد تدریس کا ایسا انتظام ہے جس میں مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والے طلبہ کے چھوٹے گروہ ایک مشترکہ ہدف کے حصول کے لیے مل کر کام کرتے ہیں (کاگان، 1994ء)۔ اس طریقہ کار کا مقصد طلبہ کے تدریسی تجربے میں بہتری لانا اور انھیں مذکورہ موضوع کی بہتر سمجھ بوجھ فراہم کرنا ہوتا ہے۔ جب طلبہ چھوٹے گروہ میں کام کرتے ہیں تو ان سب کو یکساں مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ ہر طالبِ علم اپنی اور گروہ کے دیگر ساتھیوں کی آموزش کا ذمّے دار ہوتا ہے۔

پانچ بنیادی پہلو (Five key elements)

باہمی تدریس کی منصوبہ بندی کرتے وقت، درج ذیل پانچ بنیادی پہلو ذہن نشین رکھنے چاہییں:

۱. مثبت باہمی انحصار (Positive Interdependence)

یہ باہمی تدریس کے عمل کا اہم ترین پہلو ہے۔ طلبہ کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ ان کا ہدف مشترک ہے اور اس کے حصول میں کامیابی کے لیے، انھیں مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ انھیں یقین ہونا چاہیے کہ وہ 'اکٹھے کامیاب یا ناکام' ہوں گے اور یہ کہ ہر ایک کی کوشش صرف اسی کی نہیں، بلکہ ٹیم کے تمام اراکین کی کامیابی میں بھی مدد دے گی۔ مثبت باہمی انحصار کے حصول کے لیے، مشترکہ اہداف (common goals) کا تعین، ذمّے داریوں کی تفویض (assignment)، کام اور سامان کی تقسیم کے ساتھ ہر طالبِ علم کے گریڈ کو جزوی (partially) طور پر ٹیم کی مجموعی کارکردگی سے مشروط کیا جاسکتا ہے۔

۲. انفرادی جواب دہی (Individual Accountability)

اگرچہ طلبہ مل کر کام کرتے ہیں، لیکن اُن کی کارکردگی انفرادی ہوتی ہے۔ ہر طالبِ علم اپنے ذمّے کا کام کرتا ہے، جس سے یہ بات یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ اپنے ہدف تک پہنچنے کے لیے گروہ کے تمام اراکین اپنا اپنا حصّہ شامل کر رہے ہیں۔ ہر سبق کے اہداف اور مقاصد واضح طور پر بیان ہونے چاہییں اور طلبہ کو اس بات کی جانچ کے قابل ہونا چاہیے کہ کیا اُن کا گروہ کامیابی کے ساتھ ان کے حصول میں کامیاب ہوا، اور کیا ہر فرد نے مطلوبہ اہداف حاصل کیے۔

۳. روبرو تعامل (Promotive interaction)

یہ ضروری ہے کہ طلبہ کو اس طرح بٹھایا جائے کہ وہ ایک دوسرے کے سامنے ہوں تاکہ وہ ایک دوسرے سے بآسانی بات کرسکیں اور مطلوبہ موضوع سے متعلق اپنی گزشتہ اور موجودہ معلومات کا تبادلہ کرسکیں اور باسہولت طریقے سے مذکورہ تصورات بیان کرکے ان پر گفتگو کرسکیں۔ روبرو بیٹھنے سے طلبہ کو ایک دوسرے سے جڑے رہنے، پُرجوش رہنے اور اپنے مشترکہ ہدف کے حصول کا عزم برقرار رکھنے کا احساس ہوتا ہے۔

۴. باہمی اور چھوٹے گروہ کی سماجی مہارتیں (Interpersonal and small group social skills)

سبق کی باہمی تدریس میں، طلبہ نہ صرف موضوع سے متعلق سیکھتے ہیں، بلکہ ان کی سماجی مہارتیں بھی نشوونما پاتی ہیں۔ انھیں اپنی بات موثر طریقے سے بیان کرنا، گروہ کے اراکین کے درمیان بھروسا قائم کرنا، متفقہ فیصلے پر پہنچنا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ساتھ کام کرتے ہوئے درپیش آنے والے تنازعات سے نمٹنا آتا ہے۔ بلاشبہ یہ تمام مہارتیں انتہائی پیچیدہ ہیں اور ان کی نشوونما آسان نہیں۔ تاہم، اساتذہ کی جانب سے حوصلہ افزائی اور مشق سے، طلبہ میں یہ مہارتیں بتدریج پیدا ہوتی جائیں گی اور گروہ پروجیکٹ باسہولت اور موثر طریقے سے آگے بڑھیں گے۔

۵. گروہ کے خدوخال کی سمجھ (Group prodcessing)

یہ باہمی تدریس کا ایک اہم پہلو ہے۔ "گروہ کو یہ بات طے کرنے کے لیے مخصوص وقت درکار ہوتا ہے کہ وہ کتنی عمدگی سے اپنے اہداف حاصل کر رہے ہیں اور اپنے اراکین کے درمیان موثر تعلق قائم رکھے ہوئے ہیں۔ گروہ کے خدوخال کی سمجھ کے لیے معلّمین کی جانب سے انھیں مختلف کام سونپے جاتے ہیں، جیسے کہ (الف) اراکین کے کم از کم تین ایسے اقدامات بیان کریں جن کی مدد سے گروہ کامیاب ہوا، اور (ب) ایک ایسا کام بیان کریں جس کی مدد سے گروہ کو مستقبل میں مزید کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔" جونسن و دیگر (2006ء، 1:30)

باہمی تدریس کے بے شمار فوائد ہیں۔ اس کی مدد سے سرگرمیوں میں طلبہ کی شمولیت بڑھتی ہے، نیز انھیں اپنی تدریسی اور سماجی مہارتوں کو بہتر بنانے کا موقع ملتا ہے۔ بلاشبہ اس طرح طلبہ کو سبق زیادہ اچھی طرح یاد رہتا ہے۔ وہ خود سے سیکھنے کی راہ پر چلتے ہیں اور اُنھیں اپنی ذات کے بارے میں بہتر شعور حاصل ہوتا ہے۔

مثبت تعامل نہایت ضروری ہے۔ طلبہ کو سکھایا جانا چاہیے کہ اساتذہ کی جانب سے موصول ہونے والے فیڈ بیک کی روشنی میں اپنے کام اور رویے کو کیسے بہتر بنایا جانا چاہیے۔

مسلسل مشق، صبر اور مستقل مزاجی کے ساتھ، باہمی تدریس کے فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

آئیں، اب باہمی تدریس کے چند طریقوں پر نظر ڈالتے ہیں:

۱. ایک نمبر ایک ساتھ (Number heads to sether)

'ایک نمبر ایک ساتھ' کے طریقے میں گروہ کے تمام اراکین گفتگو اور تبادلۂ خیال میں حصّہ لیتے ہیں۔ یہ طریقہ کار ایسے مواقع پر استعمال کیا جاسکتا ہے جب اساتذہ چاہتے ہوں کہ طلبہ کسی مسئلے پر تبادلۂ خیال کریں یا موضوع سے متعلق گفتگو کریں۔ گروہ کے ہر طالبِ علم کے لیے ایک سے چار تک (بعض اوقات پانچ تک) ایک نمبر مخصوص کریں۔ طلبہ کو مقررہ وقت دیں۔ اگر طلبہ تعمیری گفتگو کر رہے ہوں تو وقت میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ جب وقت مکمل ہوجائے تو ان کی توجہ اپنی طرف کرنے کے لیے خاموش ہونے کا اشارہ کریں۔ اس کے بعد (ایک سے چار تک) کوئی بھی نمبر پکاریں (نمبر منتخب کرنے کے لیے spinner استعمال کیا جاسکتا ہے)۔ مثال کے طور پر، ہر گروہ کے نمبر 2 کو کھڑا کریں۔ پھر ان سے کہیں کہ وہ باری باری تمام جماعت کو بتائیں کہ انھوں نے اپنے گروہ میں کیا تبادلۂ خیال کیا۔

۲. راؤنڈ روبن (Round robin)

اگر تمام طالبِ علم ورک شیٹ یا کاغذ پر انفرادی طور پر سوال کا جواب دے چکے ہوں تو یہ ایک عمدہ طریقہ ہے۔ تمام طلبہ کو اپنے گروہ میں مقررہ موضوع سے متعلق باری باری اپنے خیالات کا اظہار کرنے یا معلومات پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ گروہ کے ہر رکن کے لیے وقت مخصوص کیا جاسکتا ہے، جس کے بعد اگلا طالبِ علم اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ اس طریقہ کار کی دو اہم خوبیوں میں دوسرے کا موقف سننے اور اپنی باری کا انتظار کرنے کی صلاحیتیں شامل ہیں۔

۳. سوچیں، ساتھی بنائیں، شیئر کریں (Think, Pair, share)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ طلبہ اپنے ساتھی (پارٹنر) سے تبادلۂ خیال کریں تو یہ بھی ایک عمدہ طریقہ ہے۔ کوئی سوال پوچھیں اور ہر طالبِ علم کو اس کے بارے میں سوچنے کی ہدایت کریں، انھیں سوچنے کے لیے مناسب وقت دیں تاکہ وہ تبادلۂ خیال کے لیے تیاری کرسکیں۔ بعد ازاں، اُن سے کہیں کہ وہ اپنے برابر میں بیٹھے، یا سامنے بیٹھے ہوئے طالبِ علم کی طرف رخ کریں اور اس سے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

۴. گوشے (Covers)

یہ طریقہ کار ایسی صورتِ حال کے لیے ہوتا ہے جب اساتذہ کسی سوال سے متعلق طلبہ کی رائے جاننا چاہتے ہوں۔ آپ اپنی جماعت کے چاروں گوشے، یا دو یا تین گوشے استعمال کرسکتے ہیں۔ اپنے کمرے کے ہر گوشے کو ایک آپشن دیں۔ اس کے بعد طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے جواب کے متعلقہ گوشے میں جائیں۔ مثال کے طور پر، آپ کوئی ایسا سوال کریں جس کے چار آپشن، 'الف'، 'ب'، 'ج'، 'د' ہوں اور ہر جواب کے لیے ایک گوشہ مقرر ہو۔

۵. جگ سا (Jigsaw)

کلاس ریسرچ یا پروجیکٹ کی صورت میں یہ طریقہ موزوں رہتا ہے۔ طلبہ کو نمبر دیے جاتے ہیں اور گروہ کے تمام طلبہ کو پڑھنے یا ریسرچ کرنے کے لیے مختلف مواد دیا جاتا ہے۔ تمام نمبر 1 کو یکساں موضوع دیا جائے گا۔ وہ مل کر بیٹھیں گے اور دیے گئے موضوع پر تبادلۂ خیال کریں گے، تاکہ وہ اسے سمجھ سکیں اور ایک دوسرے سے سیکھ سکیں۔ مقررہ وقت کے بعد، وہ اپنے اصل گروہ میں واپس جائیں گے اور سیکھی گئی معلومات گروہ میں بیان کریں گے۔ اس طرح، گروہ مل جل کر سیکھے گا اور سبق کے مختلف پہلوؤں سے واقف ہوگا۔ اس سرگرمی کے لیے وقت مقرر کیا جانا چاہیے تاکہ ہر طالبِ علم کو متعلقہ موضوع پر اپنی معلومات پیش کرنے کا برابر وقت ملے۔ مقررہ وقت کے ساتھ راؤنڈ روبن استعمال کیا جانا چاہیے تاکہ ہر طالبِ علم کو اپنے اظہارِ خیال کے لیے یکساں وقت ملے۔

٦. گول میز (Round table)

گروہ کی صورت میں تحریر یا اجتماعی غور و فکر کے لیے یہ طریقہ کار استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس میں، طلبہ کو ایک کاغذ دیا جاتا ہے اور تمام طلبہ اس پر لکھتے ہیں۔ اس سرگرمی کے لیے وقت مخصوص کیا جانا چاہیے تاکہ ہر طالبِ علم کو لکھنے کے لیے مساوی وقت حاصل ہو۔ مثال کے طور پر، طالبِ علم نمبر ۱ کاغذ پر لکھ کر نمبر ۲ کو دے اور پھر یوں یہ سلسلہ چلتا جائے۔

۷. اجتماعی تحریر (Cooperative Graffiti)

سبق کے اختتام پر اجتماعی غور و فکر یا جائزے کے لیے باہمی تدریس کا یہ طریقہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ میز کے درمیان ایک چارٹ پیپر رکھ دیا جاتا ہے اور ہر طالبِ علم کو موضوع سے متعلق اپنی معلومات یا حاصل کردہ علم لکھنے کا موقع ملتا ہے۔ جب لکھنے کا وقت پورا ہوجاتا ہے تو طلبہ کے لیے وقت مقرر کیا جاتا ہے جس کے دوران وہ ہر ایک کی تحریر کردہ معلومات پڑھتے ہیں اور تصورات کو ترتیب دیتے ہیں۔ اس کے بعد، ایک نمبر پکارا جاتا ہے اور وہ طالبِ علم پوری جماعت کے سامنے مذکورہ موضوع سے متعلق اپنی معلومات پیش کرتا ہے۔

* اگر آپ باہمی تدریس سے متعلق مزید جاننا چاہیں تو اسپنسر کاگان کی ''Kagan Cooperative Learning'' کا مطالعہ کریں۔ یہ ایک بہترین کتاب ہے جس میں ہر ضروری بات آسان انداز میں بیان کی گئی ہے اور کاگان کے باہمی تدریس کے ہر طریقے کے لیے مرحلہ وار ہدایات شامل ہیں۔

حوالہ جات (References)

https://continuallylearning.com/top-10-cooperative-learning-structures/

https://www.kaganonline.com/free_articles/research_and_rationale/increase_achievement.php

KWL حکمتِ عملی (KWL Strategy)

سبق کی منصوبہ بندی میں KWL حکمتِ عملی بھی اکثر استعمال کی جاتی ہے۔

K-W-L سے مراد یہ ہے کہ ''What I Know'' (مجھے کیا معلوم ہے)، ''What I Want to Know'' (مجھے کیا جاننا ہے) اور ''What I Learned'' (میں نے کیا سیکھا)۔

KWL تدریسی حکمتِ عملی کے استعمال کا بہترین وقت سبق کے آغاز میں، متن کے مطالعے سے پہلے ہوتا ہے۔ اس طریقے کے ذریعے طلبہ کو مذکورہ عنوان پر اپنی گزشتہ معلومات استعمال کرنے اور مزید جاننے کے لیے تجسس ابھارنے میں مدد ملتی ہے۔

تاہم، طلبہ کے لیے KWL چارٹ بھرتے وقت سوچنے کے عمل کو بیان کرنا ضروری ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ درج ذیل کے مطابق بورڈ پر چارٹ بنائیں یا پہلے سے تیار کردہ خالی چارٹ استعمال کریں۔ چارٹ کے اوپر موضوع درج کریں۔ باآوازِ بلند سوچتے ہوئے، اور سوچنے کا عمل بیان کرتے ہوئے ابتدائی دو کالم پُر کریں۔ 'مجھے کیا معلوم ہے' اور 'مجھے کیا جاننا ہے' کے کالم بھرنے کے بعد، متن کا ایک ٹکڑا باآوازِ بلند پڑھیں اور پھر باآوازِ بلند سوچتے ہوئے اور سوچنے کا عمل بیان کرتے ہوئے 'میں نے کیا سیکھا' کا کالم مکمل کریں۔

KWL چارٹ کا نمونہ

موضوع:________________________

KWL		
مجھے کیا معلوم ہے	مجھے کیا جاننا ہے	میں نے کیا سیکھا

KWL چارٹ کا لنک:

https://www.teachervision.com/graphic-organizer/using-kwl-classroom

باب ۱
شہریت (Citizenship)

سبق 1.1: شہریت

حاصلاتِ تعلم (Teaching objectives)

شہری حقوق و ذمے داریوں کی اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- نشان دہی کرسکیں اور وقت کے ساتھ ان کی تبدیلی کی وجہ بتا سکیں۔
- ڈیجیٹل شہری ہونے کے ناتے آن لائن تعلقات کی اخلاقیات کو پہچان سکیں اور یہ جان سکیں کہ مختلف آرا سے کس طرح نمٹا جاسکتا ہے۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

اولین، فریضہ، باشندے، عائد کردہ، ضمانت، نقل و حرکت، آزادیِ رائے، پُر امن، کارآمد، وابستگی، فلاحی کام، انتخابات، اختلافِ رائے، عامیانہ، عاری، بلاک

منصوبہ بندی برائے سبق —1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

شہری حقوق (Civic Rights)

’انسانی حقوق‘ اور ’فطری حقوق‘ سے مراد وہ حقوق ہیں جو تمام انسانوں کو اپنی پیدائش سے موت تک حاصل رہتے ہیں، خواہ وہ دنیا کے کسی بھی علاقے سے تعلق رکھتے ہوں۔ البتہ، اس کے برعکس، ’شہری حقوق‘ مختلف ممالک میں، حتیٰ کہ مختلف ریاستوں یا صوبوں میں بھی مختلف ہوتے ہیں، کیونکہ یہ حقوق حکومت یا ریاست کی جانب سے دیے جاتے ہیں۔ اس لیے، ان میں وقتاً فوقتاً حکومتوں، ثقافت اور سماجی رجحانات کی وجہ سے تبدیلی آسکتی ہے۔

کسی ملک کی حکومت بعض حقوق دے بھی سکتی ہے اور کچھ حقوق واپس بھی لے سکتی ہے۔ قانون سازی کے ذریعے شہریوں کے شہری حقوق کی ضمانت اور حفاظت کی جاتی ہے۔شہری حقوق کے ذریعے شہریوں کو قانون کے تحت اپنی ذات، مذہب یا سماجی رتبے سے قطع نظر یکساں سماجی مواقع اور یکساں تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

طلبہ سے اخذ کروائیں کہ شہری کون ہے اور کوئی شخص کسی ملک کا شہری کیسے بن سکتا ہے (گزشتہ معلومات)۔ ان سے پوچھیں کہ وہ ’شہری حقوق‘ کی اصطلاح سے کیا سمجھتے ہیں اور کیا وہ اپنے شہری حقوق سے واقف ہیں۔

طلبہ کے لیے وضاحت کریں کہ ’انسانی حقوق‘ اور ’شہری حقوق‘ کے درمیان کیا فرق ہے اور شہری حقوق وقت کے ساتھ تبدیل کیوں ہوسکتے ہیں۔ درج بالا پیراگراف کی مدد لیں۔

شہری ذمے داریاں (Civic Responsibilities)

حقوق ہمیشہ ذمے داریوں کے ساتھ آتے ہیں۔شہری ذمے داریوں سے مراد ریاست اور ملک کے حوالے سے شہریوں کی ذمّے داریاں ہیں۔شہریوں کو ملک کی جانب سے متعدد حقوق حاصل ہوتے ہیں جیسے کہ ملازمت حاصل کرنے کے یکساں مواقع، تعلیم، عوامی سہولیات کا استعمال، وغیرہ۔ اس کے بدلے میں، شہریوں

پر اپنے ملک کے حوالے سے کچھ ذمے داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان سے مخصوص رویہ اختیار کرنے نیز معاشرے اور دیگر شہریوں کے فائدے کے لیے متعدد کام کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔

مثال کے طور پر، ایک ذمے دار شہری ماحول کی بہتری، سماجی و معاشی ترقی اور جمہوری اقدار کے فروغ جیسے معاملات میں حصہ لیتا ہے۔

شہری ذمے داریوں کا تصور قدیم روم بلکہ شاید اس سے بھی پُرانا ہے۔ رومی شہری اپنے معاشرے کی بہتری اور ترقی میں حصہ لینا چاہتے تھے لہٰذا انھوں نے چند ذمے داریاں لیں۔ کہا جاسکتا ہے کہ شہری ذمے داری کا آغاز لوسی کوئنکٹس سنکناٹس (Lucius Quinctius Cincinnatus) سے ہوا جو 486 قبلِ مسیح میں روم کا بے غرض حکمران تھا۔

بورڈ پر 'شہری ذمے داریاں' لکھیں اور باہمی تدریس کا طریقہ 'سوچیں، ساتھی بنائیں اور شیئر کریں' استعمال کرتے ہوئے طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی کی طرف منہ کریں اور انھیں بتائیں کہ وہ 'شہری ذمے داریوں' سے کیا سمجھتے ہیں۔ چند جوابات لیں اور پھر جماعت کے ساتھ مذکورہ بالا دو موضوعات (صفحہ ۱ اور ۲) کی بلند خوانی کریں۔ جہاں ضروری ہو، وہاں وضاحت کریں۔

اس کے بعد طلبہ ہوم ورک کے لیے درج ذیل چارٹ پُر کرسکتے ہیں۔

حقوق	ذمے داریاں
گھر:	
اسکول:	
ملک:	

کلاس ورک: طلبہ آزمائشی مشق سے سوال نمبر 1 کرسکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 اور 2 کرسکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق—2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

ڈیجیٹل شہریت (Digital Citizenship)

موجودہ دور کے بچّے ابتدائی عمر ہی سے ڈیجیٹل ڈیوائسز کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک شیر خوار بچہ بھی اپنے ہاتھوں میں اسمارٹ فون چاہتا ہے۔ جب وہ اسکول جانا شروع کرتے ہیں تو معلومات تک رسائی کے لیے انھیں ڈیجیٹل دنیا پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ ڈیجیٹل ڈیوائسز اور انٹرنیٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیشِ نظر، صارفین کی ذمے داریاں بھی مزید بڑھ جاتی ہیں۔

جو شخص ڈیجیٹل ڈیوائسز استعمال کرتا ہے وہ ڈیجیٹل شہری بن جاتا ہے اور اپنے نوجوان طلبہ کو ڈیجیٹل شہریت کے اُصول سکھانا بے حد ضروری ہے، اور اس سے بھی بڑھ کر انھیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ڈیجیٹل دنیا میں اُن کا ہر عمل ایک ڈیجیٹل فٹ پرنٹ یا نقشِ قدم چھوڑ جاتا ہے جسے بآسانی مٹایا نہیں جاسکتا اور ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیشہ برقرار رہے۔ لہٰذا ہمیں تبصرے کرتے ہوئے اور ان ڈیجیٹل ڈیوائسز پر ویڈیوز اور تصاویر اپلوڈ کرتے ہوئے انتہائی محتاط رہنا چاہیے۔

ڈیجیٹل شہریت سے مراد (Meaning of Digital Citizenship)

۱. اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں

تکلیف دہ یا گندے الفاظ کا استعمال نہ کریں اور نہ آن لائن دوسروں سے بحث میں الجھیں۔ ہراساں کرنے یا ہراساں ہونے سے بچیں۔ اگر کوئی شخص آپ کو تنگ کر رہا ہو تو فوراً اپنے والدین یا اساتذہ کو بتائیں تاکہ اس معاملے کو حل کیا جاسکے۔

پاکستان میں اب سائبر ہراسانی کے خلاف قانون موجود ہے۔ نیشنل رسپانس سینٹر فار سائبر کرائم (NR۳C)، ایف آئی اے کے پاس درج کی جانے والی شکایات کی تفصیل سے تفتیش کی جاتی ہے اور سائبر مجرم کی نشان دہی کے بعد اسے بھاری جرمانے اور قید کی سزا ہوتی ہے۔

۲. ہمیشہ محفوظ ویب سائٹس استعمال کریں

بڑوں کی نگرانی بے حد اہم ہے۔

۳. چرانے سے گریز کریں

چھوٹے بچّے سمجھتے ہیں کہ مالک کی اجازت کے بغیر صرف حقیقی چیزیں (جیسے کہ ٹافیاں یا کھلونے وغیرہ) چرانا ہی چوری ہوتی ہے۔ لیکن ڈیجیٹل دنیا میں کاپی رائٹ اور نقل پر بھی یہ اصول لاگو ہوتا ہے۔ اگر کسی اور کا کام استعمال کیا جارہا ہو تو اس کا حوالہ ہمیشہ دینا چاہیے۔

۴. ذاتی معلومات، جیسے کہ پتا، فون نمبر یا اہلِ خانہ اور دوستوں سے متعلق کوئی دیگر معلومات کبھی نہ بتائیں

چھوٹے طلبہ کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ اسکرین کے دوسری جانب خطرہ موجود ہوسکتا ہے۔ انھیں کبھی بھی آن لائن کسی سے بھی اپنی ذاتی معلومات شیئر نہیں کرنی چاہییں۔

۵. آن لائن کچھ بھی پوسٹ کرنے سے پہلے ہمیشہ 'سوچیں'

دنیا ٹیکنالوجی کے باعث تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے اور طلبہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ بہتر اور مثبت نقشِ قدم پیچھے چھوڑنے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ لہٰذا آن لائن کچھ بھی پوسٹ کرنے سے پہلے سوچنا بے حد ضروری ہے۔

ذہن نشین کروانے کے لیے، طلبہ کو THINK کا درج ذیل اصول بتائیں:

T: Is it true (کیا یہ سچ ہے)

H: Is it helpful (کیا یہ مفید یا مددگار ہے)

I: Is it inspiring (کیا یہ متاثر کن ہے)

N: Is it necessary (کیا یہ ضروری ہے)

K: Is it kind (کیا یہ اچھی بات ہے)

سبق شروع کرنے کے لیے، KWL حکمتِ عملی استعمال کریں اور طلبہ کو اپنی گزشتہ معلومات استعمال کرنے کی ترغیب دیں۔ یہ حکمتِ عملی انھیں اس موضوع کے بارے میں سوچنے کے قابل بھی بنائے گی اور مزید جاننے کے لیے ان کا تجسس بھی بڑھائے گی۔ بآوازِ بلند سوچتے ہوئے راہنمائی کریں کہ ابتدائی دو کالم کس طرح بھرے جائیں۔ طلبہ کے لیے آغاز میں صرف ایک یا دو فقرے لکھیں، اور پھر ان سے بھی ایسا ہی کرنے کو کہیں۔ وہ چھوٹے گروہوں میں بھی کام کر سکتے ہیں اور آپس میں بات چیت کرنے کے بعد مناسب کالموں میں ڈیجیٹل شہریت کے بارے میں کچھ اور 'مجھے معلوم ہے' اور 'مجھے جاننا ہے' شامل کر سکتے ہیں۔

(تدریسی حکمتِ عملی صفحہ 4 پر ملاحظہ کریں)

ایک بار جب تمام طلبہ یہ کام مکمل کرلیں تو جماعت میں گفتگو شروع کریں۔ ان سے پوچھیں کہ کیا وہ کوئی ڈیجیٹل ڈیوائس استعمال کرتے ہیں یا ان کے پاس اپنی کوئی ڈیوائس ہے اور وہ اسکرین کے سامنے کتنا وقت گزارتے ہیں۔ ان کے جوابات لیں اور انھیں بتائیں کہ وہ بھی ڈیجیٹل شہری ہیں۔ اب ان سے پوچھیں کہ کیا انھیں معلوم ہے کہ 'ڈیجیٹل فٹ پرنٹ' کیا ہیں۔ انٹرنیٹ استعمال کرتے وقت اُصولوں کی پیروی کی اہمیت کی وضاحت کریں۔ ذیل میں دی گئی معلومات کا حوالہ دیں۔ انھیں 'ڈیجیٹل فٹ پرنٹ سے متعلق 10 ضروری معلومات' پر مشتمل (درج بالا) پوسٹر دکھائیں اور آن لائن رہتے ہوئے اخلاقیات پر سختی سے عمل کرنے کی اہمیت پر تبادلۂ خیال کریں۔

کلاس کے ساتھ صفحات 3 اور 4 پڑھیں۔ جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔مختلف مثالوں سے اختلافِ رائے سے نمٹنے کے طریقے تجویز دیں۔

طلبہ اب اپنے KWL چارٹ کا تیسرا کالم 'میں نے کیا سیکھا' پُر کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

KWL		
مجھے کیا معلوم ہے	مجھے کیا جاننا ہے	میں نے کیا سیکھا

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 2 اور 'ب' کرسکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 3 کرسکتے ہیں۔

سبق 1.2: انسانی حقوق (Human Rights)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- اقوام متحدہ کی جانب سے دیے گئے بنیادی انسانی حقوق کی نشان دہی کرسکیں۔
- یہ سمجھ سکیں کہ تمام افراد کو ان کی نسل اور مذہب کے فرق سے قطع نظر مساوی حقوق حاصل ہیں، نیز افراد کے نظریاتی اختلاف کا احترام کرنا سیکھ سکیں۔
- آزادیِ رائے کی اہمیت بیان کرسکیں۔
- اسکول اور گھر میں تنازعات کے مسائل کے حل کے لیے بات چیت اور بحث کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- امن و سلامتی قائم کرنے کے طریقے بتا سکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

بنیادی، بلاتفریق، اعلامیہ، غلام، ممنوع، جواب دہ، تنوع، کائنات، رہن سہن، رواداری، تکمیل، اشتراک، تعاون، مساوی، تعصب، ضامن، ناانصافی، امتیازی سلوک، عدم مساوات، عامیانہ زبان، تنازع، برعکس، رنجش، عداوت، پاس داری، یگانگت، مذاکرات، فریق، باہمی نتیجہ، غلط فہمی، دھونس، مفاہمت، مبرا، متوازن، شائستہ، مہذب

منصوبہ بندی برائے سبق—1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

انسانی حقوق کی مختصر تاریخ (History of Human Rights)

539 قبل مسیح میں، بابل شہر فتح کرنے کے بعد قدیم فارس کے پہلے بادشاہ سائرس نے تمام غلاموں کو آزاد کر دیا اور اعلان کیا کہ تمام انسان برابر ہیں۔ انھیں اپنی پسند کے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی تھی اور کوئی نسلی یا قبائلی بالادستی نہیں تھی۔ یہ قوانین اکادیزبان میں پکے ہوئے مٹی کے سلنڈر پر لکھے گئے تھے۔

انسانی حقوق کا تصور بابل سے دنیا کے دیگر حصوں میں پھیل گیا اور انسانی حقوق تحریری دستاویزات کی شکل اختیار کرنے لگے۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد مختلف ممالک کے درمیان پیدا ہونے والے مسائل کے حل کے لیے لیگ آف نیشنز تشکیل دی گئی۔ تاہم یہ مسائل کے حل اور دوسری جنگ عظیم کی روک تھام میں غیر موثر ثابت ہوئی۔

لیگ آف نیشنز تحلیل ہوگئی اور اس کی جگہ 24 اکتوبر 1945ء کو نیویارک کے شہر مین ہٹن میں اقوام متحدہ کا قیام عمل میں آیا تاکہ جنگ کے بعد کے مسائل کو حل کیا جاسکے اور اقوام کے درمیان مستقبل کے تنازعات کو حل کیا جاسکے یا ان سے بچا جاسکے۔

انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (UDHR) ایک تاریخی دستاویز ہے جس کا مسودہ مختلف ممالک، ثقافتوں اور مذاہب کے نمائندوں نے تیار کیا تھا۔ تیس بنیادی انسانی حقوق ہیں جو عالمی سطح پر تسلیم کیے جاتے ہیں اور ان کا عالمی سطح پر تحفظ کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

https://www.khanacademy.org/humanities/us-history/rise-to-world-power/us-wwii/a/the-united-nations

https://www.un.org/en/global-issues/human-rights

طلبہ سے اخذ کروائیں کہ 'انسانی حقوق' سے کیا مراد ہے اور کون سے انسانی حقوق عالمی ہیں۔

طلبہ سے پوچھیں کہ اقوام متحدہ کا مخفف کیا ہے اور ان کی رائے میں اس کا مقصد کیا ہے۔ طلبہ کو پہلے اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی کی طرف منھ کر کے اقوام متحدہ اور اس کے مقاصد کے بارے میں اپنی معلومات اسے بتانے کا کہیں اور پھر انھیں ویڈیو دکھانے سے پہلے ان کے ایک دو جوابات لیں۔

ویڈیو لنک: https://www.humanrights.com/what-are-human-rights

(یہ ایک دلچسپ ویڈیو ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ آج کی دنیا میں بھی بہت سے لوگ انسانی حقوق کے بارے میں بھی نہیں جانتے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسانی حقوق کے بارے میں شعور کس طرح برسوں سے فروغ پا رہا ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ کس طرح بہت سے انسانوں کو ان حقوق سے محروم کیا جارہا ہے۔)

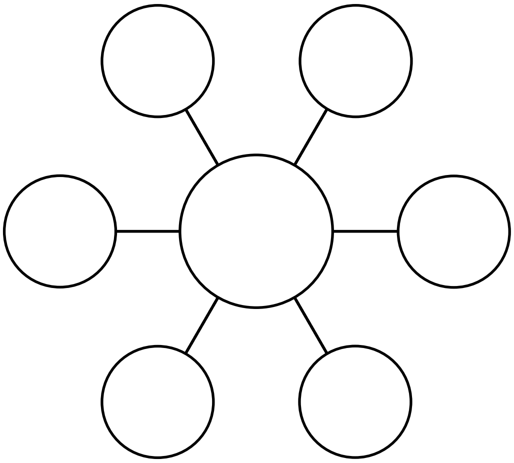

موضوع کو ذہن نشین کرنے کے لیے، باہمی تدریس کے طریقہ کار 'راؤنڈ رابن' کا استعمال کرتے ہوئے گروہ کے کام کی منصوبہ بندی کریں۔ طلبہ خود کو نمبر دیں (ایک سے چار تک) اور باری باری پہلے صفحہ 4 پر متعلقہ متن پڑھیں، اور پھر اوپر دی گئی ویب ڈایاگرام بھریں۔ اگر ضرورت پڑے تو وہ مزید بلبلے یا خانے شامل کر سکتے ہیں۔ طلبہ کا کام جماعت میں دکھائیں۔

دستورِ مدینہ

طلبہ سے کہیں کہ وہ تحقیق کریں اور مدینہ کے اس آئین کے بارے میں معلوم کریں جس کا مسودہ حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تیار کیا تھا۔ لنک درسی کتاب کے صفحہ 4 پر دیا گیا ہے۔

مدینہ کے آئین پر درج ذیل ویڈیو دکھائیں۔

ویڈیو لنک: https://www.youtube.com/watch?v=JjCQaM0DnJI

'میثاقِ مدینہ' کے بارے میں مذکور نکات کی فہم جانچنے کے لیے طلبہ سے متعلقہ سوالات پوچھیں۔

طلبہ کو سمجھائیں کہ جب حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکہ سے مدینہ ہجرت کر گئے تو اس شہر میں متعدد مختلف قبائل اور مذہبی گروہ آباد تھے۔ حضرت محمد رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہدایت کی کہ اسلامی ریاست پر حکومت کرنے کے لیے قواعد وضع کیے جائیں۔ اس طرح تیار کردہ دستاویز کو 'میثاقِ مدینہ' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

میثاق کے مطابق بنیادی انسانی حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ مذہبی آزادی اور اقلیتوں کی ثقافت کا تحفظ دیا گیا۔ ریاست مدینہ کو سب کے لیے محفوظ اور محفوظ مقام قرار دیا گیا جہاں ظلم، ناانصافی اور انتہا پسندی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ فرائض اور حقوق کا خاکہ پیش کیا گیا اور پُرامن فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔

اس بات پر بھی روشنی ڈالیں کہ مغرب میں تقریباً سو سال پہلے حل ہونے والے معاملات کو 14 صدیاں قبل 'میثاقِ مدینہ' میں ریکارڈ کیا گیا تھا اور دستاویزی شکل دی گئی تھی۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1 سرانجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق — 2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

تنوع اور رواداری (Diversity and Tolerance)

طلبہ سے جماعت میں موجود بچّوں کے درمیان فرق پر بات کریں۔

یہ فرق ظاہری اور شخصی ہو سکتے ہیں۔ طلبہ کو ان کے اردگرد کے تنوع پر غور کروائیں اور ان اختلافات کی خوبصورتی باور کروائیں۔

طلبہ صفحہ 4 اور 5 پڑھیں اور آپس میں رواداری کی ضرورت پر روشنی ڈالیں۔ طریقہ روبن راؤنڈ یا گوشے سے طلبہ سے تنوع اور رواداری کی اہمیت اجاگر کریں۔ مختلف صورت حال میں مختلف علاقے، رنگ، نسل، مذہب کے لوگ کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

قوم پرستی (Patriotism)

طلبہ صفحہ 9 اور 10 کی بلندخوانی کریں اور قوم پرستی کے اظہار کے مختلف طریقوں پر گفتگو کریں۔ طلبہ سے پوچھیں کہ: حب الوطنی سے قومیت اور یگانگت کیسے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی دو مثالیں ہر بچّے سے پوچھیں۔

آزادیِ اظہار (Freedom of Speech)

باہمی طریقۂ تدریس کی حکمتِ عملی 'ایک نمبر ایک ساتھ' کا استعمال کرتے ہوئے، مختلف صلاحیتیں رکھنے والے چار چار طلبہ کے گروہ تشکیل دیں اور انھیں خود کو نمبر دینے کے لیے کہیں (ایک سے چار تک)۔ بورڈ پر 'آزادیِ اظہار' کی اصطلاح لکھیں۔ طلبہ کو پہلے متن (صفحہ 5) انفرادی طور پر پڑھنے کا کہیں، اور پھر وہ اپنے گروہ میں اس بات پر تبادلۂ خیال کریں کہ آزادیِ اظہار کا مطلب کیا ہے اور ایک مثال کے بارے میں بھی سوچیں جو وہ کلاس کے ساتھ شیئر کریں گے۔ انھیں نکات وار لکھنے کا مشورہ دیں جو ان کی ٹیم کا ایک رکن جماعت کے ساتھ شیئر کرے گا۔

اساتذہ جماعت کا چکر لگا کر جانچتے رہیں کہ کیا گروہ ہدایات پر عمل کر رہے ہیں اور تمام طلبہ یکساں حصہ لے رہے ہیں۔

طلبہ کو کام مکمل کرنے کے لیے مناسب وقت دیں اور پھر ایک نمبر پکاریں۔ ہر گروہ میں اس نمبر والا طالب علم کھڑا ہو اور گروہ میں زیرِ بحث آنے والے نکات سب کے ساتھ شیئر کرے۔

طلبہ کو وضاحت کریں کہ آزادیِ اظہار یا اظہار کی آزادی اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص کسی پابندی کے بغیر آزادانہ طور پر وہ کہہ سکتا ہو جو وہ چاہتا ہے۔ آج کل اس میں تحریر، مواد تقسیم کرنا، ٹیلی ویژن نشریات یا ریڈیو پروگرام، اور یہاں تک کہ آن لائن بات چیت کرنے کی آزادی بھی شامل ہے۔

آزادیِ اظہار خاص طور پر جمہوریت کے لیے بہت اہم ہے۔ رائے دہندگان صرف اسی صورت میں صحیح راہنماؤں کا انتخاب کر سکتے ہیں جب امیدواروں کو آزادانہ اظہار کرنے، مباحثے کرنے اور بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے خیالات اور خیالات پیش کرنے کی اجازت ہو۔

انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کے تحت آزادی اظہار کو قانون کے ذریعے بھی تحفظ حاصل ہے، اگرچہ بہت سے ممالک میں اس پر مکمل طور پر عمل درآمد نہیں کیا جاتا۔

اظہار رائے کی آزادی یا آزادی اظہار کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص بدتمیزی کرے، افواہیں پھیلائے، دوسروں کو بدنام کرے، جھوٹ بولے اور اپنے ملک کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے۔

آزادیِ اظہار رواداری، اخلاقیات، احترام اور اچھے آداب سے جڑی ہوئی ہے۔ یہ دراصل ایک روادار معاشرے کی ترقی میں معاون ہے کیونکہ لوگ دوسروں کے آزادیِ اظہار کے حق کا احترام کرتے ہیں اور اگر وہ اپنے نقطۂ نظر سے اختلاف کرتے ہیں تو منفی ردعمل ظاہر نہیں کرتے۔

تنازعات کا حل (Peace and conflict, Conflict resolution)

تنازعات کے حل کے بارے میں طلبہ کی گزشتہ معلومات اخذ کریں اور تنازع کو حل کرنے کے لیے درکار اقدامات لکھیں۔

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

طلبہ کے ساتھ متعلقہ متن (صفحہ 5 اور 6) پڑھیں اور تیسرے فریق (ثالث)، اختلافِ رائے اور مذاکرات کے الفاظ کی وضاحت کریں۔ اس بات پر روشنی ڈالیں کہ جس شخص سے آپ کو اختلافِ رائے یا تنازع ہے، اُس سے پرسکون انداز میں بات چیت کرنے سے مسائل حل کرنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ مذاکرات یا درمیانی راستہ تلاش کرنا، جس کے ذریعے دونوں مخالف فریق مطمئن ہوں، ایک انتہائی موثر آلہ ہے۔ اگر دو لوگوں کے درمیان کوئی بحث ہو رہی ہے اور وہ مذاکرات کرنے سے قاصر ہیں تو انھیں کسی تیسرے فریق (ثالث) کو مداخلت کرنے اور حل تجویز کرنے دینا چاہیے۔

باہمی تدریس کا طریقہ 'ایک نمبر ایک ساتھ' استعمال کریں۔ طلبہ کو تین کے گروہوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروہ کو تنازعات کے حل پر 'کیس اسٹڈی' دیں اور انھیں بتائیں کہ انھیں جماعت کے سامنے پیش کرنا ہوگا کہ ان کا تنازع کیا تھا، انھوں نے اس پر کس طرح تبادلۂ خیال کیا، بات چیت کی اور اسے حل کیا۔ گفتگو اور مذاکرات کی اہمیت اور امن اور سلامتی قائم کرنے کے طریقے

عام آداب (Common Etiquetes)

طلبہ کو چار کے گروہوں میں رکھیں۔ ہر گروہ کو چارٹ پیپر فراہم کریں۔ اب طلبہ سے کہیں کہ وہ پہلے (ایک سے چار تک) خود کو نمبر دیں، اور پھر 'راؤنڈ رابن' حکمت عملی کا استعمال کرتے ہوئے، متعلقہ متن (صفحات ۶–۷) باری باری پڑھیں۔ جماعت میں چکر لگائیں اور جانچ کریں کہ طلبہ عبارت درست سمجھ رہے ہوں اور تمام طلبہ حصہ لے رہے ہوں۔

اس کے بعد، طلبہ سے کہیں کہ وہ 'باہمی تحریر' (Cooperative Graffiti) کا طریقہ کار استعمال کریں اور دیے گئے چارٹ پیپر پر وہ تمام آداب لکھیں جن پر وہ عمل کرتے ہیں اور ان کے بارے میں جانتے ہیں۔ طلبہ اپنا پوسٹر لکھنے اور سجانے کے لیے رنگین پنسلوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ جماعت میں طلبہ کے کام کی نمائش کریں تاکہ ہر کوئی فائدہ اٹھاسکے۔

کلاس ورک: طلبہ, آزمائشی مشق. سے سوال نمبر 2–5 اور 'ب' کرسکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ, مزید سیکھیں. کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 2 انجام دے سکتے ہیں۔

باب ۲

ثقافت (Culture)

سبق 2.1: قومیت (Nationalism)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- قومیت کے تصور کو بیان اور واضح کرسکیں اور وہ طریقے بتا سکیں جس کی مدد سے لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔
- پاکستان میں رہنے والے مختلف ثقافتی گروہوں کو پہچان سکیں۔
- پاکستان کے ثقافتی تنوع (مذہب، دست کاری، زبان، تہوار، لباس، مشہور تقریبات، علاقائی گیت، کھانا، اورفنونِ لطیفہ) کو بیان کرسکیں۔
- کثیر الثقافتی معاشرے کے فوائد بیان کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

قوم پرستی، والہانہ، خود مختاری، جنم، مفادات، دُھن، نشست، واقفیت، ہم آہنگی، یگانگت، کثیر القومی، متقاضی، فنونِ لطیفہ، اقدار، خاندانی نظام، تہوار، خاطر تواضع، تنوع، دست کاری، کشیدہ کاری، ظروف سازی، انفرادیت، لوک موسیقی، خطاطی، وضع قطع، کثیر الثقافتی، ہجرت، مستفید، موافقت، وسیع النظری، تعصب

منصوبہ بندی برائے سبق—1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

قوم پرستی (Patriotism)

طلبہ صفحہ نمبر 9-10 کی بلند خوانی اور قوم پرستی کے اظہار پر مختلف طریقوں پر غور کریں گے۔ ان سے پوچھیں کہ حب الوطنی سے قومیت اور یگانگت کیسے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی دو مثالیں

حب الوطنی (Freedom of Speech)

اگر کسی ملک کے لوگ اپنے شہری ہونے پر فخر کرتے ہیں اور اپنے وطن اور اپنے ہم وطنوں کے ساتھ لگاؤ اور عقیدت کا احساس رکھتے ہیں تو وہ حقیقی معنوں میں محب وطن ہیں۔ وہ رضا کارانہ طور پر قوانین کی پابندی کریں گے، دوسروں کے حقوق کا احترام کریں گے، اپنے معاشرے میں مثبت تعاون کریں گے اور کبھی بھی کسی ریاست مخالف سرگرمی میں ملوث نہیں ہوں گے۔

KWL حکمتِ عملی اپنائیں: 'مجھے کیا معلوم ہے'، 'مجھے کیا جاننا ہے'، اور 'میں نے کیا سیکھا'۔ اس کے ذریعے اساتذہ کو موضوع سے متعلق طلبہ کی پیشگی معلومات جانچنے اور ان میں تجسس بڑھانے کا موقع ملے گا۔

موضوع: ہماری ثقافت (Our Culture)

پنجاب

KWL		
مجھے کیا معلوم ہے	مجھے کیا جاننا ہے	میں نے کیا سیکھا

KWL چارٹ کا لنک:

https://www.teachervision.com/graphic-organizer/using-kwl-classroom

طلبہ ہر صوبے اور پاکستان کی دیگر ثقافتوں کے لیے علیحدہ علیحدہ KWL چارٹ بنائیں۔

طلبہ سے کہیں کہ وہ پہلا کالم 'مجھے کیا معلوم ہے' اور دوسرا کالم 'مجھے کیا جاننا ہے' پُر کریں۔ یہ سرگرمی جوڑوں میں بھی کی جا سکتی ہے۔

اس کے بعد پاکستان میں ثقافت کے مختلف پہلوؤں مثلاً؛ مختلف صوبوں یا ثقافتوں کے لوگوں کے کپڑوں، کھانوں، طرزِ زندگی، اقدار اور تہوار وغیرہ پر جماعت میں گفتگو کا آغاز کریں۔ اگر کلاس میں مختلف ثقافتوں یا صوبوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ ہیں تو انھیں اپنی ثقافت کے بارے میں معلومات بتانے کا موقع دیں۔

کلاس کے ساتھ صفحات 9 سے 11 پڑھیں۔ جہاں ضروری ہو، وضاحت کریں۔

طلبہ سے کہیں کہ وہ پاکستان کی مختلف ثقافتوں سے متعلق معلومات اکٹھی کریں۔ وہ اپنے خاندان کے بزرگ افراد کا انٹرویو لے سکتے ہیں، یا انٹرنیٹ وغیرہ استعمال کر سکتے ہیں۔

ہماری ثقافت (Our Culture)

پاکستان کی ثقافت پر اس کے جغرافیائی، تاریخی اور نسلی تنوع کا گہرا اثر ہے۔ ہمیں یہاں فارسی، ہندوستانی، وسطی اور جنوبی ایشیائی کے ساتھ ساتھ مغربی ایشیائی اثرات بھی ملتے ہیں۔

پاکستان بہت سے نسلی گروہوں کا گھر ہے جو اپنے تاریخی پس منظر، جسمانی خصوصیات، کھانے، لباس، رسم و رواج اور یہاں تک کہ موسیقی میں بھی مختلف ہیں۔ ان میں سے کچھ گروہوں میں سندھی، پنجابی، بلوچی، پشتون، ہزارہ، کشمیری، مکرانی اور بلتی وغیرہ شامل ہیں۔ اسلام 700ء میں اس خطے میں آیا۔ یہ پاکستان میں ایک بڑی اکثریت (96.28 فیصد) کا مذہب ہے اور اس خطے کی ثقافت پر اس کا مضبوط اثر ہے۔

پاکستان میں تقریباً 18–20 مختلف نسلی گروہ ہیں اور کوئی بھی صوبہ مکمل طور پر ہم جنس یا ایک جیسی آبادی رکھنے والا نہیں ہے۔ ہمیں ہر صوبے میں مختلف نسلی اور ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگ ملیں گے۔ مثال کے طور پر پنجاب میں بلوچ، پشتون، سندھی، گجراتی، کشمیری، چترالی اور بہت سے دیگر ثقافتی گروہ ہیں اور دیگر صوبوں کا بھی یہی حال ہے۔ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو نہ صرف کثیر الثقافتی ہے بلکہ کثیر لسانی بھی ہے۔ یہاں کی زیادہ تر آبادی ایک سے زیادہ زبانیں بولتی ہے۔ قومی زبان اردو تقریباً ہر ایک کے ذریعہ بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

پاکستان میں اجتماعی ثقافت ہے جہاں باہمی انحصار اور مشترکہ خاندانی نظام عام ہے۔ بزرگوں کا احترام کیا جاتا ہے اور ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ عام طور پر لوگ بہت مہمان نواز اور مددگار ہوتے ہیں۔

طلبہ پاکستان کے مختلف ثقافتی گروہوں میں موجود مماثلت اور اختلافات کو ظاہر کرنے کے لیے نیچے دیا گیا چارٹ بنا سکتے ہیں۔ یہ طلبہ کی مدد سے بورڈ پر مکمل کیا جانا چاہیے۔

(اساتذہ کے لیے حوالہ: https://blog.tuf.edu.pk/pakistan-a-land-of-cultural-diversity)

	مماثلت	اختلاف
لباس	شلوار قمیص	لنگی، پگڑی، سندھی ٹوپی، اجرک، پشاوری چپل، پینٹ شرٹ
زبان	اُردو	سندھی، پشتو، بلوچی، انگریزی، ہندکو، میمنی، بلتی، وغیرہ
خوراک	روٹی، چاول، سالن، دال، سبزیاں	چپلی کباب، لمبے نان، کشمیری چائے، سندھی بریانی، سجی، مکئی کی روٹی، سرسوں کا ساگ، وغیرہ
مذہب	اسلام	مسیحیت، ہندومت، سکھ مت، زرتشت، وغیرہ
تہوار	عید الفطر، عید الاضحیٰ	دیوالی، نوروز، میلہ چراغاں، شاہراہِ ریشم فیسٹیول، شندور پولو میلہ، لوک ورثہ میلہ
کھیل	کرکٹ	فیلڈ ہاکی، اسکواش، پولو، اسکی انگ، کار ریلی، نشانہ بازی، فٹ بال، کبڈی، وغیرہ
رقص	–	بھنگڑا، کتھک ڈانس، لڈی، جومر، کلاسیکی رقص، وغیرہ

پاکستانی معاشرے کے آداب اور طرزِ زندگی سے متعلق مزید تفصیلات کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ کر سکتے ہیں:

https://culturalatlas.sbs.com.au/pakistani-culture/pakistani-culture-etiquette

سبق کے اختتام پر، طلبہ کی جانچ کے لیے ان سے کہیں کہ وہ اپنے KWL چارٹ کا تیسرا کالم پُر کریں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–2 انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 3 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق—2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

کثیر الثقافتی معاشرہ (Multicultural Society)

طلبہ سے اخذ کروائیں کہ وہ 'کثیر الثقافتی معاشرہ' سے کیا سمجھتے ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ کیا ان کے خاندان میں کوئی دوسرے ملک ہجرت کر کے گیا ہے، یا کیا وہ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو کسی دوسرے ملک سے آیا ہو اور پاکستان میں آباد ہوا ہو۔

طلبہ کی جوڑیاں بنائیں اور ان سے رول پلے پیش کرنے کے لیے کہیں (A تارکِ وطن اور B مقامی)۔

طالب علم B طالب علم A سے پوچھتا ہے کہ اگر وہ کسی دوسرے ملک جا کر وہاں آباد ہو جائے تو وہ کیسا محسوس کرے گا، اسے نئی جگہ کے بارے میں کیا جاننے کی ضرورت ہے، وہ کس طرح ایڈجسٹ کرے گا، اُسے وہاں کے لوگوں سے کیسے سلوک کی توقع ہوگی، وغیرہ۔ کینیڈا یا مشرقِ وسطیٰ یا کسی دوسرے ملک میں ہجرت کرنے کا اختیار بھی دیا جانا چاہیے۔

طالبِ علم A کی جانب سے مندرجہ بالا سوالات کا جواب دیے جانے کے بعد، طالب علم B بتائے کہ وہ نئے تارکین وطن کو اپنے ملک میں آباد ہونے میں کس

طرح مدد کرے گا۔

اب ان کرداروں کو بدل دیں اور سرگرمی آگے بڑھائیں۔ ایک بار جب طالب علم A اور B دونوں اپنے خیالات کا اظہار کر دیں تو طلبہ کی چند رضا کار جوڑیوں کو کلاس کے سامنے کردار ادا کرنے اور اپنی گفتگو شیئر کرنے کی دعوت دیں۔

اس سبق کو جاری رکھتے ہوئے طلبہ سے یہ اخذ کروائیں کہ اگر مختلف ثقافتوں کے لوگ اکٹھے رہیں اور یہ ایک کثیر ثقافتی معاشرہ ہو تو اس کے کیا فوائد ہو سکتے ہیں۔

طلبہ کے ساتھ صفحات 12 اور 13 پڑھیں۔ جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

مختلف ثقافتوں کی مندرجہ ذیل دلچسپ روایات کو طلبہ کے ساتھ شیئر کریں۔ پھر ان سے کہیں کہ اگر وہ اپنی یا کسی اور ثقافت کی کچھ دوسری روایات سے واقف ہیں تو وہ اس کے بارے میں جماعت کو بتائیں۔

دنیا میں کتنی ثقافتیں ہیں؟

بعض ماہرین کے مطابق دنیا میں 3,800 سے زیادہ ثقافتیں ہیں، لیکن حقیقت میں اس سے کہیں زیادہ ثقافتیں وجود رکھتی ہیں۔صرف ایک خطے میں بہت سی ثقافتیں ہوسکتی ہیں کیونکہ ثقافتیں کسی بھی علاقے تک محدود نہیں ہیں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 3–5 اور 'ب' انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1–2 انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 2.2: ذرائع ابلاغ (Communication)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- ذرائع ابلاغ کے مختلف طریقوں کے فوائد و نقصانات پہچان سکیں۔
- ماس میڈیا اور سماجی میڈیا کی تعریف اور فرق بیان کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

خط وکتابت، قاصد، برقی، نیٹ ورک، شعبہ ہائے زندگی، صوتی، ٹرانسمیٹر، ناخواندہ، ترسیل، تشہیر، قلیل ترین، انفرادی سطح پر، ڈیٹابیس، جرائم پیشہ، ہیک، مذموم، ترجیحات

منصوبہ بندی برائے سبق —1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

طلبہ سے معلوم کریں کہ پرانے دور میں خبریں یا معلومات کس طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلتی ہیں اور معلومات کے ان ذرائع کے فوائد یا نقصانات کیا ہیں۔

طلبہ کے جوابات لیں، انھیں متعلقہ تصاویر دکھائیں اور طلبہ کو جو کچھ یاد ہو، اس پر جماعت میں مختصر گفتگو کریں۔

اس کے بعد طلبہ کو چار افراد کے گروہوں میں شامل کیا جائے اور باہمی تدریس کی حکمت عملی 'راؤنڈ رابن' کا استعمال کرتے ہوئے ان سے ایسے تمام ذرائع کی فہرست تیار کرنے کو کہا جائے جو آج کل معلومات عام کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

انھیں تھوڑا سا وقت دیں اور پھر ہر گروہ کے نمائندے کو فہرست شیئر کرنے کی اجازت دیں۔ دوسرے اور باقی گروہوں کے نمائندوں کے پاس اگر معلومات کا کوئی مختلف ذریعہ ہو جس کا ذکر پہلے گروہ کے نمائندے نے نہ کیا ہو تو وہ بتا سکتے ہیں، ورنہ 'پاس' کہہ سکتے ہیں۔

بورڈ پر 'ماس میڈیا' کا لفظ لکھیں اور طلبہ سے اس کا مطلب اخذ کروائیں۔

اساتذہ کے لیے حوالہ

ماس میڈیا میں مختصر عرصے کے دوران نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں۔ پہلے لوگ معلومات اور روزمرہ کی خبروں کے لیے اخبارات پر انحصار کرتے تھے۔ لکھاریوں اور صحافیوں نے اہم کردار ادا کیا کیونکہ انھوں نے ہی مقامی خبریں اور آنے والی تقریبات فراہم کیں۔

1890ء کی دہائی میں، کئی صدیوں کے بعد، ریڈیو ایجاد ہوا اور جلد ہی نہ صرف سماجی مسائل اور سیاست کے بارے میں تازہ ترین خبروں کا بلکہ تفریح کا بھی اہم ذریعہ بن گیا۔ اب لوگ مختلف ریڈیو اسٹیشنوں پر ٹیون کر سکتے تھے اور اپنے پسندیدہ گانے، ڈرامے، کھیلوں کی تبصرے وغیرہ سن سکتے تھے۔

ٹیلی ویژن کی ایجاد نے بڑے پیمانے پر ذرائع ابلاغ میں مکمل طور پر انقلاب برپا کر دیا اور یہ معلومات اور تفریح کا سب سے مقبول ذریعہ بن گیا ہے۔ آج کل ٹیلی ویژن کے بغیر شاید ہی کوئی گھر ہو گا۔ ٹیلی ویژن پر آپ بولنے والے کو سننے کے ساتھ دیکھ بھی سکتے ہیں۔ ٹیلی ویژن عام لوگوں کی زندگیوں پر گہرے اثرات مرتب کر رہا ہے۔

انٹرنیٹ کے ارتقا کے ساتھ، عوام اب مختلف ڈیوائسز پر کلک یا ٹیپ کے ساتھ تمام خبروں (قومی اور بین الاقوامی)، معلوماتی کے ساتھ ساتھ تفریحی پروگراموں تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ دنیا اب ایک عالمی گاؤں ہے۔ ہزاروں میل دور کچھ بھی ہونے کی خبر چند سیکنڈوں میں دنیا کے تمام حصوں تک پہنچ جاتی ہے۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–3 کر سکتے ہیں جبکہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 3 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق—2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

طلبہ پہلے چھوٹے گروہوں میں کام کریں اور ذرائع ابلاغ کے استعمال کے فوائد اور نقصانات پر مشتمل ایک تقابلی چارٹ بنائیں۔ اس کے بعد اسے مکمل جماعت کی سرگرمی کے طور پر انجام دیں اور اساتذہ چاک بورڈ پر طلبہ کی مدد سے چارٹ بنائیں۔ بعد ازاں، طلبہ بقیہ نکات اپنے چارٹ میں شامل کر سکتے ہیں۔

طلبہ درج ذیل کی طرح تقابلی چارٹ بنا سکتے ہیں:

ذرائع ابلاغ کے فوائد اور نقصانات

فوائد	نقصانات
ذرائع ابلاغ تعلیم کے شعبے میں مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں، کیونکہ افراد آن لائن موجود مواد کے ذریعے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔	ذرائع ابلاغ اکثر لوگوں کی ذاتی زندگیوں میں مداخلت کر سکتے ہیں جس سے بے پناہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔
ذرائع ابلاغ کے ذریعے کوئی بھی بہت کم وقت میں دنیا بھر کے مختلف موضوعات کے بارے میں تازہ ترین معلومات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔	کچھ ذرائع ابلاغ بچوں کے لیے غیر موزوں ہیں۔

بہت سے افراد کو اپنی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے اور کامیاب ہونے کے لیے ذرائع ابلاغ کی صورت میں ایک پلیٹ فارم حاصل ہوتا ہے۔	ذرائع ابلاغ کے زیادہ استعمال سے سائبر کرائم اور دھوکا دہی کی سرگرمیوں کی شرح میں اضافہ ہوا ہے۔
ذرائع ابلاغ لوگوں کو علم کا ذریعہ فراہم کرکے کئی طریقوں سے خود کو بہتر بنانے میں مدد کرسکتے ہیں۔	کسی بھی شخص کو الیکٹرانک میڈیا یا عمومی طور پر میڈیا کے استعمال کی لت پڑ سکتی ہے۔ الیکٹرانک گیجٹس یا انٹرنیٹ کا بہت زیادہ یا طویل استعمال صحت کے مسائل کا سبب بن سکتا ہے۔
ذرائع ابلاغ دنیا میں تفریح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں جن کے ذریعے لوگ فلموں، شوز، موسیقی وغیرہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔	میڈیا پر کچھ اشتہارات انتہائی مبالغہ آمیز ہوتے ہیں اور ایک غلط پیغام دیتے ہیں جو لوگوں کی صحت کو بری طرح متاثر کرسکتا ہے۔ اگر لوگ میڈیا پر دکھائے جانے والے خطرناک کرتب یا اسٹنٹ گھر پر کرنے کی کوشش کریں تو انھیں جسمانی چوٹ بھی پہنچ سکتی ہے۔
ذرائع ابلاغ مختلف ثقافتوں کا علم فراہم کرتے ہیں اور لوگوں کو دنیا کے مختلف حصوں سے لوگوں کے بارے میں جاننے اور قبول کرنے میں مدد کرتے ہیں۔	سائبر ہراسانی، دھمکیاں، بلیک میل کرنا، جعلی پروفائلز بنانا وغیرہ اپنے ہدف کی ذہنی صحت کو برباد کرسکتے ہیں۔

ماس میڈیا اور سوشل میڈیا (Mass media and social media)

ماس میڈیا میں بنیادی طور پر پرنٹ میڈیا (اخبارات اور رسالے) اور نشریاتی میڈیا (ٹیلی ویژن اور ریڈیو) شامل ہیں جبکہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز میں فیس بک، یوٹیوب، انسٹاگرام، ٹویٹر، لنکڈ ان، ریڈٹ، وکی پیڈیا اور پنٹرسٹ جیسے مختلف اقسام کے پلیٹ فارم شامل ہیں۔

ماس میڈیا میں عوام سامعین ہوتے ہیں جبکہ سوشل میڈیا میں عوام مواد تخلیق کرنے والے اور سامعین دونوں ہو سکتے ہیں۔

طلبہ کے ساتھ صفحات 17، 18 اور 19 پڑھیں۔ جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–5 اور 'ب' انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1–2 انجام دے سکتے ہیں۔

باب ۳

ریاست اور حکومت (State and Government)

سبق 3.1: ریاست کے اجزا (Elements of State)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- وفاقی حکومت کی ضرورت کی وجوہات پیش کرسکیں۔
- وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومت کی بناوٹ کا موازنہ کرسکیں۔
- آئین کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- ۱۹۷۳ء کے آئین کے تناظر میں شہریوں کے حقوق و ذمے داریاں بتا سکیں۔
- ناانصافی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف قانون کے نفاذ کی اہمیت واضح کرسکیں۔
- جمہوری نظام میں سیاسی تنظیموں کے کردار واضح کرسکیں۔
- پاکستان کی وفاقی اور صوبائی حکومت کے باہمی انحصار کو بیان کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

اجزا، رقبہ، خود مختاری، زیرِ اثر، اکائیاں، نمائندگی، جوابدہ، دفاعی، خارجہ، مداخلت، کابینہ، پیش رفت، استحکام، منصفانہ، صنعت کاری، مالی سال، ایوانِ زیریں، ایوانِ بالا، حزبِ اختلاف، اقلیت، قانون سازی، حتمی، نظرِ ثانی، پینل، سفارشات، وجوہات، دلائل، متفقہ رائے، دستور، انسانی وقار، تشہیر، رسم الخط، پیروی، پاسداری، بالادستی، افعال، منشور، تنقید، رائے دہندگان، باہمی انحصار، موذی جانور

منصوبہ بندی برائے سبق—1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

موضوع: ہماری حکومت (Our Government)

KWL		
مجھے کیا معلوم ہے	مجھے کیا جاننا ہے	میں نے کیا سیکھا

انتظامیہ، پارلیمان، اور عدلیہ

درج ذیل چارٹ کی مدد سے، حکومت کی تین شاخیں بیان کریں۔

انتظامیہ پارلیمان عدلیہ

صوبائی حکومتیں (Provincial Governments)

طلبہ کے ساتھ متعلقہ صفحات کی بلند خوانی کریں۔ جہاں ضروری ہو، وضاحت کریں۔

صدر اور وزیرِ اعظم سے متعلق درج ذیل چند نکات طلبہ کو بتائیں۔

صدر (President)

- ریاست کا سربراہ ہوتا ہے
- مسلمان ہونا لازمی ہے
- ۴۵ سال سے کم عمر نہیں ہوسکتا
- قومی اسمبلی کا رُکن منتخب ہونے کا اہل ہونا چاہیے
- صدر کا انتخاب پانچ سال کی مدت کے لیے ہوتا ہے
- کوئی شخص ایک سے زائد بار صدر بن سکتا ہے
- صدر، وزیرِ اعظم کے مشورے پر عمل کرے گا
- صدر کے پاس عدالت، ٹریبونل یا دیگر حکام کی جانب سے دی گئی سزاؤں کو معاف یا معطل کرنے کا اختیار حاصل ہوگا
- چاروں صوبوں کے گورنر، چیف جسٹس، چیف الیکشن کمیشنر، اٹارنی جنرل اور آڈیٹر جنرل کا انتخاب صدر کرتا ہے

وزیرِ اعظم (Prime Minister)

- وزیرِ اعظم حکومت کا سربراہ ہوتا ہے
- قومی اسمبلی کے اراکین منتخب کرتے ہیں
- پانچ سال کی مدت کے لیے منتخب ہوتا ہے
- وزیرِ اعظم، صدرِ پاکستان کے اعلیٰ مشیر (چیف ایڈوائزر) کے طور پر خدمات انجام دیتا ہے
- وزیرِ اعظم بننے کے لیے تمام شرائط و ضوابط وہی ہیں جو صدر بننے کے لیے ہیں، سوائے یہ کہ وزیرِ اعظم کے لیے کم سے کم عمر کی حد ۳۵ سال ہے
- وزیرِ اعظم کے پاس وفاقی کابینہ مقرر کرنے کا اختیار ہوتا ہے

حکومت کے درجات (Structure of Government)

پاکستان میں حکومت کے تین درجات پر جماعت میں گفتگو کریں۔

درج ذیل نکات پر گفتگو کریں:

- حکومت کے یہ تین درجات کس طرح تشکیل پاتے ہیں
- ان کے افعال کیا ہیں
- وہ ایک دوسرے پر منحصر کیسے ہیں

طلبہ سے کہیں کہ وہ درج بالا نکات پر غور کریں اور چھوٹے گروہوں میں کام کرتے ہوئے تینوں پہلوؤں پر مشتمل فلو چارٹ بنائیں۔

طلبہ اسے درج بالا ترتیب کی طرح ترتیب دے سکتے ہیں اور دو مزید خانے شامل کرتے ہوئے وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کے درج بالا تینوں پہلوں کے بارے میں مختصراً لکھ سکتے ہیں۔ طلبہ کو درسی کتاب کے صفحہ نمبر بتائیں جہاں سے انھیں متعلقہ مواد مل سکتا ہے۔

باہمی تدریس کا طریقہ کار 'راؤنڈ رابن' استعمال کیا جانا چاہیے تاکہ طلبہ باری باری پڑھتے ہوئے فلو چارٹ پُر کرسکیں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–2 کرسکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق — 2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

طلبہ سے پوچھیں کہ وہ مختلف اقسام کی حکومتوں کے بارے میں کیا جانتے ہیں۔ 'بادشاہت، امرائے شاہی، جمہوریت' کے الفاظ چارک بورڈ پر لکھیں اور درج ذیل تصویر کی مدد سے حکومت کی بنیادی اقسام کے بارے میں مختصراً بتائیں۔

طلبہ سے پوچھیں کہ پاکستان میں کون سا طرزِ حکومت پایا جاتا ہے۔

اس سبق کے لیے KWL حکمتِ عملی بہتر کام کرے گی، کیونکہ اس کی مدد سے اساتذہ کو ملکی حکومت اور سیاسی نظام سے متعلق طلبہ کی پیشگی معلومات جانچنے اور اس موضوع سے متعلق ان کے سوالات جاننے میں مدد ملے گی۔

طلبہ کی توجہ سبق کے مقاصد پر مرکوز رکھنے کے لیے راہنمائی کی جانی چاہیے۔ غور وفکر کے عمل میں طلبہ کی مدد کے لیے درج ذیل جملے لکھیں:

حکومت کی قسم (Types of Government)

وہ کیسے قائم ہوتی ہے؟

حکومت کون چلاتا ہے؟

حکومت کا کام کیا ہوتا ہے؟

تین یا چار طلبہ پر مشتمل گروہ بنائیں اور انھیں کام کرنے کے لیے چارٹ پیپر فراہم کریں۔ تبادلۂ خیال کرکے KWL چارٹ کے پہلے دو کالم پُر کرنے کے لیے مناسب وقت دیں تاکہ وہ اپنی گزشتہ معلومات کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے سے سیکھ سکیں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 5 انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' کے سوال نمبر 7 کرسکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق — 3

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

پاکستان میں قوانین کس طرح بنائے جاتے ہیں (Law making procedures)

طلبہ سے پوچھیں کہ قانون سے کیا مراد ہے، قوانین پر عمل کرنے کی اہمیت کیا ہے، قوانین کی خلاف ورزی کرنے کے کیا نتائج برآمد ہوسکتے ہیں، اور پاکستان میں یہ قوانین کون بناتا ہے۔ پوری جماعت کے ساتھ تبادلۂ خیال کرتے ہوئے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنی رائے بیان کریں اور ایسے قوانین کے بارے میں بتائیں جن سے وہ واقف ہیں اور قوانین پر عمل نہ کرنے کے نتائج بھی بیان کریں۔

متعلقہ نکات چاک بورڈ پر لکھتے رہیں۔ انٹرنیٹ کی مدد سے، پاکستان میں قانون سازی سے متعلق ایک ویڈیو دکھائیں۔ جہاں ضروری ہو، وہاں ویڈیو روک کر وضاحت کریں۔

آئینِ پاکستان (Consitituion of Pakistan)

'آئین' سے کیا مراد ہے؟ پہلے طلبہ سے پوچھیں اور پھر وضاحت کریں۔ 'سوچیں، ساتھی بنائیں اور شیئر کریں' کی حکمتِ عملی استعمال کریں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ پاکستان کے شہریوں کے 'حقوق اور ذمے داریوں' سے متعلق سوچیں اور پھر اپنے برابر میں بیٹھے ہوئے ساتھی سے باری باری گفتگو کرتے ہوئے بتائیں کہ وہ کیا جانتے ہیں۔ طلبہ کی گزشتہ معلومات جانچنے کے لیے اُن سے چند سوالات پوچھیں اور پھر ان کے ساتھ صفحہ نمبر 25 اور 26 پڑھیں۔

اگلے سبق میں طلبہ سے کہیں کہ وہ چھوٹے گروہوں میں کام کرتے ہوئے ایک صفحے پر درج کریں کہ ان کے خیال میں 'طلبہ کے حقوق' کیا ہونے چاہییں۔ ان فہرستوں کو تمام طلبہ کے ملاحظہ کے لیے جماعت میں آویزاں کردیں۔

سیاسی جماعتیں (Political parties)

طلبہ سے پوچھیں کہ انھیں کون کون سی سیاسی جماعتوں اور سیاسی راہنماؤں کے نام معلوم ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے افعال اور ان کے مقاصد کے بارے میں بھی پوچھیں۔

صفحہ نمبر 27 اور 28 پڑھیں، جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

سبق کے اختتام پر طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنا KWL چارٹ دیکھیں اور آخری کالم 'میں نے کیا سیکھا' پُر کریں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 3–4، 6 اور 'ب' انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 2 انجام دے سکتے ہیں۔

باب ۴

تاریخ (History)

سبق 4.1: قدیم تہذیب (Ancient civilisation)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- یونانی، رومی اور گندھارا تہذیبوں کی نمایاں خصوصیات واضح کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

معاشرہ، بنی نوع انسان، جنگجو، رائج، شناخت، فلکیات، مفکرین، فلسفی، میراتھن، اولمپک، تعمیراتی ڈھانچے، معزولی، باقیات، اسٹوپا، عروج، شبیہ، انفرادیت، گہوارہ

منصوبہ بندی برائے سبق —1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

طلبہ سے پوچھیں کہ وہ 'قدیم تہذیب' کے لفظ سے کیا سمجھتے ہیں اور کتنی قدیم تہذیبوں سے واقف ہیں۔ پوری جماعت کو گفتگو میں شامل کرتے ہوئے طلبہ کو موقع دیں کہ وہ قدیم تہذیبوں کے بارے میں اپنی معلومات پیش کریں۔

لفظ 'قدیم یونان' چاک بورڈ پر لکھیں اور اس کے بارے میں طلبہ کی گزشتہ معلومات جانچیں۔ یورپ اور پھر یونان کا پتا لگانے کے لیے دنیا کے نقشے کا استعمال کریں تاکہ طلبہ کو اس کے محل و وقوع کا بہتر اندازہ ہو سکے۔ اس کے بعد طلبہ جوڑوں میں یونان کی مختلف شہری ریاستوں کا محل و وقوع سمجھنے کے لیے اپنی درسی کتاب میں نقشے کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

درج ذیل دو ویڈیوز دکھائیں۔ جہاں ضروری ہو وہاں ویڈیو روک کر وضاحت کریں۔

بصری معاونات انتہائی اہم ہیں۔ اگر جماعت میں ملٹی میڈیا دستیاب نہیں ہے تو طلبہ کو آئی پیڈ یا اسمارٹ فون پر بھی چھوٹے گروہوں میں ویڈیوز دکھائی جا سکتی ہیں۔ جب ایک گروہ ویڈیو دیکھ رہا ہو تو دیگر طلبہ کو چاہیے کہ متعلقہ صفحات پڑھیں، معنی تلاش کریں اور الفاظ کے ہجے سیکھیں۔

ویڈیوز دیکھنے اور متن پڑھنے سے پہلے طلبہ کو مطلع کریں کہ وہ 'قدیم یونان' پر مائنڈ میپ بنائیں گے اور انھیں ذیل میں دیے گئے چار پہلوؤں کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے:

۱. جغرافیہ
۲. شہری ریاستیں جنھوں نے مل کر یونان تشکیل دیا
۳. ریاستوں کے درمیان مماثلت
۴. یونانیوں کے نمایاں کارنامے

یونانی تہذیب سے متعلق ویڈیو لنکس:

https://www.youtube.com/watch?v=IUZKg3KdtYo

https://www.youtube.com/watch?v=oQmtV_ZKUds

اساتذہ جماعت میں چکر لگاتے ہوئے طلبہ کی معاونت کرتے رہیں اور جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

جب بنیادی کام مکمل ہوجائے تو طلبہ سے کہیں کہ وہ مل کر چاک بورڈ پر 'مائنڈ میپ' بنائیں گے۔مختلف پہلوؤں کے لیے مختلف رنگوں کی چاک استعمال کریں اور مائنڈ میپ بنانے کے لیے طلبہ سے معلومات اخذ کروائیں۔ اپنی سہولت کے مطابق میپ کا کوئی سا بھی طریقہ استعمال کریں۔

یونانی تہذیب (Greek civilisation)

[ڈایاگرام]

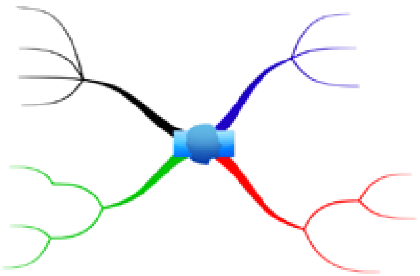

طریقۂ تدریس

رومی تہذیب (Roman civilisation)

'رومی تہذیب' کے تعارف کے لیے یونانی تہذیب جیسا طریقہ ہی اختیار کیا جاسکتا ہے کہ ویڈیوز دیکھنے، موضوع سے متعلق متن کے مطالعے اور وضاحت کے بعد دونوں تہذیبوں کے منفرد اور مشترک پہلوؤں نمایاں کرنے کے لیے 'Venn ڈایاگرام' استعمال کریں۔

یونانی تہذیب سے متعلق ویڈیو لنکس:

https://www.youtube.com/watch?app=desktop&v=b9bcohqsTGk

https://www.youtube.com/watch?v=Wo0KujQEJ_s

Venn ڈایاگرام

[ڈایاگرام]

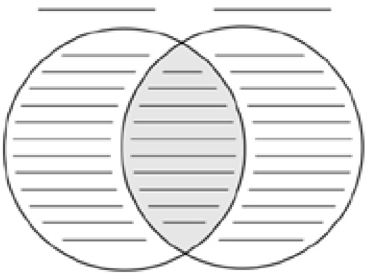

رومیوں اور یونانیوں کے درمیان منفرد اور مشترک پہلو

رومیوں اور یونانیوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ رومی، یونانیوں کے سیکڑوں سال بعد وجود میں آئے۔ رومی سلطنت نے 146 قبل مسیح میں آخری یونانی شہر فتح کیا جس سے اس تہذیب کا خاتمہ ہوا۔

۱. رومی ۷۵۳ قبل مسیح سے ۱۴۵۳ء تک تاریخ میں نمایاں رہے جبکہ یونانی ۷۰۰۰ قبل مسیح (نیولیتھک یونانیوں) سے ۱۴۶ قبل مسیح تک پھلتے پھولتے رہے۔
۲. رومی لاطینی زبان کو اپنی سرکاری زبان کے طور پر استعمال کرتے تھے جبکہ یونان کے لوگ یونانی بولتے تھے۔
۳. یونانیوں نے عام لوگوں کے مجسمے بنائے جن کے جسم دیوتاؤں کی طرح تمثیلی تھے۔ اگرچہ رومی یونانیوں کی نقل کرتے تھے لیکن ان کا فن کہیں زیادہ فطرت پسندانہ تھا۔
۴. یونانیوں نے اپنے فنِ تعمیر میں انسانی شکل کے مجسموں کا استعمال کیا جبکہ رومیوں نے عمارت کے ڈیزائن اور تکنیک پر زیادہ توجہ مرکوز کی۔ستونوں کی مختلف شکلیں (جو آج بھی عمارتوں میں استعمال ہوتی ہیں) ان کے فنِ تعمیر کا لازمی حصہ تھیں۔
۵. یونانی پاگان دیوتاؤں پر یقین رکھتے تھے۔ رومیوں نے یونانیوں کے دیومالائی اور مذہبی نظریات کی نقل کی لیکن ان کا رومی سیٹ اپ میں ترجمہ کیا۔
۶. رومی دانشور تھے جو ریاضی اور علمیات جیسے تصورات کے جنون میں مبتلا تھے جبکہ یونانی مفکر اور فلسفی تھے۔
۷. رومیوں کا خیال تھا کہ ایک مثالی زندگی گزارنے اور ایک ماڈل شہری ہونے کی وجہ سے وہ آخرت میں دیوتا بن جائیں گے جبکہ یونانیوں کا خیال تھا کہ موت کے بعد زمین کے بعد کی زندگی شروع ہوتی ہے۔
۸. رومی ایک سیاسی نظام میں رہتے تھے جو ایک حکمران والی جمہوریت اور بادشاہت کے درمیان اتار چڑھاؤ کا شکار تھا جبکہ یونانی فطرت میں آزاد تھے اور مکمل

جمہوریت پر یقین رکھتے تھے۔

۹. یونان اور روم دونوں زرعی معیشت رکھنے کے حوالے سے جانے جاتے تھے، اس کے باوجود باشندوں کے روزگار کافی مختلف تھے۔ یونان جہاں سمندری تجارت برقرار رکھنے میں کامیاب رہا وہیں رومیوں نے فوج طور طریقے استعمال کرتے ہوئے فتح، ترقی اور پھلنے پھولنے میں کامیابی حاصل کی۔

۱۰. یونان اور روم دونوں بحیرہ روم کے ممالک ہیں جو ایک ہی عرض بلد پر پائے جاتے ہیں۔ دونوں نے شراب اور زیتون کی پیداوار میں اضافہ کیا۔ تاہم ان کے علاقے بالکل مختلف تھے۔ قدیم یونانی شہری ریاستیں پہاڑی دیہی علاقوں کے باعث ایک دوسرے سے جدا تھیں اور سب پانی کے قریب تھیں۔

حوالہ:

https://askanydifference.com/difference-between-romans-and-greeks/#:~:text=Greeks%20used%20sculptures%20of%20the,them%20into%20a%20Roman%20setup

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–2 اور 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 2 انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق —2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

چاک بورڈ پر سبق کا عنوان، 'گندھارا تہذیب' لکھیں۔ طلبہ سے پوچھیں کہ وہ اس تہذیب کے بارے میں وہ کیا جانتے ہیں۔ اب نیچے دیے گئے نقشے کا استعمال کریں اور گندھارا اور اس کے پڑوسی ممالک اور شہروں کا پتہ لگانے کے لیے کچھ طلبہ کو باری باری بلائیں۔

پوری جماعت کو بحث میں شامل کرتے ہوئے وادیِ سندھ کی تہذیب کی تفصیلات حاصل کریں جو طلبہ نے کلاس 4 میں پڑھی تھیں اور ان سے پوچھیں کہ کیا انھیں ان دونوں کے درمیان کوئی مماثلت یا فرق نظر آتا ہے۔

درج ذیل دو ویڈیوز دکھائیں:

گندھارا تہذیب سے متعلق لنکس:

https://gandhara.rferl.org/a/afghanistan-pakistan-gandhara-civiliazation/27011454.html

https://www.youtube.com/watch?v=HyqLDP-Yux0

ویڈیوز روکیں اور جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔ طلبہ کو یہ بھی بتائیں کہ گندھارا تہذیب سے متعلقہ آثارِ قدیمہ کے مقامات کے تحفظ اور بحالی کا کام کیا جارہا ہے۔ متعلقہ ویڈیو دکھائیں۔ لنک ذیل میں دیا گیا ہے۔

https://www.youtube.com/watch?v=yd4rjdjRYCU

مختلف صلاحیتیں رکھنے والے تین یا چار طلبہ پر مشتمل گروہوں تشکیل دیں اور ان سے اپنی درسی کتاب سے متعلقہ صفحات پڑھنے کو کہیں۔ ہر گروہ کو چارٹ پیپر فراہم کریں اور انھیں مندرجہ ذیل چار نکات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے 'مائنڈ میپ' بنانے کی ہدایت کریں:

- گندھارا تہذیب کا محل و وقوع
- ابتدا

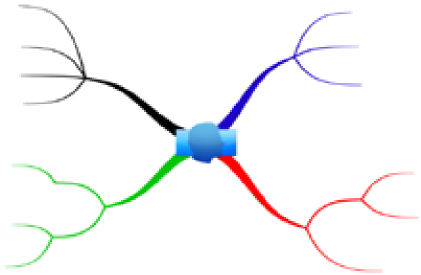

- آرٹ
- فنِ تعمیر

[ڈایاگرام]

جب تمام طلبہ جماعت میں اپنا کام پیش کرلیں تو انھیں جماعت کا چکر لگاتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے کام کا جائزہ لینے کی اجازت دیں۔ اس کے بعد وہ واپس اپنی جگہ پر جاکر اپنے کام میں کوئی اضافہ یا ترمیم کرسکتے ہیں۔

گندھارا تہذیب کے آرٹ اورفنِ تعمیر پر ایک تصویری مجموعہ (کولاج) بنایا جاسکتا ہے۔طلبہ کو گندھارا آرٹ اور اس کے فنِ تعمیر کی تصاویر لانے اور انھیں ایک بڑے چارٹ پیپر پر چسپاں کرنے کی ترغیب دیں۔ بعد ازاں وہ چارٹ پیپر جماعت میں پیش کریں۔

حوالہ برائے اساتذہ:

گندھارا تہذیب کی ابتدا کیا ہے؟

گندھارا تہذیب کی ابتدا دریائے وسطی سوات کے راستے سے ملحق تھی اور یہ دیر، کنڑ، چترال اور یہاں تک کہ پشاور تک پھیلی ہوئی تھی۔

گندھارا مشرقِ وسطیٰ، بھارت اور وسطی ایشیا کے درمیان تجارتی راستوں کے جنکشن پر تھا۔ یہ ایک ثقافتی ملاقات کی جگہ بھی تھی جس سے خطے میں تنوع آیا۔ یہ آغاز میں ساتویں اور پندرھویں صدی عیسوی میں سلطنت فارس کے تحت تھا اور پھر سکندرِ اعظم نے اسے ساتویں صدی عیسوی میں فتح کیا۔

گندھارا آرٹ (Gandhara art)

گندھارا اپنے منفرد طرز کے بدھ مت آرٹ کی وجہ سے مشہور ہے جو دراصل فارسی، شامی، ہندوستانی اور یونانی فن کا مجموعہ ہے۔ یہ ترقی اور انضمام پارتھیائی دور میں 50 قبل مسیح سے 75 عیسوی تک ہوا۔

اس دور کے فنکاروں نے بدھ کے بہت سے مجسموں کو حقیقت پسندانہ انداز میں بنایا۔ بدھ کی نمائندگی یونانی دیوتا اپالو کی طرح کی گئی جس میں جوانی کی خوشگوار خصوصیات اور بل کھاتے ہوئے بال تھے۔ بدھ کی شخصیات رومی سلطنت کے مجسموں کی طرح ملبوسات میں ملبوس تھیں۔

گندھارا فنِ تعمیر (Gandhara architecture)

گندھارا کا فنِ تعمیر زیادہ تر مقامی خصوصیات سے متاثر تھا اور یہ ہندوستانی ومغربی دونوں طرز سے مماثلت بھی ظاہر کرتا ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ نے جو اہم تعمیراتی نشانات دریافت کیے ہیں وہ بدھ مت کے اسٹوپوں اور عیسائی خانقاہوں کی مذہبی باقیات ہیں۔

گندھارا تہذیب کے کھنڈرات پورے شمالی پاکستان میں پائے جاتے ہیں۔ تاہم ٹیکسلا، پشاور اور وادی سوات میں اس زیادہ تر ورثے کو بچالیا گیا ہے۔ وکی پیڈیا کے مطابق، گندھارا میں پتھر کے دور کے انسانی باشندوں کی موجودگی کے شواہد موجود ہیں، کیونکہ پتھر کے کچھ اوزار اور جلی ہوئی ہڈیاں غاروں میں مردان کے قریب سانگھاؤ میں دریافت کی گئیں۔ یہ نوادرات تقریباً 15,000 سال پرانے ہیں۔ یہ تہذیب علم، مذہب، فن اور تاریخ میں انسانی ترقی کی علامت ہے۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 3–4 اور 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 4 انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 4–5 انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 4.2: پاکستان کے عظیم راہنما (The great leaders of Pakistan)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- قومی ہیرو (قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ، سرسیّد احمد خان، بیگم رعنا لیاقت علی، بیگم جہاں آرا شاہنواز) کی خدمات جان سکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

مابین، غلط فہمی، بغاوت، پسماندگی، تہذیب الاخلاق، وکالت، مفاد، میثاق، تپ دق، سوگوار، دارِ فانی، کوچ، فروغ، اقتصادی، رضا کار، سفیر، مشعلِ راہ

منصوبہ بندی برائے سبق—1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

سرسیّد احمد خان (Sir Syed Ahmed Khan)

بورڈ پر سرسیّد احمد خان کی تصویر لگائیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ یہ کون ہیں۔ اگر طلبہ ان سے واقف ہیں تو ان کے بارے میں اور پاکستان کی تشکیل میں ان کے کردار سے متعلق مزید جاننے کے لیے سوالات پوچھیں۔

طلبہ کو مندرجہ ذیل ویڈیو (سرسید احمد خان کی سوانح حیات) دکھائیں۔

لنک: سرسید احمد خان

https://youtu.be/wP9DGgjEgZ0

ویڈیو دہرائیں، درمیان میں ٹھیریں، وضاحت کریں اور طلبہ سے نقطہ وار اور مختصر فقروں کا استعمال کرتے ہوئے نوٹ بنانے کو کہیں۔

(اس سرگرمی سے پہلے طلبہ کو نوٹ لینے کی سادہ مہارت کی وضاحت کریں، اور ویڈیو دکھاتے ہوئے وقفہ لیں اور دکھائیں کہ نوٹس کیسے لیے جانے چاہیئں۔)

طلبہ کے ساتھ صفحہ 37 پڑھیں، جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

طلبہ سے کہیں کہ وہ سرسیّد احمد کی پیدائش سے شروع کرتے ہوئے ایک ٹائم لائن بنائیں جس میں ان کے کارہائے نمایاں اور ان کے انتقال کے سال کو اجاگر کیا جائے۔ طلبہ جوڑوں میں کام کرسکتے ہیں اور اس سرگرمی کے لیے اپنی درسی کتاب اور نوٹس سے مدد لے سکتے ہیں۔ کام کو مزید دلچسپ بنانے کے لیے طلبہ سے کہیں کہ وہ خانوں میں رنگ بھریں اور ایک کلید بھی بنائیں (پیدائش۔۔۔کارنامے۔۔موت)

قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ (Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah)

’بانی پاکستان‘ کے بارے میں طلبہ کی پیشگی معلومات کا جائزہ لینے اور ان کی جستجو بڑھانے کے لیے KWL حکمت عملی کا استعمال کریں۔

موضوع: قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

KWL		
مجھے کیا معلوم ہے	مجھے کیا جاننا ہے	میں نے کیا سیکھا

سبق کی تیاری کے لیے طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے والدین اور دادا کا انٹرویو کریں اور قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔ وہ معلومات کو نقطہ وار لکھ سکتے ہیں جسے اس سبق کے لیے استعمال کیا جائے۔

مندرجہ ذیل ویڈیو دکھائیں، ٹھہریں اور جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

لنک: قائد اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ

https://www.youtube.com/watch?v=jPlF9y-BSU8

طلبہ کے ساتھ صفحہ 38 پڑھیں، قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی جدوجہد کے مختلف پہلو اجاگر کریں۔

ذیل میں دی گئی ویڈیو کراچی میں قائد کے مزار اور عجائب گھر کا ورچوئل ٹور پر مشتمل ہے۔ اسے طلبہ کو بھی دکھائیں۔

لنک: قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اور عجائب گھر (ٹور)

https://www.youtube.com/watch?v=Rh3lL83Ws7w

طلبہ سے پوچھیں کہ کیا وہ قائد کے کسی قول کو جانتے ہیں۔ طلبہ کے پیش کردہ اقوال کی اہمیت، موقع اور اس میں پوشیدہ پیغام پر تبادلۂ خیال کریں۔

قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل اقوال طلبہ کے ساتھ شیئر کریں اور ان کی تفہیم کی جانچ کرنے کے لیے سوالات پوچھیں اور پھر مختصراً وضاحت کریں۔

اہم نکات اور اقوال چارٹ پیپرز پر رکھا جائے، قائد کی متعلقہ تصاویر سے سجایا جائے (طلبہ کو تصویر اکٹھا کرنے میں حصہ ڈالنا چاہیے) اور پھر کلاس روم میں دکھایا جائے۔

مشہور اقوال (Famous quotes)

- ”ایمان، نظم و ضبط اور اپنے فرض سے بے لوث عقیدت ہو تو ایسی کوئی قابل قدر چیز نہیں ہے جسے حاصل کرنا ناممکن ہو۔“
- ”فیصلہ لینے سے پہلے ۱۰۰ بار سوچیں، لیکن ایک بار جب فیصلہ کرلیں تو پھر اس پر جم جائیں۔“
- ”میں ناکامی کے لفظ سے واقف نہیں۔“
- ”کوئی بھی قوم اس وقت تک عروج حاصل نہیں کرسکتی جب تک اُس کی عورتیں مردوں کی شانہ بشانہ نہ ہوں۔“
- ”بہترین کی توقع کرو، بدترین کے لیے تیار رہو۔“
- ”کوئی جدوجہد اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اس کے مرد اور خواتین شانہ بشانہ حصہ نہ لیں۔“
- ”آپ کو اسلامی جمہوریت، اسلامی سماجی انصاف اور اپنے آبائی خطے میں بھائی چارے کی مساوات کی ترقی اور دیکھ بھال پر پہرہ دینا ہوگا۔“

- ”اسلام ہر مسلمان سے یہ فرض ادا کرنے کی توقع کرتا ہے اور اگر ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس ہوجائے تو وہ وقت جلد آ جائے گا جب ہم اپنے آپ کو ایک شاندار ماضی کے لائق ثابت کریں گے۔“
- ”حال ہی میں برصغیر میں پیش آنے والے افسوس ناک واقعات جیسی پریشانیاں اور قربانیاں دیکھے بغیر کوئی قوم آزادی حاصل نہیں کرسکتی۔“
- ”ہم برے رسم و رواج کا شکار ہیں۔ یہ انسانیت کے خلاف جرم ہے کہ ہماری خواتین قیدیوں کی طرح گھروں کی چار دیواری کے اندر بند رہیں۔ ہماری خواتین جن حالات میں رہ رہی ہیں، دنیا میں کہیں بھی اس کا کوئی جواز نہیں۔“
- ”پاکستان کا مطلب نہ صرف آزادی اور خودمختاری ہے بلکہ مسلم نظریہ بھی ہے جسے محفوظ رکھنا ہے، جو ہمارے لیے ایک قیمتی تحفے اور خزانے کی مانند ہے اور ہمیں امید ہے کہ دوسرے ہمارے ساتھ اشتراک کریں گے۔“

حوالہ:

https://kids.kiddle.co/Muhammad_Ali_Jinnah

کلاس ورک: طلبہ ’آزمائشی مشق‘ سے سوال نمبر 1 کرسکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ ’آزمائشی مشق‘ سے سوال نمبر 2 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق—2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

خراجِ عقیدت (Tribute)

پاکستان سمیت دنیا بھر میں دیگر اقوام اور عوام محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو کئی حوالوں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں عقیدت کا اظہار کرنے کے لیے انھیں ”قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ (عظیم راہنما) اور ”بابائے قوم“ کہا جاتا ہے۔ اُن کی تصویر بینک نوٹوں اور سکوں پر موجود ہوتی ہے۔ کراچی کے بین الاقوامی ہوائی اڈے کا نام ان کے نام پر رکھا گیا ہے۔ 1998ء میں کراچی میں تعمیر ہونے والی ایک نئی یونیورسٹی کا نام ’محمد علی جناح یونیورسٹی‘ رکھا گیا۔ اسلام آباد میں ایک اور یونیورسٹی ہے جسے ’قائدِ اعظم یونیورسٹی‘ کہا جاتا ہے۔

پاکستان اور دیگر جگہوں پر بہت سے دوسرے مقامات اور ادارے ان کا نام رکھتے ہیں۔مثال کے طور پر ترکی میں ایک اہم سڑک کا نام ان کے نام پر رکھا گیا ہے۔ ایران کے دارالحکومت تہران کی ایک شاہراہ بھی ان کے نام پر ہے۔ ممبئی میں ایک عوامی ہال ہے جس کا نام محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ’جناح ہال‘ رکھا گیا ہے۔

حالیہ برسوں میں ان کی زندگی اور ان کے کام کی یاد میں ’جناح‘ کے نام سے ایک سوانحی فلم بنائی گئی تھی۔ ان کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور انھیں بے شمار ٹیلی ویژن پروگراموں میں بھی اکثر یاد کیا جاتا ہے۔

قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سبق کے اختتام پر طلبہ کو اپنے KWL چارٹ کا تیسرا کالم بھرنے کے لیے مناسب وقت فراہم کریں۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز اور بیگم رعنا لیاقت علی خان (Begum Jahan Ara Shahnawaz & Begum Rana Liaquat Ali Khan)

طلبہ کو صفحہ 39 پر موجود شخصیات کی تصویریں دکھائیں اور ہر ایک کے بارے میں مختصر متن کی بلند خوانی کریں۔طلبہ کو بتائیں کہ وہ اپنی پسند کی شخصیات میں سے ایک کا کردار ادا کریں گے۔سرسیّد احمد خان کو بھی اس فہرست میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

طلبہ اپنی منتخب کردہ شخصیت کی طرح لباس پہنیں اور ان کی شخصیت اور پاکستان کے لیے ان کے کردار کے بارے میں ایک مختصر تقریر تیار کریں۔ وہ دلچسپ تفصیلات تلاش کرنے کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کرسکتے ہیں جسے بعد ازاں جماعت میں پیش کیا جائے۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 4–5 کرسکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 'ب' انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 4.3: حصولِ پاکستان کا سفر (Journey towards Pakistan)

منصوبہ بندی برائے سبق —1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

طلبہ کے ساتھ ٹائم لائن کا جائزہ لیں۔

چار چار طلبہ پر مشتمل گروہ چارٹ پیپر پر اپنی ٹائم لائن بنا سکتے ہیں اور متعلقہ تصاویر چسپاں کرسکتے ہیں۔ ہر گروہ مختلف طریقے کا استعمال کرسکتا ہے۔ چارٹ آویزاں کیے جانے کے بعد طلبہ اپنے گروہوں کے ساتھ 'گیلری واک' کرسکتے ہیں اور 'دو خوبیاں ایک تجویز' کا طریقہ استعمال کرتے ہوئے اس کے بارے میں دو مثبت باتیں اور ایک بہتری کی تجویز لکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد اساتذہ جماعت کے ساتھ ہر گروہ کے تبصرے شیئر کرسکتے ہیں۔

تحریکِ پاکستان میں صوبوں کا کردار (Role of provinces in Pakistan movement)

بورڈ پر پاکستان کا نقشہ لگائیں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ پاکستان کے مختلف صوبوں کی شناخت کریں اور ان کا نام بتائیں۔ طلبہ کو آگاہ کریں کہ پاکستان کو ایک علیحدہ وطن بنانے میں تمام صوبوں نے اہم کردار ادا کیا ہے اور پاکستان کی تشکیل میں ہر صوبے کے راہنماؤں اور عوام کے تعاون کو سمجھنے کے لیے ہم باری باری تمام صوبوں کے بارے میں پڑھیں گے۔

طلبہ کے ساتھ متعلقہ صفحات پڑھیں اور اہم نکات پر تبادلۂ خیال کریں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ ان عظیم لوگوں کی تصاویر اکٹھا کریں جنھوں نے پاکستان کو ایک آزاد قوم بنانے میں حصہ لیا اور سب طلبہ مل کر تصویری مجموعہ (کولاج) تیار کریں۔

حوالہ برائے اساتذہ

پاکستان 1947ء میں قائم ہوا۔ یہ جنوبی ایشیا کے تمام حصوں میں رہنے والے مسلمانوں کی ایک طویل اور انتھک کوشش کا نتیجہ تھا۔ جنوبی ایشیا کے تمام صوبوں کے مسلمانوں نے پاکستان کی تشکیل کے لیے قربانیاں دیں۔

سندھ: صوبہ سندھ کو جنوبی ایشیا میں 'باب الاسلام' یعنی 'اسلام کا دروازہ' بھی کہا جاتا ہے کیونکہ برصغیر میں اسلام اسی خطے کے ذریعے آیا تھا۔ انگریزوں نے 1843ء میں سندھ پر قبضہ کرلیا۔ بعد ازاں اسے بمبئی کا انتظامی حصہ بنا دیا گیا۔ اس نے 1935ء میں ایک علیحدہ صوبے کا درجہ دوبارہ حاصل کیا۔ مسلم لیگ کا پہلا سالانہ اجلاس 1907ء میں کراچی میں منعقد ہوا۔ مسلم لیگ سندھ شاخ نے پہلی بار مسلم اکثریتی صوبوں میں مسلم حکومت کے قیام کا مطالبہ کیا۔ سندھ کے عوام نے تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تحریکِ پاکستان میں سندھ مدرسۃ الاسلام اور نور محمد اسکول کے طلبہ نے بھی بڑے جوش و خروش سے شرکت کی۔

سندھ نے ہمیشہ پاکستان کی جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا اور کبھی برطانوی راج کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے۔ سندھ کے مسلمانوں نے سیّد احمد شہید بریلوی کی قیادت میں تحریکِ جہاد کی حمایت کی۔ تحریکِ جہاد شروع ہوئی تو سندھ کے مسلمانوں نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ انھوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف بھی جنگ لڑی۔

بلوچستان: بلوچستان کی حیثیت مختلف تھی۔ یہ ایک ایسے خطے پر مشتمل تھا جو چیف کمشنر کے ماتحت تھا اور اس کی چار آزاد ریاستیں تھیں۔ بلوچستان کے بہادر عوام نے برطانوی راج کے دوران بھی اپنی آزادانہ شناخت برقرار رکھی۔ جب قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان سے رابطہ کیا تو انھوں نے ان کی اپیل پر مثبت ردعمل دیا اور قاضی محمد عیسیٰ نے بلوچستان میں مسلم لیگ قائم کی۔ بلوچستان کے دیگر کئی معروف راہنما بھی تھے جنھوں نے تحریک پاکستان کی حمایت کی اور ان میں تعاون کیا۔ ان میں میر جعفر خان جمالی، میر قادر بخش جعفری، سردار باز خان اور نواب محمد خان جوگیزئی شامل تھے۔ 21 مارچ 1941ء کو کوئٹہ میں یوم پاکستان منایا گیا۔ 1947ء میں بلوچستان کے شاہی جرگہ نے بھی پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔

خیبر پختونخوا: انگریزوں نے جان بوجھ کر اس صوبے کو پسماندہ رکھا۔ 1928ء میں قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس صوبے میں اصلاحات کا مطالبہ کیا۔ ابتدائی طور پر سرحد کانگریس کا گڑھ تھا۔ سردار اورنگزیب خان کی کوششوں سے 1939ء میں ایبٹ آباد میں مسلم لیگ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اسلامیہ کالج اور ایڈورڈ کالج کے طلبہ تحریکِ پاکستان کی اولین صفوں میں موجود تھے۔ ان قربانیوں اور کوششوں کی وجہ سے کانگریس نے صوبے پر اپنا کنٹرول کھو دیا اور 1947ء میں یہ پاکستان کا حصہ بن گیا۔

پنجاب: اگرچہ پنجاب مسلم اکثریتی صوبہ تھا لیکن اورنگ زیب عالمگیر کی موت کے بعد یہ سکھ حکومت کے ماتحت آ گیا۔ 1849ء میں پنجاب پر انگریزوں نے قبضہ کرلیا۔ پنجاب ایک بڑا صوبہ تھا جس نے متعدد مفکرین، علما اور صوفیا پیدا کیے جنھوں نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ ڈالا۔ ایک عظیم مفکر اور فلسفی علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی بار جنوبی ایشیا میں ایک مسلم ریاست کا تصور پیش کیا۔

1940ء میں قرارداد پاکستان لاہور میں پیش کی گئی اور اس قرارداد کے بعد تحریک پاکستان نے زور پکڑا اور پاکستان کی تشکیل حقیقت بن گئی۔ پورے پنجاب کے طلبہ نے مسلم لیگ کا پیغام پہنچانے کے لیے دن رات حمایت کی اور کام کیا۔ لاہور کی بہادر لڑکی صغریٰ آفتاب نے پنجاب سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا پرچم لہرادیا۔

حوالہ:

https://brainly.in/question/22200754

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1-2 اور 'ب' کرسکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1-2 انجام دے سکتے ہیں۔

باب ۵

جغرافیہ (Geography)

سبق 5.1: نقشوں کا تعارف (Introduction to map)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- نقشے اور اسے پڑھنے کے لیے بولٹس (BOLTS) کی اصطلاح بیان کرسکیں۔
- نقشے کی مختلف اقسام کی نشان دہی کرسکیں، مثلاً سڑکوں کے نقشے، سیاحتی نقشہ، موسمی نقشے، سیاسی نقشے، طبعی نقشہ۔
- خاکے کی مدد سے عرض بلد، طول بلد اور ٹائم زون کی خصوصیات کی نشان دہی کرسکیں۔
- نقشے پر کسی مقام کو تلاش کرنے کے لیے عرض بلد اور طول بلد کا استعمال عمودی اور افقی گرڈ لکیروں سے کرسکیں۔
- نقشے کو پڑھنے کے لیے پیمانے کی تعریف اور اس کی اقسام کو خاکوں کی مدد سے بیان کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

عناصر، خصوصیات، کلید، پیمانہ، فریم، قطب نما، علامتی، خدوخال، رقبہ، کسری پیمانہ، تناسب، خطی پیمانہ، طبعی خصوصیات، سمت شناسی، کرۂ ارض، خطِ استوا، نصف کرہ، عرض بلد، طول بلد، متوازی، ماپنا، منطقۂ حارہ سرطان، منطقۂ حارہ جدی، نصف النہار، اساسی خطوط، ٹائم زون

منصوبہ بندی برائے سبق — 1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

مطلوبہ مواد: ہر گروہ کے لیے ایک گلوب، جماعت کے لیے دنیا کا ایک بڑا نقشہ اور ہر طالب علم کے لیے دنیا کا ایک خالی نقشہ

گلوب کی دستیابی کے لحاظ سے طلبہ کو چار یا چھ کے گروہوں میں رکھیں۔ یہ ضروری ہے کہ طلبہ اسے گھمائیں اور دنیا میں جگہوں کا پتہ لگائیں۔ اس سے ان پر دنیا کے گول ہونے اور براعظموں اور سمندروں کے تناسب کا تصور واضح ہوگا۔

مندرجہ ذیل ویڈیوز دکھائیں جو زمین پر مختلف خیالی لکیروں کی وضاحت کرتی ہیں۔

لنک: نصف کرہ اور عرض بلد اور طول بلد کی لکیریں

https://study.com/academy/lesson/four-hemispheres-of-the-world-definition-map.html

https://ees.leusd.k12.ca.us/apps/video/watch.jsp?v=161027

(پہلی ویڈیو میں زمین کی اپنے محور پر گردش اور اس کے اثرات (دن رات، بدلتے موسم وغیرہ) دکھائے گئے ہیں۔ طلبہ کی دلچسپی بڑھانے کے لیے پوری ویڈیو دکھائیں۔ تاہم، جماعت میں گفتگو اور وضاحت کے دوران کتاب کے مواد پر زیادہ توجہ دیں۔

اب طلبہ کو اپنی دنیا کے مختلف براعظموں، ممالک اور سمندروں کی تلاش اور تلاش کرنے کا کہیں۔ ان سے کہیں کہ وہ پاکستان، اس کے پڑوسی ممالک، اس کے ساتھ والے سمندر اور سمندر کا پتا لگائیں۔

اساتذہ کے لیے معلومات:

شمالی اور جنوبی نصف کرہ (North and South pole)

زمین کو عام طور پر خطِ استوا کے ساتھ تقسیم کیا جاتا ہے، جو ایک خیالی لکیر ہے اور زمین کے وسط کے اردگرد افقی طور پر چلتی ہے۔ خطِ استوا کے ذریعے دو نصف کرہ، شمالی اور جنوبی نصف کرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ خطِ استوا کی اوپری جانب ہر چیز شمالی نصف کرہ میں آتی ہے جبکہ خط استوا سے نیچے کی ہر چیز جنوبی نصف کرہ میں ہے۔

اگر آپ دنیا کے نقشے پر نظر ڈالیں تو خطِ استوا کے اوپر بہت سا زمینی علاقہ ہے۔ تین براعظم ایشیا، یورپ اور شمالی امریکا مکمل طور پر شمالی نصف کرہ میں ہیں۔ خطِ استوا کی خیالی لکیر براعظم افریقا اور جنوبی امریکا کے کچھ حصوں سے بھی گزرتی ہے، لہٰذا ان دونوں براعظموں کے کچھ حصے شمالی نصف کرہ میں بھی واقع ہیں۔ دراصل، کرۂ ارض کی کُل زمین کا 68 فیصد حصہ شمالی نصف کرہ میں واقع ہے۔ زمین کی زیادہ تر آبادی، یعنی تقریباً چھ ارب سے زیادہ، جو کُل عالمی آبادی کا تقریباً 90 فیصد ہے، شمالی نصف کرہ میں آباد ہے، جبکہ صرف 10 فیصد آبادی جنوبی نصف کرہ میں میں رہتی ہے۔

آسٹریلیا اور انٹارکٹیکا کے براعظم جنوبی نصف کرہ کے علاوہ افریقا اور جنوبی امریکا کے کچھ حصوں میں بھی واقع ہیں۔ جنوبی نصف کرہ میں چونکہ زمین کم ہے اس لیے شمالی نصف کرہ کے مقابلے میں بہت زیادہ پانی ہے۔ اگر آپ دنیا کو دیکھیں تو جنوبی نصف کرہ کا تقریبا 80 فیصد حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے جبکہ پانی شمالی نصف کرہ کے تقریباً 60 فیصد حصے پر محیط ہے۔

وضاحت کے لیے کتاب میں موجود نقشوں کا حوالہ دیں۔

نقشے کی خصوصیات (Features of map)

چاک بورڈ پر BOLTS لکھیں اور طلبہ کی جانب سے لائے گئے کچھ چارٹ بھی لگائیں۔

اب طلبہ کو مندرجہ ذیل ویڈیو دکھائیں۔ آپ ویڈیو کو دو یا تین باری پلے کرسکتے ہیں، تاکہ طلبہ اس کا مواد سمجھ کر یاد رکھ سکیں۔

لنک:

https://www.youtube.com/watch?v=7Bt1UgwEUIQ

باری باری طلبہ کو بلائیں اور ان سے کہیں کہ وہ کلاس میں موجود نقشوں پر سرحد، سمت، کلید، عنوان اور پیمانے کی نشاندہی کریں۔ وضاحت کریں کہ یہ عناصر نقشے اور اس کے احاطہ کردہ علاقے کے بارے میں مخصوص معلومات فراہم کرتے ہیں اور نقشے کو بہتر طور پر سمجھنے میں بھی ہماری مدد کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا خصوصیات میں سے ہر ایک کی وضاحت کریں۔ صفحہ نمبر 46 اور 47 پڑھیں۔

طلبہ کو بتائیں کہ سمت سب سے اہم عنصر ہے۔ قطب نما گلاب کی تصویر کا استعمال کرتے ہوئے مختلف سمتوں کی وضاحت کریں۔

ڈوری کی مدد سے صفحہ 53 پر دی گئی پیمائش کی سرگرمی مکمل کریں۔

نقشوں کی مختلف اقسام (Types of maps)

طلبہ کی گزشتہ معلومات کا جائزہ لینے اور موضوع کے بارے میں ان کے سوالات جاننے کے لیے KWL حکمتِ عملی کا استعمال کریں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ پہلے کالم 'مجھے کیا معلوم ہے' میں وہ سب کچھ بھریں جو وہ نقشوں کے بارے میں جانتے ہیں اور پھر جو وہ جاننا چاہتے ہیں یا ان کے ذہن میں اس حوالے سے اگر

کوئی سوالات ہوں تو دوسرے کالم 'مجھے کیا جاننا ہے' میں وہ درج کریں۔

KWL		
مجھے کیا معلوم ہے	مجھے کیا جاننا ہے	میں نے کیا سیکھا

نقشوں کو کئی طریقوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ نیوی گیشن یعنی راستے معلوم کرنے، سرحدوں کی نشاندہی، سروے، کسی جگہ کی طبعی خصوصیات واضح کرنے، اورکسی شہر کا خاکہ اس کے اہم راستوں، پارکوں، پہاڑیوں وغیرہ کے ساتھ دکھانے کے لیے ضروری ہیں۔ کچھ نقشے کسی مخصوص موضوع کے بارے میں معلومات دیتے ہیں۔نقشوں کی اور بھی بہت سی مختلف اقسام ہیں۔نقشہ جتنے بڑے علاقے کا احاطہ کرتا ہے، اس میں غلطیوں کے امکانات زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔

1۔ دنیا کا تھری ڈی فزیکل میپ

طلبہ کو دنیا کا نقشہ دکھائیں اور ان سے پوچھیں کہ نقشہ کیا دکھاتا ہے۔ (پہاڑ، میدان، دریا، صحرا وغیرہ - ایک رنگین نقشے پر اونچے پہاڑ گہرے بھورے رنگ سے، چھوٹے پہاڑ ہلکے رنگ سے، بحیرے گہرے نیلے رنگ سے، سمندر اور دریا ہلکے نیلے رنگ سے، میدان عام طور پر سبز اور صحرا ہلکے بھورے رنگ سے دکھائے جاتے ہیں)۔صفحہ 56 پر پاکستان کا طبعی نقشہ دکھا کر مزید وضاحت کریں۔

2۔ دنیا کے مختلف ممالک کی حدود دکھانے والا سیاسی نقشہ

سیاسی نقشہ زمین کی کسی طبعی خصوصیات کی نشاندہی نہیں کرتا۔ وہ ریاستوں اور ممالک کی حدود کی نشاندہی کرتا ہے۔مختلف ممالک عام طور پر مختلف رنگوں میں ہوتے ہیں۔ اس میں دارالحکومت اور بڑے شہروں کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے۔

صفحہ 48 پر پاکستان کے سیاسی نقشے کا حوالہ دیں اور طلبہ سے کہیں کہ وہ پاکستان کی سرحد کو دیکھیں اور اس کے پڑوسی ممالک کا پتا لگائیں۔

3۔ روڈ میپ

ہم زیادہ تر سڑک کے نقشے استعمال کرتے ہیں۔ وہ چھوٹی اور اہم سڑکوں کے ساتھ ساتھ شاہراہوں اور ریلوے کو بھی دکھاتے ہیں۔ یہ نقشے اہم نشانات اور مقامات جیسے اسپتالوں، اسکولوں، ہوائی اڈے، پارکوں اور دلچسپی کے دیگر مقامات کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔

4۔موضوعاتی نقشہ

مندرجہ بالا موضوعاتی نقشہ آب و ہوا کا نقشہ ہے۔ یہ دنیا بھر کی آب و ہوا کی طرف اشارہ کرتا ہے جو مختلف علاقوں کی آب و ہوا اور بارش کے بارے میں عمومی معلومات فراہم کرتی ہے۔مختلف آب و ہوا یا برسات کے علاقوں کو دکھانے کے لیے الگ الگ رنگ استعمال کیے جاتے ہیں۔موضوعاتی نقشوں کی مزید وضاحت کے لیے درسی کتاب کے صفحہ 52 پر آبادی کی کثافت کے نقشے کا بھی حوالہ دیں۔

5۔ جغرافیائی نقشے

پاکستان کا محل و وقوع اور جغرافیائی شکل

جغرافیائی نقشہ خدوخال واضح کرنے والے خطوط پر مشتمل ہوتا ہے جو زمین سے بلند ہونے یا سطح سے نیچے ہونے (عموماً سطحِ سمندر) کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے پہاڑوں کی شکل اور اونچائی، ڈھلوانوں کی تیز رفتاری اور سمندروں یا سمندروں کی گہرائیوں کو دکھانا ممکن ہوتا ہے۔

نیوی گیشنل چارٹ (Navigational chart)

ہوائی یا سمندری سفر کے لیے نیوی گیشنل نقشے یا چارٹ ضروری ہیں کیونکہ ان چارٹس میں ایسی معلومات شامل ہوتی ہیں جو حادثات سے بچنے کے لیے اہم ہیں۔ ان میں پانی کے اندر اور آس پاس زمینی خصوصیات کے بارے میں معلومات ہوتی ہیں، جیسے چٹانیں، ڈوبی ہوئی چٹانیں وغیرہ۔

سبق آگے بڑھاتے ہوئے، طلبہ سے مختلف اقسام کے نقشے لانے اور انھیں جماعت میں آویزاں کرنے کے لیے کہیں۔ اختتام پر طلبہ سے کہیں کہ وہ سبق سے حاصل ہونے والی معلومات کا جائزہ لینے کے لیے اپنے KWL چارٹ کا تیسرا کالم بھریں۔ 'مختلف اقسام کے نقشوں' پر سبق مکمل کرنے کے بعد مندرجہ ذیل مشقیں دی جاسکتی ہیں۔

سمندروں اور براعظموں کی پہچان (Identifying oceans and continents)

طلبہ سے پوچھیں کہ وہ 'گرڈ' سے کیا سمجھتے ہیں۔ ان کے جوابات لیں اور پھر انھیں ایک سادہ گرڈ اور گرڈ کی مدد سے جگہوں کی شناخت کرنے کے طریقے سے متعلق درج ذیل ویڈیو دکھائیں۔ تھوڑی سی وضاحت کے بعد ویڈیو کو روکیں اور پھر طلبہ سے کہیں کہ روکی گئی ویڈیو میں نظر آنے والے نقشے پر باقی جگہوں کا پتا لگانے میں مدد کریں۔ جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

تمام طلبہ کو دنیا کا ایک خالی نقشہ فراہم کریں۔ ان سے مختلف براعظموں اور سمندروں میں رنگ کرنے اور اُن کا نام درج کرنے کا کہیں۔ جب وہ دیا گیا کام مکمل کرلیں تو انھیں ہدایت کریں کہ وہ صحیح پیمائش کے لیے کسی پیمانے کا استعمال کرتے ہوئے اس پر اپنا گرڈ بنائیں۔ اساتذہ طلبہ سے چھوٹے چوکور خانوں کے ساتھ یا صفحہ 45 پر بنائے گئے گرڈ کی مانند گرڈ بنانے کو کہہ سکتے ہیں۔ اس کے بعد طلبہ صفحہ 45 پر دیے گئے سوالات کے جوابات تلاش کریں اور انھیں اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی کے ساتھ شیئر کریں۔

لنک: نقشہ کا گرڈ https://www.youtube.com/watch?v=r8kOZkiJI8M

گرڈ سسٹم کیا ہے؟ (What is grid system)

افقی اور عمودی لکیروں یا عرض بلد اور طول بلد کا ایک جال جو نقشے یا گلوب پر کھینچا جاتا ہے، اسے گرڈ سسٹم کہا جاتا ہے۔ گرڈ سسٹم نقشوں کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ کسی جگہ کا محل و وقوع بتانے کے لیے اس کے عرض بلد اور طول بلد کے ملنے کا مقام دیکھا جاتا ہے۔

نقشے پر گرڈ لائنیں ہمیں نقشے پر مختلف مقامات کا پتا لگانے میں مدد کرتی ہیں۔ عمودی طور پر چلنے والی لکیروں کو eastings کہا جاتا ہے۔ ان کی تعداد مشرق کی طرف بڑھتی ہے۔ افقی لکیروں کو شمال کی سمت ان کی تعداد بڑھنے کے ساتھ northing کہا جاتا ہے۔

گرڈ نقشہ پڑھنے کا طریقہ

گرڈ کا حوالہ لیتے وقت، ہمیشہ نقشے کے نیچے یا اوپر کے ساتھ بائیں سے دائیں پہلے پڑھیں اور پھر نقشے کے کنارے نیچے سے اوپر تک پڑھیں۔

صفحہ 46 اور 47 پر دیے گئے متن کی بلند خوانی کریں۔ ان صفحات پر دیے گئے نقشوں کی مدد سے وضاحت کریں۔

حوالہ: https://lisbdnet.com/what-is-a-grid-system-on-a-map/

پاکستان کی جیو اسٹریٹیجک اہمیت (Geostrategic importance of Pakistan)

جیو اسٹریٹیجک یا جغرافیائی تزویراتی اہمیت سے مراد یہ ہے کہ کوئی ملک اپنے جغرافیائی محل و وقوع کی وجہ سے کس قدر اہمیت رکھتا ہے۔

پاکستان جس خطے میں واقع ہے وہ فوجی، سیاسی اور معاشی لحاظ سے نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان ایشیا کے چوراہے پر ہے جہاں مشرق میں اس کا ہمسایہ ملک بھارت ہے، شمال میں چین اور مغرب میں افغانستان اور ایران ہیں۔ یہ جنوبی ایشیا اور جنوب مغربی ایشیا کے درمیان ایک پل ہے۔ پاکستان کے ذریعے چین بحر ہند اور بحیرۂ عرب تک راستہ حاصل کرتا ہے۔

جنوبی ایشیا میں پاکستان کا محل و وقوع بہت اہم ہے کیونکہ یہ جنوبی، وسطی اور مغربی ایشیا کے جنکشن پر واقع ہے اور مغربی چین کے علاوہ وسطی ایشیا کے تمام زمینی ممالک کے لیے سمندر تک کم ترین رسائی فراہم کرتا ہے۔ CPEC کے فعال ہونے کے بعد پاکستان کی معیشت میں تیزی سے بہتری آئے گی۔

نیچے دیے گئے نقشے کی مدد سے بہت طویل سمندری راستوں اور مختصر زمینی راستوں کی وضاحت کریں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1-2 کر سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 3 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق — 2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

طول بلد اور ٹائم زون (Longitude and timezones)

طلبہ سے پوچھیں کہ جب گھڑیاں نہیں تھیں تو لوگ وقت کیسے معلوم کرتے تھے؟ طلبہ کے جوابات لیں اور وضاحت کریں کہ اولین معلوم آلہ، سن ڈائل تھا۔ لوگوں نے اس سائے کو دیکھا جو دن گزرنے کے ساتھ ساتھ تشکیل پاتا تھا اور تقریباً وقت بتانے کے قابل ہوتا تھا۔ وقت کی شناخت بتدریج زیادہ درست ہوتی گئی کیونکہ بہتر سے بہتر سن ڈائل ایجاد کیے گئے۔

چودھویں صدی میں میکانیکی گھڑیاں ایجاد کی گئیں اور اس کے بعد لوگوں نے اپنی گھڑیوں میں مقامی وقت کے تعین کے لیے دوپہر کے وقت کی مدد لی جب سورج سب سے زیادہ بلند پر ہوتا ہے۔ تاہم اٹھارویں صدی میں ٹرین کی ایجاد سے لوگ طویل فاصلے طے کرنے لگے تو وہ وقت کے بارے میں الجھنے لگے اور سوچنے لگے کہ ایک معیاری وقت ہونا چاہیے۔

جماعت میں گفتگو شروع کریں اور پھر درج ذیل معلومات طلبہ کے ساتھ شیئر کریں:

جب لوگ اپنے علاقے سے بہت دور سفر کرتے تھے تو وہ دن کے وقت کے بارے میں الجھ جاتے تھے۔ انیسویں صدی میں مختلف ممالک کے نمائندوں نے اس کا حل تلاش کرنے کے لیے انگلستان کے مقام گرینچ میں ملاقات کی۔ اس کے بعد انھوں نے زمین کو 24 علاقوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا جن میں سے ہر ایک

15° طول بلد پر محیط تھا۔ ہر علاقہ ایک علیحدہ ٹائم زون ہے۔ گرینچ کو مرکز کے نقطہ کے طور پر لیا گیا تھا۔

طلبہ کو گرینچ لائن یا پرائم میریڈین کے ساتھ عالمی نقشہ دکھائیں۔

180° طول بلد پر تاریخ تبدیل ہوجاتی ہے۔ اگر آپ مغرب کی طرف جا رہے ہوں تو تاریخ ایک دن پیچھے ہوجاتی ہے لیکن اگر آپ مخالف سمت میں جا رہے ہوں تو تاریخ ایک دن آگے ہوجاتی ہے۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 3–6 انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 'ب، ج' اور 'د' کر سکتے ہیں۔

سبق 5.2: پاکستان کے طبعی خطے

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کے کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- پاکستان کے بنیادی طبعی خطوں کی نشان دہی کرسکیں۔
- پاکستان کے ہر طبعی خطے کی مختلف خصوصیات کو مختصراً واضح کرسکیں۔
- پاکستان کے مختلف خطوں میں رہنے والے لوگوں کے رہن سہن کا موازنہ کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

طبعی، خصوصیات، مخصوص، نباتات، رہن سہن، رقبہ، حامل، خدوخال، کوہ، گلیشیئر، زراعت، سیاحت، گزر بسر، اونی، سطح مرتفع، موزوں، آئل ریفائنری، وافر، زرخیز، گنجان آباد، سیراب، خریف، ربیع، انحصار، دشوار، مثلث، ڈیلٹا، مصنوعات، افزائشِ نسل، ماہی گیری، مینگروز، تیمر

منصوبہ بندی برائے سبق — 1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

نقشوں کی اقسام کا جائزہ لینے کے لیے طلبہ کو یہ آسان نقشہ دکھائیں۔ ان سے جائزہ لینے اور پھر اپنے برابر میں بیٹھے ساتھیوں سے نقشے کی اہم خصوصیات پر تبادلۂ خیال کرنے کا کہیں۔ باری باری طلبہ کو بلائیں اور ان سے کہیں کہ درج ذیل کی نشان دہی کریں:

i) نقشہ کی خصوصیات
ii) پاکستان کے صوبے
iii) علاقہ جس کا احاطہ کیا گیا ہے؛ پہاڑ، (نشیب و فراز)، میدان، صحرا، سطح مرتفع
iv) اہم دریا

اب صفحہ 55 پر نقشے کا حوالہ دیں اور طلبہ سے کہیں کہ وہ نقشے کا باریک بینی سے مطالعہ کریں اور اپنے ساتھی کے ساتھ مختلف زمینی شکلوں پر تبادلۂ خیال کریں۔

صفحہ 55 پڑھیں اور سبق کے مقاصد کی وضاحت کریں۔ پاکستان کی طبعی خصوصیات سے متعلق طلبہ کی گزشتہ معلومات اخذ کریں اور پہاڑوں سے آغاز کریں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ جن پہاڑوں سے واقف ہیں، اُن کے نام اور مقام بتائیں۔ بورڈ پر ان کی فہرست بنائیں۔ طلبہ سے پوچھیں کہ کیا ان کے صوبے میں کچھ پہاڑ ہیں یا

وہ کسی پہاڑی علاقے میں گئے ہیں۔ ان سے کہیں کہ وہ وہاں رہنے والے لوگوں کے علاقے، نباتات اور طرزِ زندگی کو بیان کریں۔

پہاڑوں کے بارے میں درج ذیل ویڈیوز دکھائیں۔

لنک: پاکستان کے پہاڑ https://www.youtube.com/watch?v=WXoznblpsOk

دنیا کا دوسرا بلند ترین پہاڑ، کے ٹو، پاکستان میں ہے۔ یہ 8,611 میٹر اونچا اور خطرناک ترین پہاڑوں میں سے ایک ہے، کیونکہ اس پر بہت سے گلیشیر واقع ہیں اور اس کا موسم انتہائی شدید ہوتا ہے جبکہ اس کی ڈھلان عمودی ہے۔ بہت سے پہاڑی کوہ پیما اس کی چوٹی تک پہنچنے کی کوشش میں اپنی جان کھو چکے ہیں۔

صفحہ 56 ملاحظہ کریں اور پاکستان اور نیپال کے پہاڑی علاقوں کا پتا لگائیں۔ دنیا کے سب سے اونچے پہاڑی سلسلے کی طرف اشارہ کرنے والے طلبہ کے ساتھ مندرجہ ذیل نقشہ شیئر کریں۔

مندرجہ ذیل ویڈیو دکھا کر طلبہ کو پاکستان کے پہاڑی علاقے کا احساس دلاتے ہیں۔

پاکستان میں موجود پہاڑوں کا نظارہ: https://www.youtube.com/watch?v=9uU6AeeZ6Vc

کے2 مہم: https://www.youtube.com/watch?v=b7uriutJEpk

(یہ تقریباً 44 منٹ کی ویڈیو ہے۔ طلبہ کو صرف چند منٹ کی ویڈیو دکھائیں تا کہ وہ کوہ پیماؤں کے لیے درجۂ حرارت کی شدت اور خطرے کا احساس کرسکیں۔)

حوالہ برائے اساتذہ:

ہمالیہ کا وسیع علاقہ جنوبی ایشیا کے تقریباً پورے برصغیر میں پھیلا ہوا ہے، جس میں 40 ملین سے زیادہ لوگ رہتے ہیں۔ نیپال کا تین چوتھائی حصہ اس بلند ترین پہاڑی سلسلے سے ڈھکا ہوا ہے اور اس کی زیادہ تر آبادی اس خطے میں رہتی ہے۔

لوگوں کا بنیادی پیشہ خوراک اُگانا اور جانوروں پالنا ہے۔ انھیں خوراک اگانے کے لیے بہت محنت کرنی پڑتی ہے کیونکہ یہ پہاڑی علاقہ سخت چٹانوں پر مشتمل ہے اور یہاں موسمی حالات بھی شدید نوعیت کے ہوتے ہیں۔ تاہم جہاں پہاڑ زیادہ اونچے نہیں ہیں وہاں دریائی وادیاں فصلیں اگانے کے لیے مثالی ہوتی ہیں۔

پہاڑ انسانوں کے لیے بہت مفید ہیں کیونکہ برف پگھلنے کی وجہ سے نیچے آنے والا پانی پن بجلی پیدا کرنے اور آبپاشی کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

انسانی سرگرمیاں جیسے جانوروں کو چرانے، درختوں کو کاٹنے اور انجینئرنگ کے دیگر بڑے منصوبوں سے پہاڑی علاقوں پر برا اثر پڑ رہا ہے۔

سطحِ مرتفع (Plateaus)

لفظ 'سطحِ مرتفع' کو بورڈ پر لکھیں اور طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی سے تبادلۂ خیال کریں کہ وہ اس لفظ سے کیا سمجھتے ہیں، اور وہ اسے کلاس میں کس طرح بیان کریں گے۔ ان کے جوابات سنیں اور پھر انھیں سطحِ مرتفع کی کچھ تصاویر دکھائیں۔ وضاحت کریں اور تبادلۂ خیال کریں۔متعلقہ صفحات پڑھیں اور صفحہ 56 پر دیے گئے نقشے پر پاکستان اور ایران کی سطحِ مرتفع کا پتا لگائیں۔

مختلف سطحِ مرتفع کی تصویر دکھائیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کا طرز زندگی کس طرح کا ہوگا۔

حوالہ برائے اساتذہ:

عام طور پر سطحِ مرتفع پر آب و ہوا موسم گرما میں گرم اور خشک ہوتی ہے۔ فصلیں اگانا زیادہ آسان نہیں ہوتا، کیونکہ زمین سخت ہوتی ہے، مٹی زیادہ گہری نہیں ہوتی اور ناہموار بھی ہوتی ہے۔ سطحِ مرتفع میں نہروں اور کنوؤں کی کھدائی بہت مشکل ہے، لہٰذا زرعی سرگرمیاں کم سے کم رہتی ہیں۔ تاہم، گھاس کے میدانوں کو بڑے پیمانے پر مویشی پالنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ سطحِ مرتفع معدنیات سے مالا مال ہیں اور بہت سے لوگوں کا پیشہ کان کنی ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا اور بلند ترین سطحِ مرتفع تبتی سطحِ مرتفع ہے جسے بعض اوقات 'دنیا کی چھت' بھی کہا جاتا ہے۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1 کر سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 2 کر سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق—2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

پاکستان کے میدانی علاقے (Plains of Pakistan)

حوالہ برائے اساتذہ

سندھ کا میدانی علاقہ تقریباً 518,000 مربع کلومیٹر کے ایک بہت بڑے زرخیز علاقے پر محیط ہے جس کی اوسط ڈھلوان شمال میں ہمالیہ کے علاقے سے جنوب میں بحیرۂ عرب تک 1 میٹر فی 5 کلومیٹر ہے۔

دریائے سندھ کا میدانی علاقہ پاکستان میں ایک ہموار زمینی خطہ ہے جو زیادہ تر صوبہ پنجاب میں ہے۔ یہ صدیوں میں دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کے ذریعہ تلچھٹ کے ذخائر کی وجہ سے تشکیل پایا ہے۔

میدانی علاقے اہم زمینی خطہ ہوتے ہیں، خصوصاً ایسے علاقوں میں جہاں دریا بہتے ہوں، اور مٹی گہری اور زرخیز ہو۔ پاکستان میں پنجاب اور سندھ کے میدانی علاقے اپنے لوگوں کے لیے خوراک کی پیداوار میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں اور گھاس کے میدان مویشیوں کے لیے خوراک فراہم کرتے ہیں۔ ہموار سطح منظم کاشت کاری کو آسان بناتی ہے اور صنعتوں کے قیام کے لیے باسہولت ہوتی ہے، کیونکہ یہاں نقل و حمل اور مواصلات میں بہت آسانی ہوتی ہے۔

میدانی علاقے دنیا کے ایک تہائی سے زیادہ زمینی علاقے پر محیط ہیں۔ یہ ہر براعظم میں موجود ہیں۔ دنیا کے مشہور میدانی علاقوں میں سے کچھ؛ آسٹریلیا کے میدانی علاقے، بھارت کے انتہائی وسیع میدانی علاقے، بنگلہ دیش اور نیپال، نیوزی لینڈ میں کینٹربری کے میدانی علاقے اور ریاست ہائے متحدہ امریکا کے عظیم میدانی علاقے شامل ہیں۔

طریقۂ تدریس (Methodology)

بورڈ پر 'میدانی علاقوں' کی کچھ تصاویر لگائیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ انھیں اس زمینی خطے میں کیا نظر آیا، وہ کیسے بنا ہوگا اور ان کے خیال میں یہ کس طرح مفید تھا۔ جماعت میں گفتگو آگے بڑھاتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں کہ وہ جن علاقوں میں رہتے ہیں وہ ہموار ہیں یا ناہموار اور ہموار علاقوں میں رہنے کے فوائد و نقصانات کیا ہوسکتے ہیں۔ طلبہ کے جوابات لیں، درسی کتاب سے متعلقہ موضوع پڑھیں اور جہاں ضروری ہو، وضاحت کریں۔ طلبہ کو 'میدانی علاقوں' کے بارے میں کچھ دلچسپ معلومات بتائیں۔

پاکستان کے صحرا (Deserts of Pakistan)

نقشہ پڑھنے کی مہارتوں کا جائزہ لینے کے لیے، طلبہ کو مندرجہ بالا نقشہ دکھائیں اور انھیں مختلف صوبوں کی نشان دہی کرنے کا کہیں، پھر کلید کا حوالہ دیتے ہوئے پاکستان کے چار صحراؤں کا پتا لگائیں۔ ہمسایہ ممالک کا بھی جائزہ لیں اور جنوب میں بحیرۂ عرب کی نشان دہی کریں۔

بورڈ پر صحراؤں کی کچھ تصاویر لگائیں۔

صحرائے سرد جسے صحرائے کٹپنا بھی کہا جاتا ہے، گلگت بلتستان کے علاقے میں اسکردو کے قریب واقع ایک اونچائی پر واقع صحرا ہے جو پاکستان کے شمال میں ہے۔

صحرا کا رقبہ 9.4 کلومیٹر اسکوائر ہے۔ اس میں ریت کے بڑے ٹیلے ہیں جو سردیوں کے دوران بعض اوقات برف سے ڈھکے ہوتے ہیں۔

چار چار طلبہ پر مشتمل گروہوں بنائیں اور باہمی تدریس کا طریقہ 'راؤنڈ روبن' استعمال کرتے ہوئے ان سے کہیں کہ وہ آپس میں تبادلۂ خیال کریں اور اپنی معلومات استعمال کرتے ہوئے صحراؤں کے بارے میں کم از کم چار نکات لکھیں۔ ہر گروہ کے نمائندے سے کہیں کہ وہ کھڑے ہوکر اپنے نکات جماعت کے سامنے پیش کریں۔ اساتذہ بورڈ پر نکات درج کرتے رہیں اور کتاب سے متعلقہ متن پڑھنے اور جماعت میں گفتگو کے بعد بقیہ نکات بورڈ پر شامل کریں۔طلبہ اپنی گروہ شیٹ میں بھی بقیہ معلومات کا اضافہ کرسکتے ہیں۔

حوالہ برائے اساتذہ

انسانوں کے لیےصحرا میں رہنا مشکل ہے کیونکہ یہ بہت خشک ہوتا ہے اور پانی کی قلت ہوتی ہے، لہٰذا فصلیں نہیں اُگ سکتیں۔ پودوں اور جانوروں کے لیے وہاں زندہ رہنا بھی مشکل ہے۔صحرا میں رہنے والے لوگوں کا طرزِ زندگی خانہ بدوشی ہوتا ہے۔ وہ پانی اور دیگر وسائل کی تلاش میں مسلسل ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے پاس اونٹوں کے ریوڑ ہوتے ہیں جو صحرا کے سخت حالات میں زندگی گزار سکتے ہیں۔

صحراؤں کے بارے میں کچھ دلچسپ حقائق

- گھر مٹی، ریت، بھوسے اور پانی کے مرکب سے بنے ہوتے ہیں۔
- صحرائی پودے پانی ذخیرہ کرتے ہیں۔
- صحرائی ماحولیاتی نظام صحرائی حیاتی خطوں پر مشتمل ہیں۔
- جانور رات میں باہر آتے ہیں۔
- ہر صحرا کا موسم مختلف ہوتا ہے۔
- صحرا میں سال میں ۱۰ انچ سے بھی کم بارش ہوتی ہے۔
- صحارا دنیا کا سب سے بڑا گرم صحرا ہے۔
- انٹارکٹیکا دنیا کا سب سے بڑا سرد صحرا ہے۔
- دنیا کی زمین کی سطح کا ۲۰ فیصد صحراؤں پر مشتمل ہے۔

سبق کے جائزے اور تکمیل کے لیے، درج ذیل ویڈیو دکھائیں۔

لنک: صحرا https://www.youtube.com/watch?v=n4crvs-KTBw

پاکستان میں ڈیلٹا

انڈس ڈیلٹا (Indus Delta)

حوالہ برائے اساتذہ

دریائے سندھ تبت کی سطحِ مرتفع کی بلندی سے پھوٹتا ہے اور بحیرۂ عرب تک پہنچنے سے پہلے 3,000 کلومیٹر سے زیادہ ڈھلان کی طرف بہتا ہے۔ ڈھلوان کم سے کم ہوتے رہنے کے باعث بحیرۂ عرب میں گرنے سے پہلے دریا آہستہ آہستہ سست ہوتا جاتا ہے جس کی وجہ سے تلچھٹ زیادہ ہوتی جاتی ہے اور اسی کے نتیجے میں سندھ ڈیلٹا تشکیل دیتا ہے۔ اس کی شکل پنکھے کی طرح ہوجاتی ہے اور یہ گیلی مٹی، دلدلوں، ندی نالوں، کھاڑیوں، کیچڑ اور مینگروو جنگلات پر مشتمل ہے۔

سندھ ڈیلٹا کئی قسم کی مچھلیوں کا گھر ہے اور مہاجر پرندوں کے لیے ایک اہم علاقہ ہے۔ یہاں تازہ پانی کی ڈولفن کی ایک نایاب نسل بھی پائی جاتی ہے۔

دریائے سندھ پر ڈیموں کی تعمیر کے بعد سے پانی کا بہاؤ کم ہوگیا ہے جس سے زرخیز تلچھٹ بھی محدود ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ، آب پاشی کے لیے پانی کے استعمال اور کارخانوں کی جانب سے کیمیکل پھینکنے کے باعث ہونے والی آلودگی اس ڈیلٹا خطے میں تازہ پانی میں رہنے والے جانداروں کی اقسام کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔

WWF پاکستان میں آلودگی کو کم کرنے اور دریائے سندھ کی ڈولفن اور یہاں موجود دیگر جنگلی زندگی کے ماحول کے تحفظ کے لیے کام کر رہا ہے۔

دریائے نیل کا ڈیلٹا، دریائے سندھ کے ڈیلٹا سے بہت ملتا جلتا ہے۔

6 لاکھ ایکڑ رقبے پر محیط گہرا مینگروو جنگل انسانوں کی غفلت اور ڈیموں اور بیراجوں کی تعمیر کی وجہ سے ایک لاکھ 80 ہزار ایکڑ رقبے تک محدود ہوگیا ہے۔

تاہم حال ہی میں کھوئے ہوئے جنگل کی دوبارہ بحالی کے لیے مینگرووز کی شجر کاری شروع کی گئی ہے۔

حوالہ: https://www.youtube.com/watch?v=vVqgA2-lwpM

سندھ ڈیلٹا کے بارے میں کچھ حقائق (Facts about Indus delta)

i) سندھ دنیا کا پانچواں سب سے بڑا ڈیلٹا نظام ہے اور اس میں دنیا کا ساتواں سب سے بڑا مینگروو جنگلات کا نظام ہے۔
ii) دریائے سندھ ڈیلٹا میں خالی ہونے سے پہلے ۳,۰۰۰ کلومیٹر بہتا ہے۔
iii) ڈیلٹا تقریباً ۴۱,۴۴۰ کلومیٹر اسکوائر کے علاقے پر محیط ہے، اور سمندر سے ملنے کے مقام پر تقریباً ۲۱۰ کلومیٹر چوڑا ہے۔
iv) یہاں عموماً سال میں تقریبا ۲۵-۵۰ سینٹی میٹر بارش ہوتی ہے۔
v) پاکستان کا پانچواں سب سے بڑا شہر حیدرآباد دریائے سندھ کے شمالی دہانے سے تقریباً ۲۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

سبق سے پہلے طلبہ سے کہیں کہ وہ معلوم کریں کہ ڈیلٹا کیا ہے، اور دریائے سندھ ڈیلٹا کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں۔

چار چار طلبہ پر مشتمل گروہوں بنائیں اور ان سے کہیں کہ وہ پہلے انڈس ڈیلٹا کے بارے میں اپنے نکات شیئر کریں اور پھر انڈس ڈیلٹا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ نکات ایک صفحے پر لکھیں۔ ہر گروہ کا ایک نمائندہ وہ معلومات جماعت کے سامنے پیش کرے۔ اس کے بعد طلبہ انڈس ڈیلٹا کے بارے میں معلومات ایک اپنی انفرادی مشقی کتابوں میں ویب ڈایاگرام کی صورت میں پیش کرسکتے ہیں۔

اختتام پر، مینگرووجنگلات کی بحالی سے متعلق کوششوں کے بارے میں درج ذیل ویڈیو دکھائیں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 2-4 اور 'ب' کرسکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 5.3: موسم (Weather)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- موسم اور آب و ہوا کی اصطلاحات کی وضاحت کرسکیں اور ان دونوں کے مابین فرق بتا سکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

ماحولیاتی تبدیلیاں، مون سون، موسمی چارٹ، آبر آلود، نمی، پیشن گوئیاں، موسمی کیفیات، اصطلاح، عناصر، اوسط مقدار، رطوبات، معتدل، عوامل، بیضوی، قطب، متواتر، زاویہ، قطبین، بود و باش، خریف، ربیع، فصل

منصوبہ بندی برائے سبق —1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

سبق کا تعارف کروانے کے لیے طلبہ سے کہیں کہ وہ کھڑکی سے باہر دکھائیں اور بتائیں کہ اس وقت موسم کیسا ہے۔ چند جوابات لیں اور پھر پوچھیں کہ انھوں نے موسم سے متعلق فیصلہ کیسے کیا۔

جوابات یہ ہو سکتے ہیں:

گرم کیونکہ ... درجۂ حرارت زیادہ ہے ... سورج چمک رہا ہے ... وغیرہ۔

ہوا چل رہی ہے کیونکہ .... درختوں پر پتے سرسراہٹ کر رہے ہیں .... لوگوں کے کپڑے اڑ رہے ہیں، وغیرہ۔

ابر آلود کیونکہ .... آسمان پر کچھ بادل ہیں.... سورج کی روشنی کم ہے، وغیرہ۔

طوفانی کیونکہ .... سیاہ بادل ہیں .... تیز ہوا چل رہی ہے، وغیرہ۔

اب طلبہ سے پوچھیں کہ وہ 'آب و ہوا' سے کیا سمجھتے ہیں۔ ان کے جوابات لیں اور انھیں بتائیں کہ انھیں دو ویڈیوز دکھائی جائیں گی جس کے بعد انھیں مندرجہ ذیل سوال کا جواب دینا ہوگا۔

موسم کو متاثر کرنے والے عوامل کی وضاحت کریں اور پھر طلبہ سے موسم کے چارٹ کا مطالعہ کرنے اور اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی کے ساتھ صفحہ 61 پر ایک سادہ موسمی اسٹیشن کی تمثیل کا مطالعہ کرنے کو کہیں۔ وضاحت کریں اور اس بات پر بھی روشنی ڈالیں کہ درجۂ حرارت کی پیمائش ڈگریوں میں کی جاتی ہے، جبکہ نمی اور بارش فیصد میں اور ہوا کی رفتار کلو میٹر فی گھنٹہ میں بیان کی جاتی ہے۔

طلبہ سے کہیں کہ وہ روزانہ موسم کا مشاہدہ کرکے اور ٹیلی ویژن پر یا انٹرنیٹ کے ذریعے اخبار، موسم کی رپورٹ کے ذریعے تفصیلات حاصل کر کے آنے والے ہفتے کے لیے اسی طرح کا چارٹ بنائیں۔ اس کے بعد طلبہ چار یا پانچ کے گروہ کی صورت میں اپنے چارٹ کا موازنہ کر سکتے ہیں۔ جماعت میں چارٹ آویزاں کریں۔

دنیا میں مختلف آب و ہوا کی وجوہات (Climatic regions of the world)

حوالہ برائے اساتذہ

سورج کی کرنیں براہِ راست استوائی خطے پر گرتی ہیں جس سے یہ دوسرے علاقوں سے زیادہ گرم ہو جاتا ہے۔ جب ہم خط استوا سے شمال یا جنوب کی طرف بڑھتے ہیں تو درجۂ حرارت کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ زمین کا خم ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ درجۂ حرارت کا تعلق عرض بلد سے الٹا ہے۔ جیسے جیسے عرض بلد بڑھتا ہے درجۂ حرارت گرتا ہے اور اس کے برعکس جب عرضِ بلد گھٹتا ہے تو درجۂ حرارت بڑھتا ہے۔

تاہم، اس میں تغیرات بھی ہیں کیونکہ دیگر عوامل جیسے بلندی، سمندری موجیں اور بارشیں آب و ہوا کے طرز پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

سطحِ سمندر سے اونچائی یا اونچائی بھی آب و ہوا کو متاثر کرتی ہے۔ زیادہ اونچائی پر جگہیں سرد ہوتی ہیں۔ درجۂ حرارت عام طور پر اونچائی میں ہر 100 میٹر کے لیے 1° سینٹی میٹر تک کم ہو جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل عوامل پاکستان کی آب و ہوا کو متاثر کرتے ہیں۔

خط استوا سے عرض بلد یا فاصلہ جس کا مطلب ہے کہ جیسے جیسے ہم شمال کی طرف جائیں گے درجۂ حرارت کم ہوتا جائے گا۔

سمندر سے (جنوب میں) یعنی سمندر سے دور مقامات گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ جبکہ سمندر کے قریب مقامات موسم گرما میں نسبتاً

ٹھنڈے ہوتے ہیں اور ہلکی سردی ہوتی ہے۔

زمین پر گرم ترین جگہ کیلیے فورنیا، امریکا میں واقع 'ڈیتھ ویلی' ہے۔

تاحال اب تک ریکارڈ کی گئی گرم ترین ہوا کے درجۂ حرارت کا ریکارڈ 'فرنیس کریک' رکھتا ہے۔ 1913ء کے موسم گرما میں ڈیتھ ویلی کا درجۂ حرارت °56.7 سینٹی گریڈ تک گر گیا جو بہت زیادہ تھا اور اس نے انسانی بقا کو تقریباً ناممکن بنا دیا۔

دوسری طرف آئس لینڈ میں کبھی گرمی نہیں ہوتی۔ وہاں درجۂ حرارت میں شاذ و نادر ہی اضافہ ہوتا ہے اور وہ بھی محض مختصر مدت کے لیے °20 سینٹی گریڈ (°68 فارن ہائٹ) سے اوپر جاتا ہے۔ ساحل کے ساتھ سب سے زیادہ ریکارڈ درجۂ حرارت °26 سینٹی گریڈ (°79 فارن ہائٹ) رہا ہے جبکہ بعض اندرونی علاقوں میں درجۂ حرارت °28 سینٹی گریڈ (°82 فارن ہائٹ) کے لگ بھگ رہتا ہے۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1-3 کر سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1-2 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق — 2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

موسم اور آب و ہوا کے درمیان فرق کی دوبارہ وضاحت کرتے ہوئے سبق متعارف کرائیں اور دنیا میں آب و ہوا کی اقسام اور مختلف آب و ہوا کی وجوہات کی وضاحت کریں۔

بعد ازاں، آب و ہوا پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی مزید وضاحت کے لیے کتاب میں دیے گئے گلوب کی تصاویر کی مدد لیں۔ متعلقہ صفحات کی بلند خوانی کریں۔ جہاں ضروری ہو، وضاحت کریں۔ اعادے کے لیے، طلبہ سے کہیں کہ آب و ہوا پر اثر انداز ہونے والے عوامل پر مشتمل ویب ڈایاگرام بنائیں اور اپنے سامنے بیٹھے ہوئے طالبِ علم سے شیئر کریں۔ (طلبہ کے پارٹنر دائیں، بائیں، سامنے اور پیچھے تبدیل ہوتے رہنے چاہییں، تاکہ وہ مختلف طلبہ کے ساتھ اپنا کام شیئر کر سکیں۔)

مختلف آب و ہوا والے علاقوں پر مشتمل دنیا کا درج ذیل نقشہ دکھائیں۔ کلید کی مدد سے نقشہ پڑھنے کے لیے طلبہ کو بلائیں۔

دنیا میں آب و ہوا کی مختلف اقسام اور خطوں کی خصوصیات نمایاں کرنے کے لیے درج ذیل جدول استعمال کریں۔

آب و ہوا	خصوصیات
صحرائی	کم بارشیں، پانی کی کمی کے باعث سبزے کی کمی یا عدم موجودگی۔ صاف آسمان اور مخالف گردباد۔ دن کے دوران زیادہ درجۂ حرارت، °40 سینٹی گریڈ عام ہے۔ مثال: صحرائے صحارا، صحرائے عرب
حاری	خطِ استوا کے گرد واقع۔ گرم، مرطوب موسم (دن کے دوران زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 30–35 سینٹی گریڈ)۔ حرارت کی منتقلی کے باعث روزانہ بارشیں۔ موسم میں فرق کم۔ خطِ استوا سے دور نم اور خشک موسم آتا ہے۔ مثال: ایمزون طاس، برازیل؛ کونگو طاس، مغربی افریقا اور انڈونیشیا

سوانا	مرطوب خطِ استوا کی پٹی اور ذیلی حاری پٹی کے درمیان واقع۔ سوانا میں بارش کا ایک مختصر موسم آتا ہے، بقیہ سال خشکی رہتی ہے۔ سبزے میں زیادہ تر جھاڑیاں اور چراگاہیں ہوتی ہیں۔ مثال: شمالی افریقا میں ساحل، بھارت کا بیشتر علاقہ، شمالی آسٹریلیا کے علاقے
معتدل	معتدل آب و ہوا میری ٹائم اور براعظم میں پائی جاتی ہے۔ میری ٹائم کی آب و ہوا پر بحیرے اثر انداز ہوتے ہیں اور مختلف موسموں میں نسبتاً یکساں درجۂ حرارت رہتا ہے، جبکہ یورپی آب و ہوا کے تحت زمینی علاقوں میں گرمیاں زیادہ گرم اور سردیاں زیادہ سرد ہوتی ہیں۔ مثال: برطانیہ (میری ٹائم)، وسطی یورپ (براعظم)
بحیرۂ روم	درمیانی عرض بلد۔ گرم، خشک گرمیاں اور سردیوں میں ہلکی بارشیں۔ مثال: بحیرۂ روم کے اردگرد علاقے، جنوبی افریقا، جنوب مشرقی آسٹریلیا
قطبی	سال بھر برف سے ڈھکے ہوئے۔ آسمان پر سورج کبھی بھی اتنا زیادہ نہیں نکلتا کہ برف بڑے پیمانے پر پگھلے۔ درجۂ حرارت عموماً نقطۂ انجماد سے نیچے رہتا ہے۔ مثال: گرین لینڈ، شمالی سائبیریا، آرکٹک (قطب شمالی)، انٹارکٹک (قطبِ جنوبی)

حوالہ (مذکورہ بالا چارٹ):

https://www.lordgrey.org.uk/~f014/usefulresources/aric/Resources/Teaching_Packs/Key_Stage_3/Weather_Climate/08.html

گروہ ورک:

چار چار طلبہ پر مشتمل گروہوں بنائیں۔ گروہ میں ہمیشہ مختلف صلاحیتوں کے طلبہ شامل ہونے چاہییں اور ہر طالب علم کو یکساں موقع دیا جانا چاہیے۔ طلبہ سے کہیں کہ پہلے صفحہ 64 انفرادی طور پر پڑھیں اور گروہ میں گفتگو کرنے اور کام مختص کرنے کے بعد، درج بالا چارٹ کی مانند ایک چارٹ بنائیں اور پاکستان کی مختلف آب و ہوا نمایاں کریں۔ وہ مختلف علاقوں کی تصاویر چسپاں کرسکتے یا بنا سکتے ہیں۔ جماعت میں چارٹ آویزاں کریں۔

آب و ہوا کا چارٹ، صفحہ 61

طلبہ اپنے گروہ میں صفحہ 61 پر آب و ہوا کے نقشے کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور اوکسفرڈ اٹلس میں پاکستان کا سیاسی نقشہ استعمال کرتے ہوئے ہر آب و ہوا کے علاقے کے تحت آنے والے شہروں کے بارے میں بھی معلوم کر سکتے ہیں۔ اساتذہ جماعت کا چکر لگائیں اور طلبہ کو ہر آب و ہوا کے خطے میں آنے والے شہروں اور مختلف علاقوں کی نشان دہی میں مدد دیں۔

حوالہ برائے اساتذہ

یہ پاکستان کے آب و ہوا کے علاقے ہیں جن کا نام A، B، C، D اور E ہے اور ان کی عرض بلد کی حد بھی دی گئی ہے۔

زون A ان علاقوں پر مشتمل ہے جہاں سرد آب و ہوا اور اونچے پہاڑ ہیں جو پاکستان کے شمال میں واقع ہیں۔ یہ زیادہ تر پہاڑی اسٹیشن ہیں جو ہمالیہ، ہندوکش اور کوہ سفید پہاڑی سلسلوں میں 34°N سے 38°N کے درمیان واقع ہیں۔ ان میں چترال، گلگت، مظفر آباد، سیدو شریف، سکردو، استور، دیر، چلاس پاراچنار اور کاکل شامل ہیں۔

زون B میں ہلکی سرد آب و ہوا اور ذیلی پہاڑوں پر مشتمل ہے اور 31°N سے 34°N کے درمیان واقع ہیں۔ جن شہروں کو نشان زد کیا گیا ہے ان میں سیالکوٹ، ڈی آئی خان، اسلام آباد، پشاور، چیراٹ اور لاہور شامل ہیں۔

زون C سردیوں میں ٹھنڈا اور گرمیوں میں گرم ہوتا ہے۔ ان میں سے زیادہ تر پہاڑی اسٹیشن ہیں جن کی اونچائی زیادہ ہے اور یہ 27°N سے 32°N اور 64°E سے 70E کے درمیانی علاقے کا احاطہ کرتے ہیں۔ اس زون میں شامل کچھ مقامات کوئٹہ، ژوب، قلات اور خضدار ہیں۔

زون D ملک کا گرم ترین اور خشک زون ہے جہاں سب سے زیادہ درجۂ حرارت سبی اور جیکب آباد میں ریکارڈ کیا گیا ہے۔ یہ علاقہ تقریباً میدانی ہے جبکہ کچھ علاقے صحرائے تھر میں شامل ہیں۔ بہاولپور، خان پور، ملتان اور روہڑی بھی اس زون میں آتے ہیں۔

زون E بحیرۂ عرب کے قریب ساحلی شہروں کا ایک بڑا زون ہے۔ ساحلی حصہ اور بلوچستان کے اوپر اور صوبہ سندھ میں علاقہ زیادہ تر بنجر سے انتہائی بنجر ہے۔ اس زون کے شہروں میں حیدرآباد، کراچی، نوابشاہ اور جیوانی شامل ہیں۔

ہمارے طرزِ زندگی پر آب و ہوا کے اثرات (Impact of climate on our daily life)

ایک پوری کلاس میں طلبہ سے اُن کے خطے کی آب و ہوا پر تبادلۂ خیال کریں۔ پوچھیں کہ آب و ہوا ان کے طرزِ زندگی کو کس طرح متاثر کرتی ہے۔ ان کے کپڑے، کھانا، بیرونی سرگرمیاں وغیرہ اور یہ سب کسی دوسری موسمی حالت، جیسے کہ گرم، مرطوب، بہت زیادہ بارش، شدید سرد وغیرہ کے لیے کس طرح مختلف ہوں گے۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 4 اور 'ب' کر سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 3 انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 5.4: لوگ آب و ہوا کو کس طرح متاثر کرسکتے ہیں؟ (How people affect climate)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- آب و ہوا پر اثر انداز ہونے والے عوامل اور گلوبل وارمنگ اور آب و ہوا کی تبدیلی کے اثرات واضح کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

سرگرمیاں، گرین ہاؤس، تپش، آبی بخارات، کاربن ڈائی آکسائیڈ، میتھین، نگہداشت، جذب، اوسط، اوزون، مرتکز، مضر، حدت، مزاحمت، خارج، بے دریغ، کٹاؤ، ایندھن، پھیپھڑے، شجر کاری، خدشہ، ہجرت، غذائی زنجیر، ناپید، نذر، توانائی

منصوبہ بندی برائے سبق—1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

گرین ہاؤس کے اثرات (Greenhouse effect)

طلبہ سے پوچھیں کہ وہ 'گرین ہاؤس کے اثرات' سے کیا سمجھتے ہیں۔ ان کے جوابات لیں اور پھر مندرجہ ذیل ویڈیوز دکھائیں جو 'گرین ہاؤس کے اثرات' کی وضاحت کرتی ہیں۔ جہاں ضروری ہو وہاں ٹھیر کر طلبہ کی تفہیم کی جانچ کے لیے مواد کی وضاحت کریں اور سوالات پوچھیں۔

طلبہ بعد میں حوالے کے لیے مختصر نکات نوٹ بھی کرسکتے ہیں۔

ویڈیو شروع کرنے سے پہلے نوٹ لینے کی مہارت کی مختصراً وضاحت کریں۔ نوٹ لینے میں طلبہ کی مدد کرنے، ٹریک پر رہنے اور پیچھے نہ رہ جانے کے لیے اہم

نکات پرٹھیریں۔

طلبہ کو بتائیں کہ

- صرف اہم معلومات نوٹ کریں – جیسے کہ سرخی، مرکزی خیال، نتیجہ
- اپنے الفاظ میں لکھیں
- مختصر فقرے لکھیں جو آپ سمجھ سکیں
- نقطہ وار لکھیں
- مختلف رنگوں سے نمایاں کریں
- مخفف اور علامتیں استعمال کریں

اس مہارت میں بتدریج بہتری آئے گی کیونکہ طلبہ کو نوٹ لینے کے زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل ہوں گے۔ تاہم، توجہ مرکوز اور توجہ رکھنا زیادہ اہم ہے اور طلبہ کو سیکھے بغیر صرف نوٹ کرنے کی مشق نہیں ڈالنی چاہیے۔

طلبہ کے ساتھ صفحہ 66 پڑھیں اور جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

گلوبل وارمنگ اور موسمیاتی تبدیلیاں (Global warming and climate change)

گلوبل وارمنگ اور موسمیاتی تبدیلیاں پاکستان کو بھی متاثر کر رہی ہیں۔ درحقیقت اس کے اثرات انتہائی شدید ہونے کی توقع ہے۔ شمال میں گلیشیروں کے پگھلنے کی وجہ سے سیلاب آئے گا جس کے بعد پانی کی قلت سے زرعی پیداوار متاثر ہوگی۔ بحیروں اور سمندروں میں پانی کی سطح بڑھنے کے باعث زمین کی کٹائی اور سمندری پانی کی چڑھائی میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ موسمی حالات میں شدت بھی متوقع ہے جس سے پاکستان کے ماحول اور لوگ متاثر ہوں گے۔

ہمارے ملک کو بہت سے ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے۔ صنعتوں اور گاڑیوں سے نقصان دہ گیسوں کے اخراج، صنعتی فضلے اور ٹریٹمنٹ کے بغیر سیوریج کی وجہ سے پانی کی آلودگی، جنگلات کی کٹائی اور ویرانی کی وجہ سے بہت زیادہ فضائی آلودگی ہے۔

گلوبل وارمنگ کا سبب بننے والی گرین ہاؤس گیسوں میں پاکستان کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے، اس کے باوجود ملک کے 200 ملین باشندے گلوبل وارمنگ اور موسمیاتی تبدیلیوں کے بڑھتے ہوئے نتائج سے سب سے زیادہ متاثر اور غیر محفوظ ہیں۔

اوزون کی تہہ (Ozone layer)

بورڈ پر 'اوزون کی تہہ' لکھیں اور 'سوچیں، ساتھی بنائیں اور شیئر کریں' کی حکمت عملی استعمال کریں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ سوچیں، اوزون کی تہہ کیا ہے اور یہ زمین کو کس طرح متاثر کرتی ہے، کسی دوسرے طالب علم کے ساتھ جوڑی بنائیں اور اپنے خیالات کا تبادلہ کریں۔

پوری جماعت پر مبنی گفتگو کا آغاز کریں اور طلبہ کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی اجازت دیں۔ اوپر دی گئی معلومات شیئر کریں۔

'گلوبل وارمنگ' اور پھر 'موسمیاتی تبدیلی' کے لیے بھی یہی حکمت عملی استعمال کریں۔ جماعت میں تبادلۂ خیال کے بعد یوٹیوب پر چند متعلقہ ویڈیوز دکھائیں۔ ٹھیریں، وضاحت کریں اور آخر میں طلبہ کی تفہیم کی جانچ کے لیے سوالات پوچھیں۔

طلبہ کے ساتھ متعلقہ صفحات پڑھیں اور جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

گروہ سرگرمی:

پانچ پانچ طلبہ پر مشتمل گروہ بنائیں۔ ان سے گلوبل وارمنگ کو کم کرنے کے عہد کا مسودہ تیار کرنے کو کہیں۔ ہر گروہ میں ایک کاتب مقرر ہو جو باری باری تمام طلبہ کے نکات نوٹ کرے۔

طلبہ کی رائے کی مدد سے چارٹ پیپر پر جماعت کا عہد تیار کریں جس پر کلاس کے تمام طلبہ دستخط کریں گے۔ اس کے بعد اس عہد کو جماعت کے باہر ایک اسکول بورڈ پر پوسٹ کیا جاسکتا ہے اور اس کے ساتھ گلوبل وارمنگ، اس کے اثرات اور کچھ متعلقہ تصاویر کے بارے میں ایک مختصر تحریر بھی کی جا سکتی ہے۔ اسکول کے دیگر طلبہ کو بھی ترغیب دی جانی چاہیے کہ گلوبل وارمنگ میں کمی لاکر زمین کے تحفظ کے لیے مطلوبہ اقدامات پڑھنے کے بعد اس عہد پر دستخط کریں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–2 اور 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال 'ب' انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 5.5: قدرتی آفات (Natural Disasters)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- بڑی قدرتی آفات اور ان کے انسانی زندگی پر اثرات جان سکیں۔
- زلزلہ اور سیلاب کے دوران کی جانے والی احتیاطی تدابیر بتا سکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

ہمہ وقت، ردوبدل، تودے، سرکنا، خشک سالی، وبائی، پرت، رگڑ کھانا، مضافات، نیست و نابود، پناہ، ستون، گردشی ہوائیں، تپش، بگولہ، نقل مکانی، مشعل، اوزار، ملحقہ، زیرِ آب، نکاسی، بالائی، قرب و جوار

منصوبہ بندی برائے سبق—1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

KWL حکمتِ عملی استعمال کریں (سبق میں مذکور ہر قدرتی آفت کے لیے علیحدہ چارٹ بنایا جاسکتا ہے)۔ اس طرح طلبہ کی پیشگی معلومات اور مختلف قدرتی آفات سے متعلق ان کے سوالات جانچنے میں مدد ملے گی۔

طلبہ سے کہیں کہ پہلے کالم 'مجھے کیا معلوم ہے' میں وہ قدرتی آفات سے متعلق اپنی معلومات درج کریں اور پھر دوسرے کالم 'مجھے کیا جاننا ہے' میں وہ سوالات لکھیں جو ان کے ذہنوں میں ہیں۔

موضوع: زلزلے (Earthquake)

KWL		
مجھے کیا معلوم ہے	مجھے کیا جاننا ہے	میں نے کیا سیکھا

پوری جماعت کو گفتگو میں شامل کریں اور طلبہ کو موقع دیں کہ وہ زلزلے سے متعلق اپنی معلومات اور سوالات شیئر کریں۔

موضوع سے متعلق ایک ویڈیو دکھائیں۔ ویڈیو کے بارے میں طلبہ کی سمجھ کی جانچ کے لیے سوال پوچھیں۔

اب طلبہ سے پوچھیں کہ زلزلہ آنے پر کیا حفاظتی اقدامات کیے جانے چاہییں۔طلبہ کے ساتھ درسی کتاب کے متعلقہ صفحات پڑھیں۔ جہاں ضروری ہو وضاحت کریں۔

طلبہ اب اپنے KWL چارٹ کا تیسرا کالم بھر سکتے ہیں۔

حوالہ برائے اساتذہ: زلزلے اور لینڈ سلائیڈنگ

پاکستان میں سب سے بڑا زلزلہ 24 ستمبر 2013ء کو آواران کے علاقے میں آیا جس کی شدت ریکٹر اسکیل پر 7.7 تھی۔ اس کے نتیجے میں 825 اموات ہوئیں۔ زلزلے کے باعث سونامی بھی آیا جو مزید اموات اور تباہی کا سبب بنا۔

شمالی پاکستان میں ہمالیہ کے خطے میں 8 اکتوبر 2005ء کو ایک اور بڑا اور انتہائی تباہ کن زلزلہ آیا۔ اس زلزلے کے نتیجے میں ہلاکتوں کی تعداد کا تخمینہ ایک لاکھ کے لگ بھگ لگایا جاتا ہے۔تقریباً 38,000 افراد زخمی ہوئے اور 3.5 ملین سے زیادہ بے گھر ہو گئے۔ بہت بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔ زلزلے کی وجہ سے زمین بہت زیادہ سرکنے کی وجہ سے بہت سی عمارتیں، اسکول اور اسپتال ٹنوں کیچڑ کے نیچے دب گئے۔ پانی کی فراہمی، بجلی اور ٹیلی کمیونی کیشن کی سہولتیں منقطع ہوگئیں اور نقل وحمل کا نظام مکمل طور پر تباہ گیا۔صرف بنیادی ضروریات کو بحال کرنے میں کئی ماہ لگے۔ انسانی زندگی کو پہنچنے والی تکلیف اور دکھ کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔

سمندری طوفان (Cyclone)

طلبہ جوڑوں میں یا تین یا چار کے چھوٹے گروہوں میں بھی کام کر سکتے ہیں اور وقت بچانے نیز سبق میں یکسانیت سے گریز کے لیے ایک مشترکہ KWL چارٹ بنا سکتے ہیں۔

موضوع: سمندری طوفان

KWL		
مجھے کیا معلوم ہے	مجھے کیا جاننا ہے	میں نے کیا سیکھا

اس موضوع پر ایک ویڈیو دکھائیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ طوفان کی صورت میں کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہییں۔طلبہ کے ساتھ متعلقہ صفحات پڑھیں۔ پھر انھیں اپنے KWL چارٹ کا تیسرا کالم بھرنے کا موقع دیں۔

حوالہ برائے اساتذہ: سمندری طوفان

لفظ سائیکلون یونانی زبان سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے 'سانپ کا گولہ'۔ اسے بادباراں اور گرد باد بھی کہا جاتا ہے۔ ایک طوفان تین طریقوں سے تباہی کا سبب بن سکتا ہے؛ موسلا دھار بارش، بہت تیز مسلسل ہوائیں اور طغیانی کے ساتھ لہریں۔طغیانی کے ساتھ طوفانی ہوائیں چلتی ہیں اور موسلا دھار بارش بھی ہوتی ہے جس سے سیلاب آجاتا ہے اس طرح جان و مال کو بے حد نقصان پہنچتا ہے۔

طوفان سے ساحلی علاقے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں کیونکہ سمندری لہریں اور ہوا و بارش کے اثرات وہاں زیادہ طاقت ور ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے طوفان اندرون ملک بڑھتا ہے، ہوا اور بارش کی شدت کم ہوتی جاتی ہے۔

پاکستان میں بہت سے باد باراں آئے ہیں۔ دستیاب میٹرولوجیکل اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ 100 سالوں میں پاکستان کے ساحلی علاقوں میں بہت سے طوفان آئے ہیں۔ عام طور پر بدین، کیٹی بندر اور پسنی جیسے کم آبادی والے مقامات زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ بحر ہند میں طوفان کی صورت میں سب سے زیادہ گنجان آباد اور صنعتی شہر کراچی بھی خطرے میں ہوتا ہے۔

سمندری طوفانوں کی شناخت کے لیے عام طور پر مردوں اور عورتوں کے نام دیے جاتے ہیں۔

پاکستان کی ساحلی پٹی بحیرۂ عرب کے ساتھ 1046 کلومیٹر طویل ہے۔ اس سمندر میں پیدا ہونے والے طوفان زیادہ تر پاکستان کی بجائے مغربی ہندوستان کی طرف بڑھتے ہیں۔ یہ طوفان زیادہ تر مون سون کے موسم میں بنتے ہیں۔ ٹروپیکل سائیکلون لینڈ فال کی شرح چین میں سب سے زیادہ ہے۔ فلپائن دوسرے اور جاپان تیسرے نمبر پر ہے۔ بنگلہ دیش میں بھی ٹروپیکل سائیکلون لینڈ فال کی شرح زیادہ ہے۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق —2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

سیلاب (Flood)

بورڈ پر درج ذیل سوالات لکھ کر سبق شروع کریں:

- سیلاب کیسے آتا ہے...
- جس علاقے میں سیلاب آتا ہے، وہاں کیا ہوتا ہے...
- کیا آپ نے کبھی سیلاب دیکھا ہے...
- جب سیلاب کی وارننگ ہو تو کون سے حفاظتی اقدامات کرنے چاہییں۔

'سوچیں، ساتھی بنائیں اور شیئر کریں' کی حکمت عملی استعمال کریں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ جوابات کے بارے میں سوچیں، ساتھیں بنائیں اور پھر ساتھی کو 'سیلاب' سے متعلق اپنی معلومات سے آگاہ کریں۔

طلبہ کو کافی وقت دیں، تاکہ دونوں ساتھیوں کو اپنی معلومات شیئر کرنے کا موقع مل سکے۔ پوری جماعت کو گفتگو میں شامل کریں اور طلبہ کو سیلاب کے بارے میں اپنی معلومات اور مشاہدات جماعت کے سامنے پیش کرنے کا موقع دیں۔

حوالہ برائے اساتذہ

پاکستان میں سب سے بڑا سیلاب 2010ء میں جولائی اور اگست کے آخر میں دریائے سندھ کے سیلاب کی وجہ سے آیا تھا۔ اسے پاکستان کی تاریخ کا بدترین سیلاب سمجھا جاتا ہے جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔

پاکستان میں مون سون کے موسم میں سیلاب بہت عام ہے جو عام طور پر جون سے ستمبر تک ہوتا ہے۔ مون سون کی شدید بارشیں سندھ دریا کے طاس میں بھاری

مقدار میں پانی بھر دیتی ہیں جو آس پاس کے علاقوں میں سیلاب کا سبب بن سکتی ہیں۔مون سون کے موسم میں دریا اور نہریں بھی خشک زمین پر بہہ جاتے ہیں۔

پاکستان میں سب سے تباہ کن قدرتی خطرہ سیلاب ہے اور اس سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد متاثر ہوتی ہے۔تقریباً ہر سال فصلوں، مویشیوں، جنگلات، ماہی گیری، مکانات، خوراک ذخیرہ کرنے کی جگہوں اور دیگر بہت سی چیزوں کو کافی نقصان پہنچتا ہے۔سڑکوں، پُلوں، ٹیوب ویلوں وغیرہ جیسے بنیادی ڈھانچے بھی متاثر ہوتے ہیں۔

پوری جماعت کو گفتگو میں شامل کریں کہ سیلاب کے خطرے کی صورت میں کون سی احتیاطی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔

طلبہ کو چھوٹے چھوٹے گروہوں میں اس بات پر تبادلۂ خیال کرنے کا کہیں کہ برفانی تودہ کیا ہوتا ہے اور یہ کیسے اور کہاں تشکیل پاتا ہے، اس کے نتیجے میں کون سب سے زیادہ متاثر ہوسکتا ہے اور کون سی احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہییں۔

حوالہ برائے اساتذہ

مندرجہ ذیل معلومات طلبہ کے ساتھ شیئر کریں۔

برفانی تودے زیادہ تر اونچائی پر ہوتے ہیں جہاں شدید برف باری ہوتی ہے۔ پاکستان میں سیاچن کے علاقے میں برفانی تودے کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان سے زیادہ نقصان نہیں ہوتا کیونکہ اس اونچائی پر صرف قلیل تعداد میں پاکستانی فوجی تعینات ہیں۔ تاہم 2010ء میں ایک تباہ کن برفانی تودہ گر گیا جس کی وجہ سے 24 پاکستانی فوجی شہید ہوگئے۔

2011 – 2012ء کا موسم سرما انتہائی سخت تھا۔شدید برف باری ہوئی اور درجۂ حرارت میں شدید کمی ہوئی جس کے نتیجے میں متعدد برفانی تودے گر گئے اور سگران گاؤں اور وادیِ نیلم سمیت بہت سے دیہات کو نقصان پہنچا۔ کئی مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے اور بہت سے لوگ لاپتا اور زخمی ہوئے۔

برفانی تودے زیادہ تر شدید برف باری کی وجہ سے بنتے ہیں۔ اس علاقے میں انسانی سرگرمیاں بھی برفانی تودے کو متحرک کرسکتی ہیں۔ اونچائی پر خطرہ زیادہ ہوتا ہے، لیکن بڑے پیمانے پر برف کا گرنا برفانی پہاڑوں کے اطراف میں کسی کے لیے بھی مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔ کوہ پیما، اِسکی باز، اور برف گاڑی والے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ برفانی تودے کے راستے سے باہر نکلنے کے لیے بہت کم مہلت ملتی ہے، لہٰذا اگر کوئی برفانی پہاڑ پر کوہ پیمائی کرنے یا اسکی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو علاقے کے موسمی حالات سے اچھی طرح آگاہ ہونا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔

سب سے زیادہ برفانی تودے سوئٹزرلینڈ میں پائے جاتے ہیں، جس کے بعد فرانس اور امریکا کا نمبر آتا ہے۔ نیپال میں بھی ہر سال بہت سے خطرناک برفانی تودے گرتے ہیں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 2–3 کرسکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' کے تحت درج کردہ سرگرمی 'ب' انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 5.6: آبادی (Population)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد، طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- 'شرحِ نمو' اور 'گنجان آبادی' کی اصطلاحات بیان کرسکیں۔
- پاکستان میں آبادی کی کثرت کے عوامل واضح کرسکیں۔
- طلبہ کے معیارِ زندگی پر بڑھتی ہوئی آبادی کے اثرات واضح کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

شرحِ نمو، ضرب، وسائل، گنجائیت، کنبہ، استطاعت، ناخواندگی، کفالت، رکاوٹ، غیرمتوازن، انفرادی توجہ، ترقیاتی کام

منصوبہ بندی برائے سبق—1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

پوری جماعت کو گفتگو میں شامل کریں اور موضوع سے متعلق طلبہ کی گزشتہ معلومات اخذ کروانے کے لیے سوالات پوچھیں۔

آپ کے خیال میں پاکستان کی آبادی کتنی ہے؟

اگر آپ کی جماعت میں طلبہ کی تعداد دگنی ہوجائے تو جماعت کیسی نظر آئے گی اور طلبہ اور اساتذہ کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا؟

ہمارا ملک پاکستان جس علاقے پر محیط ہے وہ چھوٹا ہے اور اس میں اضافہ نہیں ہوگا۔ تو اگر آبادی بڑھتی رہی تو کیا ہوگا؟

اگر خوراک اور پانی کی فراہمی یکساں رہے (اس میں انتہائی کمی بھی آسکتی ہے کیونکہ زرعی زمین مکانات کی تعمیر کے لیے استعمال کی جائے گی)؟

اگر ٹریفک بڑھتی رہے تو سڑکوں کا کیا حال ہوگا؟

آبادی میں اضافے کے بارے میں طلبہ کی معلومات جاننے کے لیے سوالات پوچھنا جاری رکھیں۔ جماعت میں گفتگو آگے بڑھاتے ہوئے متعلقہ نکات چاک بورڈ پر درج کریں۔

حوالہ برائے اساتذہ

- اقوامِ متحدہ کے تازہ ترین اعداد و شمار کی عالمی پیمائش کی بنیاد پر ہفتہ ۷ مئی ۲۰۲۲ء تک پاکستان کی موجودہ آبادی ۲۲۸,۷۸۴,۸۸۴ ہے۔
- اقوامِ متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں ۲۰۲۰ء کی آبادی کا تخمینہ وسط سال میں ۲۲۰,۸۹۲,۳۴۰ افراد لگایا گیا ہے۔
- پاکستان کی آبادی دنیا کی کُل آبادی کا ۲ء۸۳٪ ہے۔
- پاکستان آبادی کے لحاظ سے ممالک (اور انحصار) کی فہرست میں پانچویں نمبر پر ہے۔
- پاکستان میں آبادی کی کثافت ۲۸۷ فی کلومیٹر اسکوائر (۷۴۲ افراد فی ایم آئی اسکوائر) ہے۔
- پاکستان کا مجموعی رقبہ ۷۷۰,۸۸۰ کلومیٹر اسکوائر (۲۹۷,۶۳۸ مربع میل) ہے۔
- ۳۵ء۱ فیصد آبادی شہری ہے (۲۰۲۰ء میں ۷۷,۴۳۷,۷۲۹ افراد)
- پاکستان میں آبادی کی اوسط عمر ۲۲ء۸ سال ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں زیادہ آبادی کی بنیادی وجہ غربت ہے۔ لوگ زیادہ آبادی کے سخت نتائج سے باخبر اور واقف نہیں ہیں۔

اس کے علاوہ بہتر طبی سہولیات کی وجہ سے اموات کی شرح میں کمی آبادی میں اضافے کا باعث بنی ہے۔

بلند شرح پیدائش اور کم شرح اموات دونوں پاکستان کی زیادہ آبادی کے مسئلے کی بنیادی وجوہات ہیں۔ روزانہ اوسطاً 18,593 بچے پیدا ہوتے ہیں (ایک گھنٹے میں 774.70) اور روزانہ اوسطاً 4,698 اموات ہوتی ہیں (ایک گھنٹے میں 195.76)۔

پاکستان کی آبادی زیادہ لیکن ملک کا رقبہ کم: پاکستان آبادی کے اعتبار سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے لیکن یہ زمین کی سطح کے صرف 0.59 فیصد رقبے پر محیط ہے۔ زیادہ آبادی والے دیگر ممالک کے مقابلے میں پاکستان سب سے کم رقبہ رکھتا ہے۔

30 سال میں آبادی دگنی ہوسکتی ہے: اقوامِ متحدہ کے مطابق 2050ء تک پاکستان کی آبادی بڑھ کر 400 ملین ہو جائے گی جس کا مطلب ہے کہ یہ موجودہ آبادی سے دوگنی ہو جائے گی۔

بچے زیادہ، بڑے کم: شرحِ پیدائش زیادہ ہونے کے نتیجے میں پاکستان کی 60 فیصد آبادی اب بھی 30 سال سے کم عمر ہے۔ اس کے نتائج خطرناک ہیں کیونکہ زیادہ بچوں کی پرورش کے لیے مزید وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ تقریباً 39 فیصد خاندان غربت میں زندگی گزار رہے ہیں، اور اتنے سارے بچوں کے لیے وسائل کی فراہمی مشکل ہوسکتی ہے۔

غربت کو کم کرنے میں تعلیم ایک اہم قدم ہے۔ جب طلبہ کی تعداد زیادہ ہو تو تعلیم پر بھی اثر پڑتا ہے۔ پاکستان میں اسکول کے متوقع سال 8.1 سال سے بھی کم ہیں جو دنیا میں تقریباً سب سے کم ہے۔

پاکستان میں پناہ گزینوں کی تعداد زیادہ ہے: دنیا میں سب سے زیادہ پناہ گزین پاکستان میں آباد ہیں۔

زیادہ آبادی غذائی عدم تحفظ کا باعث بن سکتی ہے: پاکستان کا تقریباً 60 فیصد حصہ پہلے ہی غذائی عدم تحفظ کا شکار ہے۔ اگر آبادی میں اضافہ ہوتا رہا تو شہری علاقوں میں زیادہ بھیڑ ہونے کی وجہ سے لوگ آبادکاری کے لیے زرعی زمینیں استعمال کرنے لگیں گے۔ اس سے زرعی پیداوار میں کمی آئے گی جس سے وسائل مزید نایاب اور مہنگے ہو جائیں گے۔ موجودہ غذائی عدم تحفظ کے نتیجے میں غذائی قلت اور نشوونما کا مسئلہ پہلے ہی موجود ہے۔

زیادہ آبادی سے پانی کی فراہمی متاثر ہوتی ہے: آبادی میں اضافے کی وجہ سے پاکستان میں پانی کی فراہمی کم ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے علاقے بھی ہیں جہاں پینے کا پانی دستیاب نہیں ہے۔

غربت کے ساتھ زیادہ آبادی صحت اور تعلیم کی سہولیات میں پسماندگی کا باعث بنتی ہے اور لوگوں کے معیارِ زندگی کو بری طرح متاثر کرتی ہے۔ نتیجتاً چائلڈ لیبر، ناخواندگی، خاندانی تنازعات وغیرہ عام ہیں۔

پاکستان کی آبادی میں اضافے میں تبدیلی کو متاثر کرنے کے لیے پالیسی میں تبدیلیاں ضروری ہیں۔ اس مسئلے کی سنگینی کا احساس کرنے اور اپنی اگلی نسل پر اس کے اثرات کے حوالے سے، پاکستان میں زیادہ آبادی کے بارے میں حقائق سمجھنا ایک اہم قدم ہے۔

طلبہ کی سبق کے بارے میں سمجھ کا جائزہ لینے کے لیے چار چار طلبہ پر مشتمل گروہ بنائیں اور ان سے مندرجہ ذیل چارٹ بنانے اور مل کر کام کرتے ہوئے اسے پُر کرنے کا کہیں۔ وہ اپنی درسی کتاب سے مدد لے سکتے ہیں۔ اساتذہ کے حوالہ کے لیے دیے گئے مندرجہ بالا نوٹ بھی پرنٹ کر کے حوالہ کے لیے طلبہ کو دیے جا سکتے ہیں۔

پاکستان میں آبادی کی گنجانیت		
اسباب	اثرات	حل

چارٹ جماعت میں آویزاں کیا جاسکتا ہے۔

کلاس ورک: طلبہ ’آزمائشی مشق‘ سے سوال نمبر 1–3 اور ’مزید سیکھیں‘ کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ ’آزمائشی مشق‘ سے سوال ’ب‘ اور ’مزید سیکھیں‘ کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 2 انجام دے سکتے ہیں۔

باب ۶

معاشیات (Economics)

سبق 6.1: اشیا اور خدمات

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- 'اشیا' اور 'خدمات' کی اصطلاحات کی تعریف کرسکیں۔
- سرکاری اور نجی اشیا اور خدمات میں فرق کرسکیں۔
- صارفین اور پیدا کنندگان کے افعال کی نشان دہی کرسکیں۔
- اشیا اور خدمات (سڑک، اسپتال، اسکول، بجلی وغیرہ) کے عوض ادا کیے جانے والے ٹیکس اور حکومتی قرضوں کی اہمیت پہچان سکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

معاشیات، مادی، سہولیات، مرمت، حجام، معاوضہ، عوض، درجہ بندی، پیدا کنندگان، صارفین، انفرادی، تشکیل، گردش، نجی، مہیا، خورد و نوش، تراش خراش، بلا تفریق، بلدیاتی، عجائب گھر، لا محدود، قلت، ترسیل، افراطِ زر، بوجہِ رسد، بوجہ مالیت، سرمایہ، خطیر، فلاحی، بانڈز

منصوبہ بندی برائے سبق —1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

طلبہ سے پوچھیں کہ وہ 'اشیا اور خدمات' سے کیا سمجھتے ہیں۔ ان کے جوابات سنیں اور جماعت میں موجود چند اشیا کی طرف اشارہ کریں، جیسے کتابیں، اسٹیشنری، عینک، کرسیاں اور میزیں۔ اس پہلو کو نمایاں کریں کہ یہ ٹھوس چیزیں ہیں، جیسا کہ کوئی انھیں چھو سکتا ہے۔ جو لوگ سامان خریدتے ہیں وہ صارفین ہیں اور جو یہ چیزیں بناتے ہیں وہ پیدا کنندگان ہیں۔

طلبہ ٹھوس اور غیر ٹھوس اشیا کی واضح تفہیم کے لیے مندرجہ ذیل ورک شیٹ بھر سکتے ہیں۔ اضافی کام کے طور پر انھیں دونوں گروہ میں مزید چار چار اشیا شامل کرنے کو کہیں۔

نام: ______________________________

شے سے مراد کوئی ایسی چیز ہے جسے آپ خرید سکتے اور استعمال کرسکتے ہوں۔ اشیا ایسی چیزیں ہوتی ہیں جنھیں رکھا، کھایا یا استعمال کیا جاسکتا ہے۔	خدمات سے مراد ایسی چیزیں یا کام ہیں جو کوئی دوسرا شخص آپ کے لیے انجام دے۔ جب آپ خدمات خریدتے ہیں تو درحقیقت آپ لوگوں سے اپنا کام کرواتے ہیں۔ آپ کوئی ایسی چیز نہیں خرید رہے ہوتے جسے آپ چھو یا پکڑ سکیں۔
نیچے دی گئیں تمام مثالیں پڑھیں اور بتائیں کہ آپ ان میں اشیا خرید رہے ہیں یا خدمات۔ ہر لکیر پر 'شے' یا 'خدمت' کے الفاظ لکھیں۔	

	۱. آپ نے بال کٹوائے۔ ۲. آپ نے کتاب میلے سے ایک کتاب خریدی۔ ۳. آپ نے پھول فروش سے اپنی امی کے لیے پھول خریدے۔ ۴. آپ نے اپنے لان کی دیکھ بھال کے لیے مالی رکھا۔ ۵. آپ ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لیے گئے۔ ۶. آپ نے سالگرہ کا تحفہ دینے کے لیے ایک گیم خریدا۔ ۷. آپ نے اپنا بے ترتیب کمرہ صاف کرنے کے لیے اپنی بہن کو ۵۰ روپے دیے۔ ۸. آپ نے آئس کریم ٹرک سے کون آئس کریم خریدی۔ ۹. آپ نے سفر کے لیے ہوائی جہاز استعمال کیا۔ ۱۰. آپ کے دوست نے آپ کو اپنا کرکٹ کا بلّا ۱۰۰ روپے میں فروخت کیا۔

'سوچیں، ساتھی بنائیں اور شیئر کریں' کی حکمتِ عملی استعمال کرتے ہوئے جانچیں کہ طلبہ نجی اور عوامی اشیا اور خدمات سے کیا سمجھتے ہیں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی کی طرف رُخ کریں اور نجی اور عوامی خدمات اور اشیا کے درمیان فرق پر تبادلۂ خیال کریں۔

طلبہ کے جوابات سنیں اور ان سے مثالیں پوچھیں۔ بورڈ پر نجی اور عوامی اشیا اور خدمات کی فہرست بنائیں۔ عوامی خدمات ذہن نشین کروانے کے لیے درج ذیل پبلک یوٹیلیٹی چارٹ کا استعمال کریں۔

انٹرنیٹ کے ذریعے نجی اور عوامی اشیا اور خدمات، نیز پیداکنندگان اور صارفین کے تصور سے متعلق ویڈیوز دکھائیں تاکہ یہ تصورات ذہن نشین ہوسکیں۔ طلبہ کے ساتھ کتاب کے متعلقہ صفحات کا مطالعہ کریں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–4 کر سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1-2 انجام دے سکتے ہیں۔

منصوبہ بندی برائے سبق—2

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

قلت (Scarcity)

چار چار طلبہ پر مشتمل گروہوں بنائیں اور ان سے کہیں کہ وہ ان چیزوں (اشیا اور خدمات) کی فہرست بنائیں جو پاکستان میں کم ہیں۔ مثال کے طور پر، کچھ کھانے پینے کی اشیا مثلاً آٹا، چینی، دال، گوشت، کچھ سبزیاں وغیرہ بھی، پانی، بجلی، رہائش وغیرہ۔

ہر گروہ کے نمائندے سے کہیں کہ وہ اپنی فہرست جماعت کے سامنے پیش کریں۔ متعلقہ متن پڑھیں۔

ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں کہ ہمارے ملک میں جو چیزیں کم ہیں ان میں سے کچھ کو سمجھ داری سے کیسے استعمال کیا جاسکتا ہے تاکہ ان کی کمی کو کم کیا جاسکے۔

طلبہ کو مندرجہ ذیل چارٹ دکھائیں اور کھانے پینے کی اشیا کے ضیاع کی وجوہات، اس کی بربادی سے بچنے اور کھانے کی قلت کم ہونے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کریں۔

ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں ہر سال 36 ملین ٹن خوراک ضائع ہوتی ہے۔ یہ خوراک کراچی، لاہور اور حیدر آباد کے تمام شہریوں کے دوپہر اور رات کے کھانے کے برابر ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں 40 فیصد خوراک ضائع ہو جاتی ہے۔ اس میں سپلائی چین (پیداوار، فصل کے بعد ہینڈلنگ، ایگرو پروسیسنگ، تقسیم اور کھپت) کے دوران خوراک کا نقصان شامل ہے جو ہر سال ہوتا ہے۔

شدید موسمی حالات کی وجہ سے ملک میں خوراک کا نقصان زرعی محکموں کے تخمینوں سے زیادہ ہونے کی توقع ہے۔ ضائع شدہ خوراک میں ضائع ہونے والا کھانا اور گم ہوجانے والا کھانا، دونوں شامل ہیں۔

شادی کی تقریبات اور پارٹیوں میں بھی کھانے کا ضیاع عام ہے۔

پاکستان غذائی عدم تحفظ کا شکار ہے لہٰذا ہر قیمت پر خوراک کے ضیاع سے گریز کیا جانا چاہیے۔ (ڈان، دی بزنس اینڈ فنانس ویکلی میں شائع شدہ، 12 مارچ 2018ء)

پانی اور بجلی کی قلت پر بھی تبادلہ خیال کریں، اس سے اشیا کی پیداوار پر کیا اثر پڑ سکتا ہے اور اس کے کچھ حل کیا ہو سکتے ہیں۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور پانی کی قلت اس کی خوراک کی پیداوار کو متاثر کرتی ہے۔بجلی کی قلت کاروباری اور صنعتی شعبوں میں مسائل کا سبب بنتی ہے۔

افراطِ زر (Inflation)

حوالہ برائے اساتذہ

اساتذہ افراط زر کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کرنے کے لیے سبق سے پہلے درج ذیل ویڈیو دکھا سکتے ہیں۔ طلبہ کے لیے پوری ویڈیو کو سمجھنا تھوڑا مشکل ہوسکتا ہے؛ تاہم ابتدائی حصہ (0:00 سے 3:31) مددگار ثابت ہوگا۔

لنک: افراطِ زر https://www.youtube.com/watch?v=UMAELCrJxt0

افراطِ زر کی اہم وجوہات (Causes of inflation)

<u>افراطِ زر بوجہ رسد</u>- مجموعی رسد کے مقابلے میں مجموعی طلب زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے (بہت تیزی سے اضافہ ہونا)

<u>افراطِ زر بوجہ مالیت</u>- مثال کے طور پر تیل کی زیادہ قیمتیں زیادہ لاگت میں اضافہ کر رہی ہیں۔

<u>قدر گھٹنا</u>- درآمدی اشیا کی بڑھتی ہوئی لاگت اور مقامی طلب میں بھی اضافہ۔

<u>اجرت میں اضافہ</u>- زیادہ اجرت کمپنیوں کی لاگت میں اضافہ کرتی ہے اور صارفین سے ہونے والی آمدن کا بڑا حصہ یونہی خرچ ہوجاتا ہے۔

<u>افراطِ زر کے خدشات</u>- افراطِ زر کے خدشات کی وجہ سے مزدور اجرت میں اضافے کا مطالبہ کرتے ہیں اور کمپنیاں قیمتوں میں اضافہ کر دیتی ہیں۔

افراط زر کے مطلب پر غور کرنے کے لیے 'سوچیں، ساتھی بنائیں اور شیئر کریں' کی حکمتِ عملی استعمال کریں۔ بورڈ پر 'افراطِ زر' لکھیں اور طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی سے تبادلۂ خیال کریں کہ اس کا کیا مطلب ہے اور وہ جماعت کے سامنے روزمرہ کی کسی مثال سے اس کی وضاحت کیسے کر سکتے ہیں۔

طلبہ کے جوابات سنیں اور ان سے مثالیں پوچھیں۔

غبارے کی مثال دے کر وضاحت کریں۔ جب غبارے کو پھلایا جاتا ہے تو اس کا سائز بڑھ جاتا ہے؛ جب قیمتوں میں اضافہ کیا جاتا ہے تو اشیا کی لاگت بڑھ جاتی ہے یا وہ زیادہ مہنگی ہوجاتی ہے۔ طلبہ سے پوچھیں کہ کیا ان کے خیال میں انھیں کوئی گیم، اسکول یونیفارم، اسکول بیگ، جوتے، کرکٹ کا بلّا، کھلونے وغیرہ

خریدنے کے لیے اس رقم سے زیادہ ادائیگی کرنی ہوگی جو انھوں نے پچھلے سال اسی سامان کی خریداری کے لیے ادا کی تھی۔

جماعت میں گفتگو آگے بڑھائیں اور پھر طلبہ کے ساتھ متعلقہ صفحات پڑھیں۔ دو قسم کی افراط زر کی وضاحت کریں جن کا کتاب میں ذکر کیا گیا ہے۔

ٹیکس (Tax)

ٹیکس حکومت کی جانب سے افراد اور اداروں پر لگایا جاتا ہے جسے دینا لازم ہوتا ہے۔ ٹیکس کی رقم سے، حکومت عوامی مقامات اور خدمات کا نظام چلاتی ہے، جیسے کہ سڑکیں اور اسکول بنانا، یا سماجی تحفظ اور صحت کا نظام چلانا۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 5–6 اور 'ب' کر سکتے ہیں۔

سبق 6.2: تجارت (Trade)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- اہم ذرائع آمد و رفت کی نشان دہی کرسکیں۔
- 'تجارت'، 'برآمدات' اور 'درآمدات' کی اصطلاحات کی تعریف کرسکیں۔
- پاکستان کی ترقی میں بین الاقوامی تجارت کی اہمیت واضح کرسکیں۔
- قلت اور افراطِ زر کی مختلف وجوہات اور اقسام بیان کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

زرخیز، زرعی، خوردونوش، آلات، انحصار، پیداوار، تبادلہ، برآمد، مصنوعات، پام آئل، بین الاقوامی، تجارتی روابط، منحصر، منڈی، متوسط، مانگ، آمد و رفت، نقل و حرکت، مال بردار

منصوبہ بندی برائے سبق —1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

حوالہ برائے اساتذہ

قومی معیشت کی ترقی اور عالمی منڈی کی توسیع کے لیے برآمدات اور درآمدات اہم اور ضروری ہیں۔ ہر ملک کے پاس کچھ وسائل اور مہارتیں ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، کچھ ممالک قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں، جیسے فوسل ایندھن، قیمتی دھاتیں اور معدنیات یا لکڑی، جبکہ بعض دوسرے ممالک کے پاس اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے یہ وسائل کافی مقدار میں نہیں ہوتے۔ دوسری طرف کچھ ممالک ٹیکنالوجی میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں اور ان کی ٹیکنالوجی کا شعبہ بے حد آگے ہے۔

بہت سے ممالک کو ایسی اشیا کی ضرورت ہوتی ہے جو مقامی طور پر آسانی سے دستیاب نہ ہوں اور انھیں دوسرے ممالک سے حاصل کرنا یا درآمد کرنا زیادہ آسان ہو۔ کسی ملک میں تیار کردہ مصنوعات کے لیے کئی بار خام مال درآمد کیا جاتا ہے اور پھر تیار شدہ مصنوعات کو زیادہ قیمت پر برآمد کیا جاتا ہے۔

اگر برآمدات درآمدات سے زیادہ ہوں تو ملک کی معیشت بہتر ہوجاتی ہے۔ زیادہ برآمدات کا مطلب ہے اشیا کی زیادہ پیداوار، زیادہ ملازمتیں اور زیادہ پیسہ آنا، نتیجتاً ملک کی دولت میں اضافہ۔ تاہم اگر کسی ملک کی درآمدات اس کی برآمدات سے زیادہ ہیں تو برآمدات کے ذریعے آنے والی رقم سے زیادہ رقم ملک

سے باہر جارہی ہے۔ ایسی صورتحال کسی ملک کی معیشت کے لیے اچھی نہیں ہوتی اور اگر یہ سلسلہ جاری رہے تو طویل عرصے کے دوران ملک کو عالمی بینک سے قرضے لینے پڑیں گے جو اسے ملکی معیشت پر بھاری بوجھ ڈالتے ہوئے سود کے ساتھ واپس کرنا پڑیں گے۔

طلبہ سے پوچھیں کہ وہ 'برآمدات' اور 'درآمدات' سے کیا سمجھتے ہیں۔ ان سے سوچنے کو کہیں اور پھر اپنے برابر میں بیٹھے ساتھیوں کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں۔ پوری جماعت کو گفتگو میں شامل کریں اور مندرجہ ذیل پر تبادلۂ خیال کریں:

- برآمدات اور درآمدات کیا ہیں؟
- جب درآمدات برآمدات سے زیادہ ہوتی ہیں تو کیا ہوتا ہے؟
- سامان کی برآمد یا درآمد کے لیے استعمال ہونے والی نقل و حمل کے ذرائع کیا ہیں؟
- پاکستان کی چند برآمدات کون کون سی ہیں؟
- پاکستان کی چند درآمدات کون کون سی ہیں؟

انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے، درآمدات و برآمدات اور خاص طور پر پاکستان کی برآمدات و درآمدات پر چند ویڈیوز دکھائیں تا کہ دونوں موضوعات ذہن نشین ہوں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–4 اور 'ب' انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 6.3: کاروبار (Entrepreneurship)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- کاروباری ذہنیت کو بیان کرسکیں۔
- کاروبار کی مختلف اقسام کو واضح کریں اور ان کے مابین فرق کو بیان کرسکیں۔
- کاروبار کے مختلف رویوں کو بیان کریں اور ان کی افادیت بتا سکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

صلاحیتیں، روزگار، کاروباری ذہنیت، ٹریول ایجنسی، کریانہ اسٹور، کنسلٹنٹ، معقول، پُرکشش تنخواہ، مراعات، اسٹاف، ای کامرس، توسیع پذیر، جدت پسندی، غیر منافع بخش، کلیدی، اجاگر، خود احتسابی، مبالغہ آرائی

منصوبہ بندی برائے سبق — 1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

بورڈ پر 'کاروبار' (Entrepreneur) کا لفظ لکھیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ وہ اس سے کیا سمجھتے ہیں۔ انھیں اس بارے میں اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی سے بات چیت کرنے کا موقع دیں اور پھر کچھ طلبہ کے جوابات سنیں۔

چار چار طلبہ پر مشتمل گروہوں ترتیب دیں۔ ان سے کہیں کہ وہ باہمی تدریس کی حکمتِ عملی 'راؤنڈ رابن' استعمال کریں اور باری باری صفحہ 87 سے 90 پر دیا

گیا متن پڑھیں۔ اپنے گروہ میں طلبہ کو اپنے پڑھے ہوئے حصے کی وضاحت یا تشریح بھی کرنی چاہیے تاکہ گروہ کے تمام طلبہ شامل ہوں اور توجہ دیں۔

ایک بار جب یہ سرگرمی مکمل ہو جائے تو طلبہ کو سمجھائیں کہ وہ اپنے آپ کو کم عمر کاروباری شخصیت تصور کرتے ہوئے نیچے دی گئی ہدایات کی روشنی میں اپنا کاروباری منصوبہ لکھیں۔

طلبہ کو ترغیب دینے کے لیے درج ذیل پوسٹر بھی لگائیں۔

ہدایات:

کاروباری خیال:

- آپ کا خیال کیا ہے؟
- آپ کوئی مصنوعات پیش کرنا چاہتے ہیں یا خدمات؟
- آپ کے خیال کو منفرد کیا بناتا ہے؟
- اپنے حریفوں کی شناخت کریں۔
- لوگ آپ کے برانڈ یا سروس کا انتخاب کیوں کریں گے؟

کاروباری نام:

- ایک ایسا نام منتخب کریں جو منفرد ہو، جسے یاد رکھا جاسکے اور اپنے برانڈ کا پیغام پہنچائے۔

ٹارگٹ مارکیٹ:

- آپ کے گاہک کون ہوں گے؟ مرد، خواتین، مرد اور عورتیں، بچے، بوڑھے افراد، عمر گروہ، ان کا مقام، آپ کے ٹارگٹ گروہ کے مفادات وغیرہ

مارکیٹنگ:

- آپ لوگوں کو اپنے کاروبار کے بارے میں کیسے آگاہ کریں گے؟

قیمت اور منافع:

- منافع = آمدنی – اخراجات
- اخراجات کا حساب لگائیں اور پھر منافع کا مارجن مقرر کریں
- سوچیں کہ آپ منافع کے ساتھ کیا کریں گے۔ کاروبار میں دوبارہ سرمایہ کاری کریں یا خرچ کریں!

طلبہ اپنے کاروباری منصوبے دوسرے طلبہ کے ملاحظے کے لیے جماعت میں سوفٹ بورڈ پر چسپاں کرسکتے ہیں یا انھیں جماعت کے سامنے اپنا منصوبہ پیش کرنے کے لیے بلایا جاسکتا ہے۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–3 اور 'ب' انجام دے سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 6.4: زر کا اِرتقا (Evolution of money)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- برصغیر میں سکوں اور کاغذی نوٹ کی تاریخ بیان کرسکیں۔

- مثالوں کے ساتھ ذریعے اور تجارت کے ارتقا، بارٹر نظام کی شروعات سے پیسے کی ایجاد تک کو بیان کرسکیں۔
- مختلف ممالک کی کرنسی کی شناخت کرسکیں۔
- لوگوں کی زندگی میں پیسے کی اہمیت اور کردار کو واضح کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

زر، متبادل، بارٹر، فصل، کوڑی، نقش، مہر، ٹھپہ، مرکب، خلجی، کرنسی، زرِ قانونی، کرنسی ایکسچینج، نقدی، پلاسٹک منی، سود، اجناس، بقا، آسائشیں، تعطیلات

منصوبہ بندی برائے سبق —1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

سبق کے آغاز کے لیے، KWL حکمتِ عملی استعمال کرتے ہوئے موضوع سے متعلق طلبہ کی گزشتہ معلومات جانچیں۔ ان سے کہیں کہ وہ 'مجھے کیا معلوم ہے' کا کالم پُر کرتے وقت زر کے ارتقا پر توجہ دیں (ارتقا کے معنی بیان کریں)۔

جب طلبہ پہلا اور دوسرا کالم بھرلیں تو انھیں یہ معلومات اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی سے شیئر کرنے کی اجازت دیں۔ چند طلبہ سے یہ بھی پوچھیں کہ وہ جماعت کو بتائیں کہ انھیں کیا معلوم ہے اور وہ کیا جاننا چاہتے ہیں۔ زر کے ارتقا پر مختصر سی گفتگو کریں۔

موضوع: زر کا ارتقا

KWL		
مجھے کیا معلوم ہے	مجھے کیا جاننا ہے	میں نے کیا سیکھا

پھر چار چار طلبہ پر مشتمل گروہوں بنائیں اور گروہ کو ایک چارٹ پیپر دیں۔ وضاحت کریں کہ وہ سب مل کر زر کے ارتقا پر ایک ٹائم لائن بنائیں گے۔ طلبہ اپنی درسی کتاب اور اُن نوٹس کی مدد لیں جو انھوں نے مذکورہ موضوع سے متعلق ویڈیوز دیکھتے ہوئے بنائے تھے۔ ٹائم لائن میں برصغیر میں سکّوں اور کاغذی نوٹ کی تاریخ بھی شامل ہونی چاہیے۔ ٹائم لائن کے لیے وہ اپنی مرضی کا فارمیٹ استعمال کرسکتے ہیں۔ اساتذہ جماعت میں چکر لگائیں اور معاونت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات یقینی بنائیں کہ کام کے دوران تمام طلبہ یکساں طور پر حصہ لیں۔

دنیا کی کرنسیاں (Global currencies)

وضاحت کریں کہ مختلف ممالک کی اپنی کرنسی ہے اور اگر آپ کسی دوسرے ملک جاکر کچھ خریدنا چاہیں تو آپ کو اپنے پیسوں کا اس ملک کی کرنسی سے تبادلہ کروانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مختلف کرنسیوں کے لیے شرحِ تبادلہ مختلف ہے اور یہ روزانہ کی بنیاد پر بھی بدل سکتی ہے۔

طلبہ کے ساتھ متعلقہ مواد پڑھیں۔ کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ کے استعمال اور الیکٹرانک منی ٹرانسفر کا جائزہ لیں۔

طلبہ سے کہیں کہ وہ صفحہ 87 پر نقشہ ملاحظہ کریں، ممالک اور ان میں استعمال ہونے والی کرنسی کی فہرست بنائیں اور پھر مزید پانچ ممالک اور ان کی کرنسی کو فہرست میں شامل کریں۔ نقشے پر ان ممالک کا پتا بھی لگائیں۔

مکمل جماعت کو گفتگو میں شامل کرتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں کہ انھوں نے جو ممالک اور کرنسیاں شامل کی ہیں، ان کے بارے میں بتائیں۔ یہ بھی پوچھیں کہ کیا انھوں نے کبھی غیر ملکی کرنسی استعمال کی تھی، اور اگر کی تھی تو کون سی اور کہاں۔

ہماری زندگی میں پیسہ

طلبہ سے پوچھیں کہ کیا انھیں جیب خرچ ملتا ہے اور وہ اسے کیسے خرچ کرتے ہیں۔ بورڈ پر 'اجناس'، 'ضروریات'، 'سہولیات' اور 'عیش و آرام' کے الفاظ لکھیں۔ طلبہ سے پوچھیں کہ وہ ان الفاظ سے کیا سمجھتے ہیں۔ ہر ایک کے لیے مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

طلبہ سے یہ بھی کہیں کہ وہ اپنے والدین سے بات چیت کریں کہ کوئی مخصوص جنس ایک خاص گروہ میں کیوں آتی ہے اور عیش و آرام کی اشیا کو کم کرنا اور سہولیات پر خرچ ہونے والی رقم کو بھی کم کرنا کیسے ممکن ہے۔ طلبہ کو پیسہ خرچ کرتے وقت بچت کرنے اور صحیح انتخاب کرنے کی عادت پیدا کرنے کی ترغیب دیں۔

طلبہ سبق کے اختتام پر اپنے KWL چارٹ کا تیسرا کالم بھر سکتے ہیں۔

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1-4 اور 'ب' کر سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 6.5: بینک (Bank)

حاصلاتِ تعلّم (Teaching objectives)

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- عام افراد کی زندگی اور کاروبار چلانے کے لیے تجارتی بینکوں کے کردار کی وضاحت کرسکیں۔
- بینک دولت پاکستان کے کردار کی وضاحت کرسکیں۔

ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

ساہوکار، گردش، انفرادی، سیونگ اکاؤنٹ، کرنٹ اکاؤنٹ، ڈپازٹ لاکرز، ڈیمانڈ ڈرافٹ، پے آرڈر، توسیع، زرمبادلہ

منصوبہ بندی برائے سبق —1

دورانیہ: 40 منٹ (Duration)

طریقۂ تدریس (Methodology)

بورڈ پر 'بینک' کا لفظ لکھیں اور طلبہ سے کہیں کہ وہ بینکوں کے بارے میں اپنی تمام تر معلومات اپنے برابر میں بیٹھے ساتھی کے ساتھ 'سوچیں، ساتھی بنائیں اور شیئر کریں'۔

بینک دولت پاکستان (اسٹیٹ بینک آف پاکستان) کے افعال اور اختیارات پر گفتگو کریں۔ انٹرنیٹ کی مدد سے، طلبہ کو بینک دولت پاکستان کا ورچوئل ٹور کروائیں۔

جماعت میں گفتگو شروع کریں۔ طلبہ سے ان کی پیشگی معلومات کا جائزہ لینے کے لیے مندرجہ ذیل سوالات پوچھیں۔

- کیا آپ کبھی کسی بینک میں گئے ہیں؟
- وہ جگہ اندر سے کیسی دکھتی ہے ؟
- بینک کیوں اہم ہیں ؟
- وہ کون سی خدمات فراہم کرتے ہیں ؟ (کریڈٹ، ڈیبٹ، بچت سرٹیفکیٹ، قرض، لاکرز، کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ، یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی، اے ٹی ایم مشینیں وغیرہ)
- جن لوگوں کا بینک میں اکاؤنٹ ہو، انھیں کیا کہتے ہیں؟
- آپ کے والدین کون سی خدمات حاصل کرتے ہیں ؟
- آپ کے خیال میں جن لوگوں کا بینک اکاؤنٹ نہیں ہوتا وہ اپنے اضافی پیسے کیسے رکھتے ہیں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنا محفوظ ہے ؟

حوالہ برائے اساتذہ

'بینک ایک مالیاتی ادارہ ہے جو کسی ملک کی معیشت کا ایک اہم حصہ ہے۔ بینکوں کو ڈپازٹ وصول کرنے اور قرض دینے کا لائسنس دیا جاتا ہے۔ وہ دیگر مالیاتی خدمات بھی فراہم کرتے ہیں جیسے دولت کا انتظام، کرنسی کا تبادلہ، اور محفوظ ڈپازٹ باکس یا لاکرز۔ کئی مختلف قسم کے بینک ہیں جن میں ریٹیل بینک، کمرشل یا کارپوریٹ بینک اور انویسٹمنٹ بینک شامل ہیں۔ زیادہ تر ممالک میں بینکوں کو قومی حکومت یا مرکزی بینک کے ذریعہ ریگولیٹ کیا جاتا ہے۔'

— ایڈم بارون

بینکاری کی تاریخ (History of bank)

ابتدائی کرنسیاں ڈھالے جانے کے بعد سے کسی نہ کسی شکل میں بینکنگ موجود رہی ہے۔ امیر لوگ اپنے پیسے محفوظ جگہ پر ذخیرہ کرنا چاہتے تھے۔ قدیم سلطنتوں کو اشیا کی تجارت، ٹیکس جمع کرنے اور دولت کی تقسیم کے لیے ایک عملی مالیاتی نظام کی بھی ضرورت تھی۔ اس وقت بھی بینکوں نے ملکی معیشت میں اسی طرح اہم کردار ادا کیا تھا جس طرح آج کرتے ہیں۔

بینکاری کا آغاز تب ہوا جب سلطنتوں نے غیر ملکی اشیا یا خدمات خریدیں اور انھیں ان کی قیمت کسی ایسی چیز سے ادا کرنی تھی جس کا تبادلہ آسانی سے کیا جاسکے۔ ماضی میں مختلف سائز اور دھاتوں کے سکے استعمال ہوتے تھے جن کی جگہ بالآخر کاغذی نوٹ نے لے لی جو اگرچہ نازک تھا اور زیادہ دیرپا نہیں تھا لیکن استعمال کرنا آسان تھا۔

تاہم سکوں اور زیورات کو ایک محفوظ جگہ پر رکھنے کی ضرورت پڑتی تھی، لہٰذا روم میں امیر لوگوں نے اپنے سکے اور جواہرات مندروں کے تہ خانوں میں ذخیرہ کر لیے۔ پجاریوں اور مندروں کے کارکنوں کو ایماندار اور مذہبی سمجھا جاتا تھا جنھیں دنیاوی سامان کی پروا نہیں تھی اور مندروں میں اسلحہ بھی ہوا کرتا تھا۔

رقم قرض پر بھی دی جاتی تھی اور مندر اکثر اپنے شہروں کے مالی مراکز کے طور پر کام کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جنگوں کے دوران ان مقامات پر توڑ پھوڑ کی گئی۔

اہم نکات

- مذہبی عبادت گاہیں سب سے پہلے بینک بنیں کیونکہ انھیں پیسہ ذخیرہ کرنے کے لیے محفوظ جگہ سمجھا جاتا تھا۔
- کچھ ہی عرصے میں مندر بھی جدید بینکوں کی طرح قرض دینے کے کاروبار میں لگ گئے۔
- ماہرِ معاشیات ایڈم سمتھ کے نظریات کی بنیاد پر اٹھارویں صدی کی بیشتر حکومتوں نے بینکوں کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی نسبتاً آزادی دے دی۔
- تاہم کئی دہائیوں کے دوران متعدد مالی بحرانوں اور بینکوں میں خوف و ہراس کی وجہ سے بالآخر قواعد و ضوابط میں اضافہ ہوا۔

حوالہ: https://www.investopedia.com/articles/07/banking.asp

کلاس ورک: طلبہ 'آزمائشی مشق' سے سوال نمبر 1–2 اور 'ب' کر سکتے ہیں۔

ہوم ورک: طلبہ 'مزید سیکھیں' کے تحت درج کردہ سرگرمی نمبر 1 انجام دے سکتے ہیں۔

سوالات کے جوابات

باب 1: شہریت (Citizenship)

سبق 1.1: شہریت (Citizenship)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۳

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ شہری حقوق:

- نقل و حرکت کی آزادی
- رائے عامہ کے اظہار اور مشترکہ مقصد کے حصول کے لیے پُر امن اجتماع کا حق
- عزتِ نفس کا تحفظ
- انصاف کا حق
- ووٹ کا حق

شہری ذمہ داریاں:

- جمہوریت سے وابستگی کے اظہار کے لیے ووٹ ڈالنا
- قانون کی پاسداری اور دوسروں کے نظریات کا احترام کرنا
- سفر کے دوران ٹریفک کے اصولوں کا خیال رکھنا
- وقت کی پابندی کا خیال رکھنا
- معاشرتی مسائل سے آگاہ رہتے ہوئے انھیں حل کرنے کی کوشش کرنا

۲۔ ڈیجیٹل شہریوں کے اخلاقی آداب میں درج ذیل شامل ہیں:

- وقت کا صحیح استعمال کرنا
- ڈیوائسز کا خیال رکھنا
- محفوظ ویب سائٹس استعمال کرنا
- کاپی رائٹ کا احترام کرنا
- اختلافِ رائے کا احترام کرنا
- غیر ضروری بحث سے پرہیز کرنا

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ یہ سرگرمی جماعت میں مکمل کر سکتے ہیں۔ خاکے کا نمونہ انھیں جماعت میں دکھایا جائے اور جہاں ضرورت ہو تو وہاں راہنمائی کریں۔

۲۔ طلبہ یہ سرگرمی انفرادی طور پر غور و فکر کے بعد ہوم ورک میں انجام دیں گے۔ اس کی وضع داری کاپی میں کی جائے۔

۳۔ طلبہ یہ سرگرمی جماعت میں یا گھر انجام دے سکتے ہیں۔

سبق 1.2: انسانی حقوق (Human rights)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۸

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ اقوامِ متحدہ کے بیان کردہ بنیادی انسانی حقوق میں درج ذیل شامل ہیں:

- تمام انسان پیدائشی طور پر برابر اور آزاد ہیں۔
- ہر فرد کو زندگی، آزادی اور حفاظت کا حق حاصل ہے۔
- ہر فرد کو تعلیم حاصل کرنے کا حق ہے۔
- غلامی اور غلاموں کی تجارت ممنوع ہے۔
- ہر فرد قانون کے آگے جوابدہ ہے۔
- ہر فرد کو نقل و حرکت کی آزادی حاصل ہے۔
- ہر فرد کو ملکی وابستگی کا حق حاصل ہے۔
- ہر فرد کو سوچنے، سمجھنے اور مذہبی آزادی کا حق حاصل ہے۔
- یہ سب کا حق ہے کہ وہ کام کریں اور انھیں اس کا معاوضہ ملے۔

۲۔ تنوع سے مراد ایک معاشرے میں مختلف گروہوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا موجود ہونا ہے۔ یہ گروہ مذہب، رنگ، نسل، عمر یا ثقافت کی بنیاد پر بنتے ہیں۔ واداری کا مطلب ہے اختلافات کو قبول کرنا اور ایک دوسرے سے تعاون اور اشتراک برقرار رکھنا۔

۳۔ اظہارِ رائے کی آزادی اہم ہے کیونکہ یہ لوگوں کو اپنی رائے اور نقطۂ نظر بیان کرنے کا حق دیتی ہے۔ وہ اپنے مسائل کا اظہار کر سکتے ہیں اور سماجی ناانصافی، تفریق، عدم مساوات وغیرہ کے خلاف آواز اٹھا سکتے ہیں۔

۴۔ تنازع کے حل کے لیے گفتگو اور مذاکرات دو موثر اور اہم طریقے ہیں۔

۵۔ طلبہ اس سوال کا جواب اپنے تجربات کی بنیاد پر دیں گے۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ بنیادی ۲۔ جمہوریت ۳۔ نقطۂ نظر ۴۔ امن ۵۔ مساوی

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ اس سرگرمی میں پوری جماعت کو شامل ہونا چاہیے۔ تمام طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ بھرپور طریقے سے حصہ لیں اور اپنی بات کہیں۔ وہ اپنے ذاتی تجربات اور مشاہدات پیش کر سکتے ہیں، اور اپنے ماحول، رائج ثقافت، گفتگو، یا طریقہ کار کا حوالہ دے سکتے ہیں۔

۲۔ طلبہ سرگرمی میں مرکوز تمام خصوصیات پر مشتمل خاکہ بنا سکتے ہیں اور جامع تحقیقی رپورٹ تشکیل کرنے کے لیے دیگر خصوصیات بھی شامل کر سکتے ہیں۔

باب 2: ثقافت (Culture)

سبق 2.1: قومیت (Nationalism)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۱۵ تا ۱۶

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ قوم پرستی سے مراد وہ والہانہ جذبات ہیں جس کا اظہار کسی ملک کے شہری اپنے ملک سے محبت کا ثبوت دینے کے لیے کرتے ہیں۔ قوم پرستی کا جذبہ ہم وطنوں میں قومی ترقی اور خود مختاری کی خواہش کو جنم دیتا ہے۔ حب الوطنی کا جذبہ ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اپنے ملک سے وفاداری کریں اور اپنے ملک کے مفادات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں۔

۲۔ پاکستان کے متنوع ثقافتی گروہوں میں درج ذیل شامل ہیں:

- پنجابی
- سندھی
- پختون
- بلوچی
- کشمیری
- پوٹھواری
- سرائیکی
- بلتی
- شینا
- ہزارہ
- مکرانی

۳۔ بین الثقافتی معاشرے کے فوائد درج ذیل ہیں:

- جب مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے وسیع، منفرد تجربات شیئر کرتے ہیں تو متنوع خیالات سامنے آتے ہیں۔
- موافقت ہمیں ساتھ رہتے ہوئے اختلافات برداشت اور قبول کرنا سکھاتی ہے۔
- وسیع النّظری اور رواداری سے تعصب اور منفی خیالات ختم ہوجاتے ہیں اور لوگوں کے دل قریب آتے ہیں۔
- کھانے پینے، تہواروں، سماجی رواج اور زبانوں میں تنوع۔
- متعدد ثقافتیں بیک وقت زندہ رہتی ہیں جب ان سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں، اور اس طرح تنوع کو فروغ ملتا ہے۔

۴۔ طلبہ اس سوال کا جواب اپنے تجربات کی بنیاد پر دیں گے۔

۵۔ طلبہ اس سوال کا جواب اپنے تجربات کی بنیاد پر دیں گے۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ ثقافت ۲۔ مسلمان ۳۔ ایسٹر ۴۔ دیوالی ۵۔ سکھ ۶۔ نوروز

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ یہ سرگرمی اپنے انفرادی تجربات اور مشاہدات کی بنیاد پر مکمل کریں۔

۲۔ طلبہ یہ سرگرمی اپنے انفرادی تجربات اور مشاہدات کی بنیاد پر مکمل کریں۔

سبق 2.2: ذرائع ابلاغ (Communication)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۲۰

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ ہم موجودہ دور میں معلومات کے کئی برقی یا پرنٹ ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ ان میں ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات، رسائل، کتب اور انٹرنیٹ شامل ہیں۔

۲۔ ایسے ذرائع جن سے معلومات ایک بڑی تعداد میں عوام تک پہنچ سکے اور ان پر اثر انداز ہو سکے، انھیں ماس میڈیا کہتے ہیں۔ اخبارات، رسائل ٹیلی ویژن اور ریڈیو ماس میڈیا کی مثالیں ہیں۔

۳۔ طلبہ کو انٹرنیٹ کے ذریعے اس موضوع پر تحقیق کرنی چاہیے اور پھر اپنی سمجھ بوجھ اور رائے کے مطابق جوابات تحریر کرنے چاہییں۔ طلبہ اپنے جوابات اپنے ساتھیوں سے بھی شیئر کر سکتے ہیں تاکہ معلومات زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔

۴۔ طلبہ اس سوال کا جواب اپنی سمجھ بوجھ اور تجربات کی بنیاد پر دیں گے۔

۵۔ سوشل میڈیا سے مراد مختلف آن لائن پلیٹ فارم ہیں جنھیں لوگ ایک دوسرے سے رابطے میں رہنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان کی مدد سے آئیڈیاز، معلومات اور تصاویر شیئر کرنے میں سہولت ہوتی ہے اور مختلف پلیٹ فارم پر مواد اپلوڈ کیا جاسکتا ہے۔

ماس میڈیا میں لوگ معلومات موصول کرتے ہیں، جبکہ سوشل میڈیا کے ذریعے وہ ایک دوسرے سے تبادلۂ خیال کرتے ہیں اور اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ذریعے، اب ہر شخص بہت کم وقت میں بڑے پیمانے پر لوگوں تک اپنی بات پہنچا سکتا ہے، تاہم یہ معلومات فوراً ہی ترمیم، مکمل طور پر تبدیل، حتیٰ کہ حذف بھی کی جاسکتی ہے۔ اس کے برعکس، ماس میڈیا میں جب معلومات ایک بار شیئر کر دی جائے تو اسے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ ماس میڈیا میں معلومات عوام تک پہنچانے سے پہلے اچھی طرح سوچ بچار کی جاتی ہے اور اسے سوشل میڈیا کے مقابلے میں زیادہ مستند سمجھا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا کے نقصانات میں سے ایک پرائیویسی کو لاحق خطرات ہیں کیونکہ تمام آن لائن سرگرمیوں پر بآسانی نظر رکھی جاسکتی ہے۔ ماس میڈیا کے ذریعے وصول کنندگان کو ایسا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ درست ۲۔ غلط ۳۔ غلط ۴۔ درست ۵۔ غلط ۶۔ غلط

مزید سیکھیں (Going further)

1. طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے منصوبے کے لیے ایک ذریعہ کا انتخاب کریں۔ ریڈیو کے لیے وہ مکالمے تیار کر سکتے ہیں اور ٹی وی کے لیے ایک منظر نامہ بنا سکتے ہیں کیونکہ زیادہ تر طلبہ کے لیے آڈیو اور ویڈیو آلات تک رسائی ممکن نہیں ہو سکے گی۔

2. طلبہ کو چار گروہوں میں تقسیم کریں اور معلومات اکٹھا کرنے، آرٹ ورک، مناسب سائز میں معلومات کا انتظام وغیرہ جیسے کام سونپیں۔ طلبہ کو پہلے سے مطلوبہ مواد لانے کو کہیں، جیسے چارٹ پیپرز، رنگین پنسلیں، مارکرز، کٹ آؤٹ، گلوز، قینچی اور دیگر تخلیقی مواد جو وہ استعمال کرنا چاہتے ہوں۔

باب 3: ریاست اور حکومت (State and Government)

سبق 3.1: ریاست کے اجزا (Elements of the State)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۳۰

الف سوالوں کے جوابات

۱. پاکستان کو مالی طور پر مستحکم رکھنا وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس کے اہداف میں درج ذیل شامل ہیں:

- معاشی ترقی اور ترقی
- کام کرنے کے خواہشمند تمام لوگوں کے لیے روزگار کی فراہمی یقینی بنانا
- اشیا اور خدمات کی قیمتوں میں استحکام یقینی بنانا
- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مابین وسائل کی تقسیم

۲. قومی اسمبلی کے منتخب ارکان قومی اسمبلی تشکیل دیتے ہیں جبکہ صوبائی اسمبلیوں کے منتخب ارکان صوبائی اسمبلیاں تشکیل دیتے ہیں۔

اَ. قومی اسمبلی کو ایوان زیریں کے نام سے جانا جاتا ہے۔

ب. سینیٹ کو ایوان بالا بھی کہا جاتا ہے۔

ت. قومی اسمبلی اور سینیٹ مل کر پارلیمان تشکیل دیتے ہیں۔

۳. قوم کے لیے آئین ضروری ہے کیونکہ یہ:

- حکومت اور عوام کے درمیان سماجی معاہدے کے طور پر کام کرتا ہے۔
- اختیار میں لوگوں پر چیک اینڈ بیلنس رکھنے میں مدد کرتا ہے۔
- اقلیتوں سمیت ملک کے تمام شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔
- حکومت سمیت کسی بھی شخص یا گروہ کے ذریعہ اختیارات کے غلط استعمال کو روکنے میں مدد کرتا ہے۔

۴. پاکستانی شہریوں کے حقوق

- قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہیں۔
- تمام شہریوں کو اپنی زبان اور ثقافت اختیار کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کا حق ہے۔
- گرفتاری یا حراست کی صورت میں شہریوں کو منصفانہ مقدمے کا حق حاصل ہے۔
- شہریوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ آزادانہ اور پرامن طریقے سے احتجاج کرنے یا تہوار منانے کے لیے جمع ہوں۔
- آئین قانون کے مطابق اپنے شہریوں کی زندگی اور آزادی کے تحفظ کا وعدہ کرتا ہے۔

پاکستانی شہریوں کی ذمہ داریاں

- تعصب کے بغیر اپنے نمائندوں کو ووٹ دیں
- تمام شہریوں کے شہری حقوق کا احترام کریں
- قانون کی حکمرانی تسلیم کریں
- عوامی جگہوں کا غلط استعمال نہ کریں
- کبھی بھی ریاست یا دوسرے لوگوں کی جان یا مال کو نقصان نہ پہنچائیں

۵. جب غیر منصفانہ اور غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف اور عوام کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے قانون کی حکمرانی قائم ہوتی ہے تو عوام خود کو محفوظ محسوس کرتے ہیں۔

ہر فرد قانون کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ امن کو یقینی بنایا جاتا ہے اور پرتشدد کارروائیوں کو روکا جاتا ہے۔ لوگوں کو مجرمانہ کارروائیوں سے روکنے کے لیے سزائیں دی جاتی ہیں۔ لوگ اختلافِ رائے کے حل کے لیے قواعد طے کرکے انصاف قائم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

٦. ہر جماعت کا اپنا منشور ہوتا ہے جس میں اس جماعت کی پالیسیاں اور پروگرام بیان کیے جاتے ہیں۔ منشور لوگوں کو یہ فیصلہ کرنے میں مدد کرتا ہے کہ کیا وہ اس جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ووٹ کے ذریعے اس کی حمایت کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ ہر جماعت عام انتخابات میں لوگوں کو ووٹ دینے پر قائل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

- جماعتیں اپنے امیدواروں کو نامزد کرتی ہیں جو عام انتخابات میں حصہ لیتے ہیں۔ جس جماعت کو سب سے زیادہ ووٹ ملتے ہیں اسے حکومت بنانے کی دعوت دی جاتی ہے۔
- جیتنے والی سیاسی جماعت کو پارلیمان میں اکثریت حاصل ہوتی ہے۔ دیگر تمام سیاسی جماعتیں حزب اختلاف تشکیل دیتی ہیں۔
- جیتنے والی جماعت اپنے وزرا کے ذریعے حکومت چلاتی ہے جو اپنے منشور کے مطابق مختلف وزارتوں کی قیادت کرتے ہیں۔
- سیاسی جماعتوں کے ارکان موجودہ قوانین میں تبدیلیوں کی تجویز پیش کرتے ہیں یا عوام کے فائدے کے لیے نئے قوانین تجویز کرتے ہیں۔ یہ پارلیمان میں بحث کے بعد منظور کیے جاتے ہیں۔
- اپوزیشن، حکمران جماعت پر نظر رکھتی ہے اور اس کی ناکامیوں اور غلط فیصلوں پر تنقید کرتی ہے۔
- سیاسی جماعتیں اپنے رائے دہندگان کے مفادات کی تکمیل کرتی ہیں۔ پارٹی کے مقامی راہنما ایک ایسا ذریعہ ہیں جن کے ذریعے لوگ اپنے مسائل یا خیالات کے بارے میں حکومت سے بات کرسکتے ہیں۔ انھیں ان نمائندوں کے ذریعے حکومت چلانے میں مدد ملتی ہے۔
- اگر کوئی سیاسی جماعت اپنے رائے دہندگان سے کیے گئے وعدوں کو پورا نہیں کرتی تو اس کے پاس اگلے انتخابات جیتنے کا بہت کم موقع ہوتا ہے۔

٧. طلبہ اپنی تفہیم کے مطابق جواب مرتب کریں گے۔

ب۔ درست اور غلط

١۔ پارلیمانی ٢۔ داخلی اُمور ٣۔ قومی اسمبلی ۴۔ سینیٹ ۵۔ پارلیمان ٦۔ دستور ٧۔ قانون

مزید سیکھیں (Going further)

١۔ طلبہ کو کلاس ورک یا ہوم ورک کاپیوں میں یہ سرگرمی خود کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

٢۔ ان طلبہ کے نام شارٹ لسٹ کریں جو جماعت کے انتخابات میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور پھر سبق میں بتائے گئے جمہوری طریقے سے انتخابات کا انعقاد کریں۔ اس سرگرمی میں وقت لگے گا لہٰذا اس عمل کی تکمیل تک اس سرگرمی کے لیے روزانہ ١۵-١٠ منٹ مختص کریں۔

باب 4: تاریخ (History)

سبق 4.1: قدیم تہذیب (Ancient civilisation)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۳۶

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ طلبہ اس موضوع پر اپنی تحقیق اور سمجھ بوجھ کی بنیاد پر جواب لکھیں گے۔

۲۔ طلبہ اس موضوع پر اپنی تحقیق اور سمجھ بوجھ کی بنیاد پر جواب لکھیں گے۔

۳۔ پروشاپورہ (موجودہ پشاور)، تکشاسیلہ (موجودہ ٹیکسلا) اور پشکلاوتی (موجودہ مردان)

۴۔ ۱۴۶۸ قبلِ مسیح: رومیوں نے ۱۴۶۸ قبلِ مسیح میں جنگ کارنیتھ میں یونانیوں کو فتح کیا۔

۴۰۰ قبلِ مسیح: فارسی اکیمینڈس، یونانی میسیڈون اور مورین حکمران اور فاتح گندھارا میں آئے۔

۳۲۷ قبلِ مسیح: سکندرِاعظم نے ۳۲۷ قبلِ مسیح میں گندھارا کو فتح کیا اور اسے عبور کرکے پنجاب پہنچا۔

۴۵ قبلِ مسیح: ۴۵ قبلِ مسیح میں جولیس سیزر نے رومی جمہوریہ پر قبضہ کرلیا اور حکمران بن گیا۔

۲۷ قبلِ مسیح: سیزر آگسٹس ۲۷ قبلِ مسیح میں پہلا رومی شہنشاہ بنا اور اس نے رومی سلطنت قائم کی۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ یونانی تہذیب ۲۔ رومی سلطنت ۳۔ گندھارا

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ تحقیق کے لیے طلبہ کو اسکول لائبریری کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر لیب بھی لے کر جائیں۔ مستند ویب سائٹس اور عمر کے لحاظ سے مناسب کتابوں کے استعمال کے لیے ان کی نگرانی کریں۔

۲۔ طلبہ کو یہ سرگرمی آزادانہ طور پر مکمل کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

سبق 4.2: پاکستان کے عظیم راہنما (The great leaders of Pakistan)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۴۰

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ سرسید احمد خان نے سب سے پہلے ۱۸۷۵ میں علی گڑھ میں ایک جدید اسکول قائم کیا جس کا نام محمڈن اینگلو اورینٹل اسکول تھا۔ بعد میں انھوں نے ۱۸۷۷ء میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کی بنیاد رکھی جو ۱۹۲۰ء میں مشہور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تبدیل ہوگیا۔ انھوں نے مسلمانوں کو انگریزی اور سائنس کے ساتھ ساتھ اسلامیات کی تعلیم حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔

۲۔ 'دو قومی نظریہ'، جس کے مطابق برصغیر میں دو الگ الگ قومیں ہیں جن میں مختلف مذاہب، رسم و رواج، زبانیں اور تاریخ ہے۔

۳۔ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ ریاست کا مطالبہ کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے سے مسلمانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور برطانوی ظلم وستم کی جگہ ہندو ظلم وستم آجائے گا۔

۴۔ طلبہ اس سوال کا جواب اپنے الفاظ میں اور موضوع کے اپنے آزادانہ مطالعے کے مطابق دیں گے۔

۵۔ طلبہ اس سوال کا جواب اپنے الفاظ میں اور موضوع کے اپنے آزادانہ مطالعے کے مطابق دیں گے۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ دہلی ۲۔ ۱۸۷۷ء ۳۔ ۱۹۲۰ء ۴۔ کتابچہ ۵۔ ۱۸۹۸ء ۶۔ کراچی ۷۔ ۱۹۱۳ء
۸۔ قرارداد پاکستان ۹۔ گورنر جنرل ۱۰۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ

پ۔ درست اور غلط

۱۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ ۲۔ رعنا لیاقت علی ۳۔ سرسیّد احمد خان ۴۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ کو اب تک آزادانہ طور پر تحقیقی کام کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ اس کام کو ہوم ورک کے طور پر تفویض کریں یا طلبہ کو اسکول لائبریری اور/ یا کمپیوٹر لیب میں تحقیقی کام کرنے کے بعد جماعت میں اسے مکمل کرنے دیں۔

سبق 4.3: حصولِ پاکستان کا سفر (The journey towards Pakistan)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۴۴

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ طلبہ اپنی تحقیق کے مطابق، اپنے الفاظ میں جوابات لکھیں گے۔

۲۔ (الف) ۱۸۷۷ء سرسیّد احمد خان نے اینگلو اورینٹل کالج کی بنیاد رکھی۔

(ب) ۱۹۰۶ء آل انڈیا مسلم لیگ وجود میں آئی۔

(ج) ۱۹۴۰ء قرار داد لاہور پیش کی گئی اور منظور ہوئی۔

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ ہوم ورک کے لیے اس سرگرمی کو تحقیق پر مبنی منصوبے کے طور پر یا کلاس ورک کے طور پر مکمل کر سکتے ہیں۔ انھیں تحقیق کے لیے اسکول لائبریری اور کمپیوٹر لیب استعمال کرنے کی اجازت دیں۔

۲۔ ہر طالب علم اس کام کے لیے ایک سوالنامہ تیار کرے گا اور ہوم ورک کے طور پر پیش کرنے سے پہلے اسے مکمل کرے گا۔

باب 5: جغرافیہ (Geography)

سبق 5.1: نقشوں کا تعارف (Introduction to maps)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۵۴ تا ۵۵

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ بولٹس ایک مخفف ہے جو نقشے کے عناصر یاد رکھنے میں مدد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد، 'سرحد، سمتیں، کلید، عنوان، اور پیمانہ' ہے۔

۲۔ نقشے پر پیمانہ درج کیا جاتا ہے تا کہ لوگ جگہوں کے اصل فاصلوں اور سائز کا حساب لگا سکیں۔

۳۔ خطوطِ عرض بلد مشرق سے مغرب کی طرف جانے والے فرضی خطوط ہیں۔ عرض بلد کے ۱۸۰ خطوط ہیں۔ ان کی پیمائش ڈگریوں میں کی جاتی ہے۔

- خطوط طول بلد فرضی خطوط ہیں جو شمال سے قطب جنوبی تک عمودی طور پر پھیلے ہوئے ہیں۔ طول بلد کے ۳۶۰ خطوط ہیں جن کی پیمائش ڈگریوں میں کی جاتی ہے۔

۴۔ سمت اور فاصلے کو ماپنے کے ساتھ ساتھ طول بلد دنیا کو ۲۴ ٹائم زونز میں تقسیم کرنے کے لیے بھی استعمال ہوتی ہیں، ہر گھنٹہ طول بلد کی 15° کے رقبے پر محیط ہوتا ہے۔ ٹائم زون کے نمبر ایک دن کے ۲۴ گھنٹوں سے جڑے ہیں۔ جب ہم نصف النہار سے مشرق کی طرف سفر کرتے ہیں تو وقت ہر 15° کے ساتھ ایک گھنٹہ بڑھ جاتا ہے۔ ایسے ہی جب ہم نصف النہار سے مغرب کی طرف سفر کرتے ہیں تو وقت ہر 15° کے ساتھ ایک گھنٹہ کم ہو جاتا ہے۔

۵۔ خطِ استوا ایک فرضی خط (لکیر) ہے جو شمالی اور جنوبی قطبوں کے درمیان افقی طور پر چلتا ہے جبکہ خطِ نصف النہار ایک فرضی خط ہے جو عمودی طور پر چلتا ہے اور گرینچ، انگلستان سے گزرتا ہے۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ سڑکوں کا نقشہ ۲۔ سیاسی نقشہ ۳۔ طبعی نقشہ ۴۔ موضوعاتی نقشہ ۵۔ موسمی نقشہ

ج۔ صحیح جواب کا انتخاب

۱۔ ب ۲۔ ب ۳۔ الف ۴۔ د

د۔ نقشے پر مقامات

B2 کے مربع میں برِ اعظم	جنوبی امریکہ
E3 اور F3 کے مربع میں سا برِ اعظم	ایشیا
E2 کے مربع میں بحرِ اعظم	بحرِ ہند
F2 اور G2 کے مربع میں برِ اعظم	اوقیانوسیہ
C2 اور C3 کے مربع میں بحرِ اعظم	بحرِ اوقیانوس

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ اٹلس کی مدد سے اس سرگرمی کے لیے ایک خالی نقشے کو انفرادی طور پر مکمل کریں۔

۲۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ دنیا کے نقشے پر عرض البلد، طول البلد پر ٹائم زون کی لکیریں بنائیں اور انھیں نام دیجیے۔ اس کے لیے اپنے اٹلس کا استعمال کریں۔

۳۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ اٹلس کی مدد سے اس سرگرمی کے لیے ایک خالی نقشے کو انفرادی طور پر مکمل کریں۔

سبق 5.2: پاکستان کے طبعی خطّے (Major landforms of Pakistan)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۶۰

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ میدانی علاقے (میدان سندھ)

- ڈیلٹا (سندھ کے ساحلی علاقے میں)
- صحرا (جیسے سندھ، پنجاب اور بلوچستان میں) سطح مرتفع (جیسے سطح مرتفع پوٹھوار)
- پہاڑ (جیسے K۲)

۲۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ اس خطے کی طبعی خصوصیات بیان کریں جس میں وہ رہتے ہیں۔

- سندھ: سندھ کے میدانی علاقے (زرخیز زمین)، صحرائے تھر پارکر (گرم موسم)، جنوب میں سندھ ڈیلٹا (زرخیز مینگرووجنگلات)، وغیرہ۔
- پنجاب: سطح مرتفع پوٹھوار (نمک کی کان)، تھل صحرا، سندھ کے میدان (پانچ دریاؤں یعنی سندھ، جہلم، چناب، راوی، ستلج کی وجہ سے زرخیز زمین)
- خیبر پختونخوا: پہاڑیاں، پہاڑوں سے گھرے میدان
- بلوچستان: صحرائے خاران (خشک، گرم موسم)
- گلگت بلتستان: پہاڑی سلسلے

۳۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگوں کا طرزِ زندگی مختلف ہے جس کا انحصار خطوں کے مختلف طبعی حالات پر ہوتا ہے۔

- پاکستان میں پہاڑوں کے خوبصورت مناظر سال بھر سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، لہٰذا خطے کی اہم صنعتوں میں سیاحت کے ساتھ ساتھ زراعت بھی شامل ہے۔ پہاڑوں کی آب و ہوا خاص طور پر سردیوں میں بہت سرد ہوسکتی ہے، لہٰذا لوگ اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لیے اونی کپڑے پہنتے ہیں۔ مقامی لوگ عام طور پر تازہ پھل، سبزیاں اور ڈیری مصنوعات جیسے پنیر، دودھ اور دہی کھاتے ہیں۔
- پاکستان کی سطح مرتفع میں خشک پہاڑیاں ہیں جو معدنیات، کوئلے، چونے کے پتھر، تیل وغیرہ سے مالا مال ہیں۔ مقامی لوگ کان کنی، کھدائی اور مقامی تیل کی ریفائنریوں میں کام کرنے جیسے کاموں کا انتخاب کرتے ہیں۔
- سندھ ڈیلٹا ایک ایسا علاقہ ہے جس میں گھنے مینگرووجنگلات ہیں اور مچھلی اور جھینگا جیسی مختلف مخلوقات کے لیے بہترین افزائشِ نسل کا ماحول بھی ہے۔ بہت سے مقامی لوگ مچھلیاں پکڑ کر اور فروخت کرکے روزی کماتے ہیں۔
- پاکستان کے صحرائی علاقے خشک اور بنجر ہیں۔ ان میں ریت کے ٹیلے پائے جاتے ہیں اور سبزہ بہت کم ہے۔ پورے خطے میں مرکزی زراعت صرف مختصر نخلستانی علاقے میں کی جاتی ہے، کیونکہ سخت آب و ہوا اور پانی کی قلت دیگر فصلوں کے لیے سازگار نہیں۔ زیادہ تر مقامی لوگ مویشیوں، اونٹوں، گدھوں اور بکریوں جیسے جانوروں کی پرورش کرتے ہیں جو گوشت اور دیگر ضروری ڈیری مصنوعات فراہم کرتے ہیں۔ زرعی مواقع میں کمی کی وجہ سے لوگ عام طور پر زیادہ اناج کھاتے ہیں۔ شدید گرمی کی وجہ سے لوگ ہلکے، ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنتے ہیں، سر ڈھانپتے ہیں اور موٹے تلوے والے جوتے پہنتے ہیں۔ یہاں کے لوگ ہنرمند کارکن ہیں جو اپنے استعمال کے علاوہ فروخت کرنے کے لیے بھی منفرد کڑھائی والے کپڑے اور دستکاری کی اشیا بناتے ہیں۔
- سندھ کے میدان انتہائی زرخیز علاقے ہیں اور گنجان آباد ہیں کیونکہ زرعی سرگرمیوں کے لیے مختلف مراحل پر انتہائی زیادہ افرادی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس علاقے میں پانی کی وافر فراہمی بھی ہے، جس کی مدد سے مختلف قسم کی فصلیں اُگتی ہیں، خریف گرمیوں کے لیے اگائی جانے والی فصلیں (کپاس، چاول، باجرہ، گنا وغیرہ) اور سردیوں کے لیے ربیع کی فصلیں (گندم، دالیں وغیرہ) ہیں۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ صحرا ۲۔ پہاڑی ۳۔ سندھ ڈیلٹا ۴۔ ڈیلٹا ۵۔ اٹک آئل ریفائنری ۶۔ پہاڑوں

مزید سیکھیں (Going further)

۱- طلبہ سے ضروری معلومات اکٹھا کرنے کا کہیں اور گائیڈ بک بنانے کی سرگرمی کے دوران ان کی نگرانی کریں۔ یہ سرگرمی ہوم ورک کے طور پر یا گروہ کے کام کے طور پر کی جا سکتی ہے۔

۲- طلبہ سے کہیں کہ وہ اس باب میں استعمال ہونے والی اہم اصطلاحات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے خطے کے طبعی خدوخال کے بارے میں لکھیں، جیسے پہاڑ، سادہ، سطح مرتفع، ڈیلٹا، نخلستان، زرخیز زمین وغیرہ۔

سبق 5.3: موسم (Weather)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۶۵

الف سوالوں کے جوابات

۱- موسم سے مراد کسی خطے کا مختصر مدت کے دوران درجۂ حرارت ہوتا ہے جبکہ آب و ہوا سے مراد طویل عرصے (عام طور پر کم از کم تیس سال) کے دوران خطے کے موسم کی عام صورتحال ہوتی ہے۔

۲- • نمی خطِ استوا سے فاصلہ
• سطح سمندر سے بلندی
• سمندر سے فاصلہ

۳- دنیا میں بہت سی وجوہات کی بنا پر مختلف آب و ہوا پائی جاتی ہے۔ اس کی ایک وجہ عرض بلد ہے۔عرض بلد کے مختلف خطوط پر گرنے والی سورج کی شعاعوں کی شدت اس بات کا تعین کرتی ہے کہ کوئی خطہ کتنا گرم یا سرد ہے۔ خطِ استوا کے قریب ترین علاقوں جیسے کینیا، برازیل میں گرم آب و ہوا ہے جبکہ شمالی اور جنوبی قطب جو خط استوا سے انتہائی دور ہیں وہ سب سے زیادہ سرد ہیں۔سمندر کی سطح بھی خطے کی آب و ہوا پر اثر انداز ہوتی ہے کیونکہ کوئی جگہ سطح سمندر سے جس قدر بلند ہوتی ہے، وہ اتنی ہی سرد ہوتی ہے۔ اسی طرح کوئی علاقہ سمندر کے جتنا قریب ہوتا ہے، وہاں سال بھر کا درجہ حرارت اتنا ہی معتدل ہوتا ہے؛ ٹھنڈی سمندری ہوا موسم گرما میں درجہ حرارت کو ٹھنڈا رکھتی ہے اور سردیوں میں گرم سمندری ہوا معتدل آب و ہوا کو یقینی بناتی ہے۔

۴- طلبہ کے جوابات مندرجہ ذیل نکات کے اردگرد بنائے جانے چاہییں۔ واضح رہے کہ جوابات میں ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں پر آب و ہوا کے اثرات کا احاطہ بھی کیا جانا چاہیے۔

• پہاڑی علاقے: بلندی پر واقع، اکتوبر سے اپریل تک سردیاں، درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے کم، برف باری، موسم گرما کے مہینے مئی سے اگست تک، گرم ترین مہینے جون اور جولائی، موسم گرما کی بارش گرمی کو کم کرتی ہے، اور اسی لیے اس موسم سے لوگ سب سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔
• میدانی علاقہ: مارچ سے شروع ہو کر اکتوبر میں ختم ہونے والی گرم اور طویل گرمیاں، گرم ترین مہینے جون اور جولائی (درجہ حرارت 45° سینٹی گریڈ) ہیں، دھول اور آندھی عام ہیں، اکثر لو ہواؤں (بہت گرم ہواؤں) کے ساتھ ہوتی ہیں۔ لوگ دوپہر کے دوران کام سے گریز کرتے ہیں، بہت کم بارش ہوتی ہے، فصلوں کو آبپاشی کے ذریعے پانی دیا جاتا ہے، کم سردیاں (10° سینٹی گریڈ سے 21° سینٹی گریڈ) اور جنوری سب سے ٹھنڈا مہینہ ہوتا ہے۔
• صحرائی علاقے: بمشکل بارش، گرم اور خشک موسم گرما گرم اور دھول بھری ہواؤں کے ساتھ (درجہ حرارت 50° تک)، موسم سرما کا شدید درجہ حرارت (0° سے کم)۔
• ساحلی علاقے: کم بارش، گرمیوں اور سردیوں میں ہلکا درجہ حرارت، دسمبر سے فروری تک مختصر اور خوشگوار سردی، بلوچستان سے کبھی کبھار سرد اور خشک ہوائیں چلتی ہیں جس سے درجہ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے، موسم گرما اپریل سے اکتوبر تک طویل۔
• سطح مرتفع کا علاقہ: اپریل سے اکتوبر تک گرم موسم گرما (درجہ حرارت 40° سینٹی گریڈ، ہلکی سردی (10° سینٹی گریڈ کے قریب)، خاطر خواہ بارش (موسم سرما کے مقابلے میں موسم گرما میں زیادہ بارش)۔

ب۔ خالی جگہ پر کیجیے

۱۔ درجۂ حرارت؛ برسات؛ نمی؛ ابر آلود ہوا کا دباؤ ۲۔ سرما ۳۔ 24° شمال؛ 37° شمال ۴۔ خطِ استوا ۵۔ ساحلی

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ سبق میں دیے گئے موسمی اعداد و شمار کی طرح اپنے شہر کے موسمی اعداد و شمار کو منظم کریں اور اسے بار گراف بنانے کے لیے استعمال کریں۔

۲۔ طلبہ کو ہدایت کریں کہ وہ اپنے شہر کے روزانہ کے درجہ حرارت کو اپنی نوٹ بک میں ایک ماہ کے لیے نوٹ کریں۔ ایک بار جب تمام ڈیٹا مکمل ہو جائے تو ان سے کہیں کہ وہ اسے موسمی چارٹ بنانے کے لیے استعمال کریں اور پھر اسے جماعت میں پیش کریں۔

۳۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ سبق میں دیے گئے موسمی اعداد و شمار کی طرح اپنے شہر کے موسمی اعداد و شمار کو منظم کریں اور اسے بار گراف بنانے کے لیے استعمال کریں۔

سبق 5.4: لوگ آب و ہوا کو کس طرح متاثر کر سکتے ہیں (How people affect climate)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۶۹

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ گرین ہاؤس اثر سے مراد یہ ہے کہ سورج کی شعاعیں زمین کی سطح کو گرم کرتی ہیں اور جب زمین یہ تپش دوبارہ خلا میں بھیجتی ہے تو گرین ہاؤس گیسیں جیسے کاربن ڈائی اوکسائڈ اور پانی کے بخارات انھیں جذب کر لیتے ہیں۔ جیسے جیسے گرین ہاؤس گیسوں کی سطح بڑھتی ہے، حرارت جذب کرنے کی صلاحیت بھی بڑھتی جاتی ہے جس سے زمین کا مجموعی درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ ٹرانسپورٹ اور صنعت میں فوسل ایندھن کو جلانے سمیت متعدد ذرائع سے ماحول میں کاربن ڈائی اوکسائڈ کا اضافہ۔ کاربن ڈائی اوکسائڈ گرین ہاؤس اثر میں اضافے کا سبب بنتی ہے جس کی وجہ سے زمین کا ماحول گرم ہو جاتا ہے۔

ب۔ درست جواب

۱۔ الف ۲۔ ج ۳۔ د

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ اپنی تفہیم کی بنیاد پر ماحولیاتی تبدیلی کے خطرات کے بارے میں متعلقہ پوسٹر ڈیزائن کرنے کے لیے اپنی فنکارانہ مہارتیں استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر جگہ ہو تو پوسٹر جماعت میں لگائے جا سکتے ہیں۔

سبق 5.5: قدرتی آفات (Natural Disasters)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۷۳

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ مندرجہ ذیل نکات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے جوابات تلاش کریں۔

- زلزلے: جب زمین کی پرتیں مختلف سمتوں میں حرکت کرتے ہوئے دونوں طرف سے ایک دوسرے سے رگڑ کھاتی ہیں یا اوپر نیچے سے ٹکراتی ہیں تو زلزلے آتے ہیں۔
- سمندری طوفان: یہ خط استوا کے قریب، خاص طور پر خطے کے گرم سمندروں پر پیدا ہوتے ہیں۔ سورج سمندر کے ساتھ ساتھ اس کے اوپر کی ہوا کو بھی گرم کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ اوپر اٹھتی ہے۔ ہوا کی گرمی کی وجہ سے پانی کے قطرے ہوا کے ساتھ اٹھتے ہیں، جو گھنے ہونے پر بھاری بادل بنتے جاتے ہیں، جس سے ایک طوفان بن جاتا ہے۔
- سیلاب: سیلاب اس وقت آتا ہے جب ضرورت سے زیادہ بارش ہوتی ہے جو زمین میں پانی جذب ہونے کی شرح سے زیادہ ہوتی ہے۔ دریا میں پانی

کا زیادہ حجم قریبی علاقوں میں بہہ جانے کا سبب بن جاتا ہے۔

- برف شار: کسی بھی وقت بن سکتے ہیں اور پہاڑوں کی ڈھلوانوں پر برف کی بڑی مقدار کے پھسلنے کے باعث بنتے ہیں۔
- لینڈ سلائیڈ نگ: وہ وقت ہوتا ہے جب زلزلے، شدید بارش یا زمینی کٹاؤ کی وجہ سے چٹانیں، زمین یا ملبہ اچانک تیز ڈھلوانوں (خاص طور پر پہاڑی علاقوں میں) سے نیچے سرک جاتا ہے۔ بعض اوقات انسانی وجوہات کی بنا پر لینڈ سلائیڈ نگ ہوتی ہے جیسے کہ بھاری مشینری کا استعمال یا بعض علاقوں میں دھماکے۔

۲۔ قدرتی آفات لوگوں اور املاک کو خاصا نقصان پہنچا سکتی ہیں؛ تاہم اگر مناسب حفاظتی اقدامات کیے جائیں تو نقصان سے بچا جا سکتا ہے۔ طلبہ کے جوابات کو ان اقدامات پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جو مخصوص قدرتی آفات کے خطرات کو کم کرنے کے لیے اٹھائے جا سکتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو مزید پڑھنے یا انٹرنیٹ تحقیق کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ جوابات جامع ہوں۔

- زلزلے: ایک مضبوط چیز (میز کی طرح) یا مضبوط ڈھانچے جیسے سیڑھیوں یا دروازے کے فریم کے نیچے پناہ تلاش کریں، جو آپ کو گرتی ہوئی اشیا سے بچا سکے۔ زلزلہ رکنے کے بعد عمارت چھوڑ دیں اور اونچی عمارتوں سے دور رہیں۔ اگر ممکن ہو تو زلزلے کے خطرے والے علاقوں میں زلزلے سے بچاؤ کی عمارتیں ہونی چاہییں۔
- سمندری طوفان: طوفان کی وارننگ ملنے پر لوگوں کو ساحل سے اونچی زمین پر منتقل ہونا چاہیے۔ طوفان کے شکار علاقوں کے لوگوں کو اس بارے میں تربیت دی جانی چاہیے کہ طوفان کے دوران اپنی حفاظت کیسے کی جائے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام برقی آلات کے پلگ نکلے ہوئے ہوں، اور گیس بند ہونی چاہیے۔ پورٹ ایبل ریڈیو مع بیٹری، ٹارچ، پینے کے پانی کی بوتلیں، ٹن پیک کھانے (ٹن اوپنر کے ساتھ) پر مشتمل ایک ہنگامی کٹ تیار کریں۔
- سیلاب: لوگوں کو موسمی حالات سے خود کو آگاہ کرنا چاہیے اور سیلاب کے انتباہ پر توجہ دینی چاہیے۔ ایسی صورت میں گیس اور بجلی جیسی یوٹیلیٹیز بند کر دی جائیں اور گھر کے تمام نالیاں صاف ہوں۔ گاڑیاں اونچی سطح پر کھڑی کی جائیں اور گھر کی بالائی منزلوں پر کچھ کھانا اور پانی موجود ہونا چاہیے۔
- برف شار: برف شار مہلک ہو سکتے ہیں، اس لیے جن علاقوں میں برف شار گرنے کا خطرہ ہو، ان علاقوں میں جانے سے پہلے موسم کی صورتحال کی جانچ کرنا ضروری ہے۔ برف شاروں میں پھنسنے یا برف شار کا مشاہدہ کرنے کی صورت میں فوری طور پر امدادی سروسز سے رابطہ کریں اور ان کی پیشہ ورانہ مدد پر انحصار کریں۔
- لینڈ سلائیڈ نگ: برف شار والے پروٹوکول کی پیروی کریں۔

۳۔ زلزلے کے دوران، کسی مضبوط چیز (جیسے میز) یا مضبوط ڈھانچے جیسے سیڑھیوں یا دروازے کے فریم کے نیچے پناہ تلاش کریں جو آپ کو گرتی ہوئی اشیا سے بچا سکے۔ زلزلہ رکنے کے بعد عمارت چھوڑ دیں اور اونچی عمارتوں سے دور رہیں۔

ب۔ درست جواب

۱۔ ج ۲۔ ب ۳۔ ج ۴۔ د

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ یہ کام انفرادی سرگرمی کے ساتھ ساتھ گروہ سرگرمی کے طور پر بھی تفویض کیا جا سکتا ہے۔ طلبہ کو مختلف ذرائع مثلاً اخباری رپورٹوں، دستاویزی فلموں وغیرہ سے استفادہ کرنے کی ہدایت کریں۔ انھیں اپنی تحقیق کرنے اور اسے مرتب کرنے کے لیے کافی وقت دیں۔ ضرورت پڑنے پر طلبہ کی راہنمائی کریں۔

سبق 5.6: آبادی (Population)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۷۶

الف سوالوں کے جوابات

۱۔ آبادی کی شرح نمو سے مراد وہ اضافہ ہے جو ایک خاص مدت کے دوران کسی مقام کی آبادی میں واقع ہوتا ہے۔
آبادی کی گنجائیت: یہ ایک مخصوص جغرافیائی علاقے میں رہنے والے افراد کی تعداد کا تناسب ہے۔

۲۔ پاکستان میں آبادی میں اضافے کے تین اہم عوامل ہیں: ناخواندگی، غربت اور شرحِ اموات میں کمی۔ ناخواندگی آبادی میں اضافے کی ایک وجہ ہے کیونکہ لوگ عام طور پر زیادہ آبادی کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کو سمجھنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔ اسی طرح غربت آبادی میں اضافے کی ایک بڑی وجہ ہے کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ زیادہ بچے پیدا کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ زیادہ لوگ خاندان کے لیے پیسہ کمائیں گے۔ آبادی میں اضافے کی ایک اور وجہ کم شرحِ اموات ہے۔ جدید طب میں ترقی کے ساتھ، لوگوں کی زندگی طویل ہوتی ہے، لہٰذا وقت کے ساتھ شرحِ اموات میں کمی آگئی ہے۔

۳۔ آبادی کی کثرت کے اثرات طلبہ سمیت سب کو نظر آتے ہیں۔ جماعت کا بھرا ہوا کمرا اساتذہ کی توجّہ حاصل کرنے کو مشکل بنا دیتا ہے۔سڑکوں پر زیادہ ٹریفک ہوتا ہے جو حفاظتی اقدامات کے لیے خطرہ بن جاتا ہے۔لوگوں کے لیے ملازمت کے مواقع میسر نہیں ہوتے۔ گھر کے سربراہ پر بڑے کنبے کا خرچہ اٹھانے کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔ بہت سے لوگ تعلیم اور صحت پر پیسہ خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور بہت سے طلبہ کے لیے تعلیم کا سفر جاری رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔سڑکوں پر بے تحاشہ رش بڑھتا ہے جس کی وجہ سے ماحول میں آلودگی بھی بڑھتی ہے۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ درست ۲۔ غلط ۳۔ غلط ۴۔ درست

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ اپنی سمجھ کی بنیاد پر اس سوال کا جواب اپنے الفاظ میں دیں گے۔

۲۔ طلبہ اس سوال کا جواب اس موضوع کے بارے میں اپنی تفہیم اور تحقیق کی بنیاد پر اپنے الفاظ میں دیں گے۔

باب 6: معاشیات (Economics)

سبق 6.1: اشیا اور خدمات (Goods and services)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۸۲

الف۔سوالوں کے جوابات

۱۔ اشیا سے مراد وہ ٹھوس چیزیں ہیں جو خریدی اور فروخت کی جاسکتی ہیں۔ خدمات وہ غیر محسوس چیزیں ہیں، مثلاً کوئی کام یا فرض، جو ایک شخص دوسرے شخص کے لیے کرتا ہے۔

۲۔ پیداکنندہ وہ شخص ہوتا ہے جس نے صارفین کے لیے کچھ اشیا اور/ یا خدمات تیار کیں۔ پیداکنندگان میں افراد یا کمپنیاں شامل ہو سکتی ہیں۔ صارفین وہ لوگ ہیں جو طلبہ کنندگان کی تیار کردہ اشیا اور خدمات خریدتے ہیں۔

۳۔ عوامی اشیا اور خدمات حکومت کی جانب سے شہریوں کے فائدے کے لیے فراہم کی جاتی ہیں۔ نجی خدمات اور اشیا وہ ہیں جو نجی کاروباروں کے ذریعہ تیار کی جاتی ہیں اور بازار میں صارفین کو فروخت کی جاتی ہیں۔ اشیا/ خدمات کی فروخت سے حاصل ہونے والا منافع براہ راست کاروباری مالکان کو جاتا ہے۔

۴۔ قلّت: اشیا یا خدمات کی کمی، خاص طور پر جب ان کی ضرورت ہو

افراطِ زر: بازار میں اشیا کی قیمت میں اضافہ

۵۔ ٹیکس حکومت کی طرف سے جمع کیا جانے والا فنڈ ہے جو عوام کو اشیا اور خدمات فراہم کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ملک بھر میں افراد اور کاروبار ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اگر ٹیکس اکٹھا نہ ہو تو حکومت کو عالمی بینک یا دوسرے ممالک سے رقم ادھار لینا ہوگی تاکہ فراہم کردہ اشیا اور خدمات، جیسے کہ استعمال کے لیے پانی اور ٹریفک کا نظام چلانے کے لیے ٹریفک وارڈنز کو ادائیگی کے پیسوں کا انتظام ہو سکے۔

۶۔ اگر افراد اور کاروباری ادارے ٹیکس ادا نہیں کرتے تو حکومت کو عالمی بینک یا دیگر ممالک سے رقم ادھار لینا پڑے گی کیونکہ ٹیکس کے بغیر وہ اپنے شہریوں کو کوئی اشیا اور خدمات فراہم نہیں کرسکتی۔

ب۔ خالی جگہیں پُر کریں

۱۔ حکومت ۲۔ ٹیکس ۳۔ قلّت ۴۔ افراطِ زر ۵۔

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ اپنی سمجھ کی بنیاد پر اس موضوع پر تحقیق کریں گے اور اپنے الفاظ میں جواب دیں گے۔

سبق 6.2: تجارت (Trade)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۸۶

الف سوالوں کے جوابات

۱۔
- تجارت: اشیا اور خدمات کی خرید و فروخت۔
- درآمدات: دوسرے ممالک سے خریدی جانے والی مصنوعات، یعنی پیسہ خرچ کرنا۔
- برآمدات: دوسرے ممالک کو فروخت کی جانے والی مصنوعات، یعنی رقم/ آمدنی کمانا۔

۲۔ بین الاقوامی تجارت پاکستان کے لیے اہم ہے کیونکہ اس کی مدد سے اپنی آبادی کی ضروریات کو پورا کیا جاسکتا ہے اور ساتھ ہی اپنی صنعتوں کو ترقی دینے میں بھی مدد ملے گی۔

۳۔ ٹرانسپورٹ کا نظام سڑکوں، موٹر ویز، ریلوے، بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں پر مشتمل ہے۔ طلبہ کو ترغیب دیں کہ وہ اپنی معلومات اور تفہیم کی بنیاد پر نقل و حمل کے ذرائع مثلاً کاریں، بحری جہاز، ہوائی جہاز، وغیرہ کی فہرست بنائیں اور شہروں اور دیہاتوں میں عام استعمال ہونے والے ذرائع نقل و حمل پر توجہ مرکوز رکھیں۔

۴۔ آمد و رفت کا نظام عام طور پر سڑک، موٹر وے، ریلوے، بندرگاہ اور ہوائی اڈوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ گاڑیاں، موٹر سائیکل، بس، وین، ٹرک، رکشہ، کار، ریل گاڑی، بحری جہاز اور ہوائی جہاز وغیرہ۔ دیہات میں ٹانگہ، بیل گاڑی، گدھا گاڑی اور ٹریکٹر استعمال ہوتے ہیں۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ درست ۲۔ غلط ۳۔ درست ۴۔ درست ۵۔ درست

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ پاکستان کی درآمدات اور برآمدات کی اشیا کے حوالے سے تحقیق کریں اور ان کے نتائج مرتب کریں۔ اگر وقت ہو تو ان سے کہیں کہ وہ اپنی تحقیق جماعت کے سامنے پیش کریں۔

سبق 6.3: کاروبار (Entrepreneurship)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۹۰

الف سوالوں کے جوابات

۱۔ روزگار کمانے اور زندگی آسان بنانے کے لیے نئے مواقع تلاش کرنے کو کاروبار کہتے ہیں۔

۲۔ کاروباری لوگوں کی سوچ انھیں اس قابل بناتی ہے کہ وہ مشکلات اور آزمائشوں کے باوجود راستہ تلاش کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی نظر دورِ حاضر کے ساتھ مستقبل پر بھی ہوتی ہے۔ یہ محنت یا ناکامی سے نہیں گھبراتے بلکہ مقابلہ کرنے، فیصلہ لینے اور نتائج کی ذمّے داری قبول کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف پیسے کمانا یا ملازمت نہیں ہوتا بلکہ یہ اپنے کام سے اپنے ماحول میں مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ نصابی کتاب میں دیے گئے جدول کی بنیاد پر انٹر پرینیورشپ سے متعلق مختلف قسم کے رویوں کی فہرست بنائیں۔ ان سے کہیں کہ وہ اپنے انتخاب کے کسی بھی دو رویوں کی اہمیت کو بیان کریں۔ مندرجہ ذیل نکات کی طرز پر جوابات تلاش کریں۔

- اگر ممکن ہو تو اس بارے میں جماعت میں گفتگو کریں کہ طلبہ کے نزدیک کامیاب کاروباری افراد کی خصوصیات/طرزِ عمل کیا ہیں۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ درست ۲۔ غلط ۳۔ درست ۴۔ غلط ۵۔ درست

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنی مرضی کے کسی بھی چھوٹے کاروبار پر تحقیق کریں۔ ان سے کہیں کہ وہ جمع کی گئی معلومات مرتب کریں، اور اگر موقع ہو تو ان سے کہیں کہ وہ جماعت کے سامنے اپنے نتائج پیش کریں۔

سبق 6.4: زر کی ارتقا (Evolution of money)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۹۴

الف۔ سوالوں کے جوابات

۱۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنی معلومات اور فہم کی بنیاد پر اس سوال کا جواب دیں۔ ضرورت پڑنے پر ان کی راہنمائی کریں۔

۲۔ پاکستان سمیت کم از کم چھ ممالک کی کرنسیوں کی فہرست بنائیں۔

- طلبہ سے کہیں کہ وہ اس سوال کا جواب دیں۔ چند عام کرنسیاں درج ذیل ہیں:
- برطانیہ: گریٹ بریٹن پاؤنڈ
- جاپان: جاپانی ین
- پاکستان: پاکستانی روپیہ
- امریکا: امریکی ڈالر
- سوئٹزرلینڈ: سوئس فرانک
- چین: چینی یوآن

۳۔ نقد رقم کے علاوہ ادائیگی کے طریقوں میں کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈ کا استعمال شامل ہے، یعنی 'پلاسٹک منی'۔ ٹیکنالوجی میں پیش رفت کے ساتھ، ہم انٹرنیٹ کے ذریعے الیکٹرونک طریقے سے رقم منتقل کر کے بھی ادائیگی کر سکتے ہیں۔ ادائیگی کی ان متبادل شکلوں میں کاغذی پیسہ شامل نہیں ہوتا۔

۴۔ پیسہ لوگوں کی زندگیوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ یہ نہ صرف ایک شے ہے بلکہ اس میں قوت خرید بھی ہے۔ ضروریات کی خریداری (وہ اشیا جن کے بغیر لوگ نہیں رہ سکتے)، سہولیات (ضروری خدمات جیسے صحت، ٹرانسپورٹ، تعلیم) اور یہاں تک کہ عیش و آرام (الیکٹرانک گیجٹس، زیورات، مہنگے کپڑے وغیرہ) کے لیے پیسہ ضروری ہے۔ پیسہ کام کے ذریعے کمایا جانا چاہیے اور دیگر وسائل کی طرح دانشمندی سے خرچ کیا جانا چاہیے۔

ب۔ خالی جگہ پُر کریں

۱۔ پیسہ ۲۔ سکّے ۳۔ چین ۴۔ انٹرنیٹ ۵۔ خرید؛ فروخت

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ طلبہ یہ سرگرمی اسائنمنٹ کے طور پر خود سرانجام دے سکتے ہیں۔ ضرورت پڑنے پر ان کی راہنمائی کریں۔

سبق 6.5: بینک (Bank)

آزمائشی مشق (Learning check) صفحہ ۹۷

الف۔سوالوں کے جوابات

۱۔ کمرشل بینک اپنے صارفین کو بہت سے فوائد فراہم کرتے ہیں جن میں محفوظ ڈپازٹ لاکرز، مقامی اور بین الاقوامی ڈیمانڈ ڈرافٹ جاری کرنا اور آرڈرز کی ادائیگی، ایک شہر (یا ملک) سے دوسرے شہر (یا ملک) کو فنڈز کی محفوظ منتقلی، مختلف مقاصد کے لیے قرضے دینا اور یہاں تک کہ یوٹیلیٹی بلز جیسی مختلف ادائیگیاں کرنا شامل ہیں۔ بینک اے ٹی ایم/ کریڈٹ/ ڈیبٹ کارڈ بھی جاری کرتے ہیں جو لوگوں کو کہیں بھی اپنے پیسے تک رسائی کی اجازت دیتے ہیں، نیز بینک لوگوں کو شہروں اور ممالک میں الیکٹرانک طریقے سے اپنا پیسہ منتقل کرنے کی اجازت بھی دیتے ہیں۔

۲۔ بینک دولت پاکستان ملک کا مرکزی بینک ہونے کی وجہ سے ایک وفاقی ادارہ ہے۔ یہ وفاقی حکومت کو دیگر تمام بینکوں کا انتظام چلانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے؛ اس طرح ملک کی معاشی ترقی کے لیے اہم ہے۔

ب۔ درست اور غلط

۱۔ درست ۲۔ غلط ۳۔ درست ۴۔ غلط ۵۔ غلط

مزید سیکھیں (Going further)

۱۔ اس سرگرمی کو جماعت کی سرگرمی کے طور پر انجام دیں۔ضرورت پڑنے پر طلبہ کی راہنمائی کریں۔